تمہید

کتاب دہرم شاستر کے اجزا مین سے کوئی جزو اسقدر اہم نہین ہے جس قدر کہ وراثت کا جزو ہے - یہ وہ حصہ دہرم شاستر کا ہے جسکے ذریعہ سے تصفیہ و تجویز حقوق اہل معاملات ملک جنوبی ہندوستان کا کیا جاتا ہے - اور جو نہایت مفید قرار پایا ہے -

قبل سنہ ۱۸۶۲ء کے برٹش عملداری کے عدالتون کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی مسئلہ شاستری مشکل اور وقت طلب سمجھا جاتا تھا تو مسئلہ مذکور بغرض اظہار راے کے ایک یا چند پنڈتون کے تفویض کیا جاتا تھا اگرچہ اونکی آرا کی تقلید بلا سرمو اختلاف کے کی جاتی تھی لیکن ایسے آرا بھی غلطیون اور نقایص سے خالی نہین ہوتے تھے چنانچہ اسکی ایک بڑی مثال ہائی کورٹ مدراس کے اوس فیصلہ کے ملاحظہ سے نمایان ہو سکتی ہے جو مشہور مقدمہ کلکٹر مدہورہ بنام ایم راملنگ ستوپتی مین صادر کیا گیا ہے - بعد تخفیف کرنے خدمات پنڈتون کے اس امر کی ضرورت داعی ہوئی کہ اسغرض سے کہ عہدہ داران [illegible] گستری [illegible] یاد ہو کر مختلف مفید کتب دہرم شاستر کے صحیح اور مکمل ترجمے بہم پہونچاے جائین جن پر مختلف حصص ہندوستان مین عملدرآمد ہے - عام طور پر ملک دکن مین متاکشرا اعلی اسند مانا جاتا ہے جسکا انگریزی ترجمہ اچ - ٹی - کولبروک صاحب نے شایع کیا ہے جسکو پبلک نے بہت مفید تسلیم کیا - دکن مین متاکشرا کے بعد مستند کتب مین سمرتی چندریکا کا دوسرا درجہ ہے جسکو دیوانا بہٹ نے باجتماع سمرتیون کے تالیف کیا ہے - اسکا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الحنان المنان ذی الفضل والاحسان والکرم والامتنان مبین البیان ملهم القلوب خالق الجان والجنان رازق اهل الخیر والطغیان جاعل الزمان والمکان باسط الارض والارکان فاطر السماء باشد البنیان ونحمده علی القلب واللسان ونشکره فی کل اوان وزمان ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له شهادة فاضلة بین اهل الجنة والنیران ووسیلة موصلة الی لقاء الرحمن ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الشفیع لاصحاب الجرم والعصیان ومقبول الشفاعة عند السبحان صلی الله علیه وسلم وعلی اله المکرمین بحضرة الدیان اما بعد

کہتا ہے فقیر پرتقصیر محمد رمضان بن محمد حنفی المذہب مجددی بوڑیوی غفر الله

متذکرہ بالا اہل ہنود ساکنان برٹش گورنمنٹ کا تصفیہ وہان کی عدالتین کرتی ہین اوسی طرح ملک سرکار عالی کے عدالتین بھی عمل پیرا ہین

اگرچہ اس وقت تک بعض ایسی کتب دہرم شاستر زبان انگریزی سے اردو ترجمے ہوے ہین جو اصلی کتب دہرم شاستر کے ترجمہ کی بنا پر بطور جامع شایع کئے گئے ہین باایہمہ ان کتب سے کوئی مدد اوس صورت مین نہین ملتی ہے جبکہ کسی مسئلہ کے طے کرنیکے لئے اصلی قول کے معائنہ کی ضرورت ہو چنانچہ باوجود موجودگی مجموعات مذکورہ کے اکثر فیصلے حکام عالی مقام کے اصلی اقوال دہرم شاستر پر مبنی ہوتے ہین ۔

پس اس ضرورت کو محسوس کر کے احقر نے مناسب سمجھا کہ ممالک محروسہ سرکار عالی کے عدالتانہ کارروائی اور رعایا کے فائدہ کے لئے کتاب ہذا کا ترجمہ کیا جائے کیونکہ ریاست نظام کا بیشتر حصہ جو کرناٹک اور تلنگانہ سے موسوم ہے جنوبی ہندوستان مین داخل ہے جہان کا خاص مذہبی قانون ہنود کا سمرتی چندرکا ہے۔ بھگوان کا شکر ہے کہ بندہ کو اس مقصد مین کامیابی ہوئی اور آج یہ رسالہ پبلک مین شایع ہو گیا سچی کامیابی تو جبھی متصور ہوگی کہ یہ ترجمہ پبلک کو مفید ہوا اور اہل ملک قدر فرمائین ۔

مین اس تحریر کو قبل اسکے ختم نہین کر سکتا کہ مسٹر بی سینگرا و اسسٹنٹ اسکول رائے چور کا شکریہ بصلہ اون کے قابل تعریف مدد کے جو اونہون نے ترجمہ کرنے مین دی ادا کرون نیز عالم و فاضل دوست جناب منشی رائے **پرتاپ نرائن صاحب بی۔اے** ۔ سپرنٹنڈنٹ مطبع نظائر قانون ہند کا از حد شکر گذار ہون جن کے عالمانہ توجہ و تصحیح سے اس ترجمہ کی صحت

تکمیل کو پہونچ گئی - فقط

راقم
گرراو - وکیل - رائے چور
۲۴ - فروری ۱۳۰۸ فصلی
مطابق ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء

فہرست ابواب

ترجمہ سمرتی چندرکا

باب اول

دائے بھاگ

ف ۱ منوجی فرماتے ہین کہ ابتک قاعدہ متعلق طریقہ عمل زن وشوہر کے (جو نہایت
پاک محبت سے بھرا ہوا ہے) اور رواج پیدا کرنے اولاد کے (بوقت ضرورت) بیان کیا گیا
اب قانون وراثت سے علم حاصل کرو۔

ف ۲ اسکے معنی یہ ہین کہ قانون وراثت جو مین بیان کرونگا اوسکو معلوم کرو (۱)۔

ف ۳ اگر سوال یہ کیا جاے۔ کہ ارث کیا چیز ہے۔ اسکی نسبت گنھنگار فرماتے ہین کہ علما۔
اسکی تعریف یون کرتے ہین "ارث سے مراد ایسی جایداد پدری ہے جو قابل تقسیم ہو"۔

ف ۴ اسکے یہ معنی ہین کہ ذی علم لوگ اوس دولت کو لفظ میراث سے تعبیر کرتے ہین جو باپ
وغیرہ سے وراثتاً پہونچے۔ اور جو قابل تقسیم ہو۔

ف ۵ اسلیئے وہ ارشید میراث کی تشریح یون کرتے ہین کہ میراث سے مراد وہ جایداد ہے جو
باپ خواہ مان سے وراثتاً پہونچے +

(۱) سنسکرت لفظ دائے کے لغوی معنی موہوب ہین۔ یہ لفظ استعارتاً بمعنی ارث استعمال کیا گیا ہے۔

ف ۶ دہاریشور کے قول مین لفظ (چہ) کے استعمال کئے جانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جایداد جو علاوہ ماں باپ کے دوسرے اشخاص سے وراثتاً پہونچے وہ بہی ارث مین داخل ہے +

ف ۷ لفظ ایوا (صرف) جو کتاب مذکور مین مستعمل ہوا ہے اوس سے یہ مطلب نکالا گیا ہے کہ جایداد جسکی نسبت پیشتر حق حاصل نہوا ہو لیکن یہ صحیح نہین ہے - کیونکہ جایداد والدین سے بیٹے اور پوتونکو ایسے استحقاق کے لزوم سے پہونچتی ہے - جسکا وجود پیشتر سے ہوتا ہے +

ف ۸ پس نتیجہ یہ ہے کہ گھنٹکار کے نزدیک لفظ ارث کی تعریف مین وہ دولت (جایداد) داخل ہے جو بوجہ تعلق رشتہ داری ساتہہ مالک کے ایک یا کئی اشخاص کی جایداد ہو جاتی ہے - اور جو علاوہ برین قابل تقسیم ہوتی ہے -

ف ۹ قانون وراثت یعنی داسے دہرم سے (جو منوجی کے شاستر کے پہلے فقرہ مین مستعمل ہوا ہے) مراد قاعدہ تقسیم ہے کیونکہ اس کتاب کے مختلف حصص مین "فرایض زن و مرد و تقسیم بیان کئے گئے ہین"

ف ۱۰ پس سنگرہ کار (۱) فرماتے ہین کہ "لفظ داسے (ارث) کے معنی مین وہ دونون جایدادین جو باپ اور ماں سے وراثتاً پہونچین داخل ہین - اب ایسی جایداد کی تقسیم کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے +

ف ۱۱ اوپر کے فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ لفظ داسے (ارث) سے (جو لفظ مرکب داسے دہرم کا ایک جزو ہے) وہ جایداد مراد لی گئی تہی جو باپ وغیرہ سے وراثتاً پہونچے - اب ایسی جایداد کی تقسیم کا قاعدہ منوجی یون بیان کرتے ہین +

ف ۱۲ اگر یہ سوال کیا جاسے کہ طریقہ مذکور کسطرح بیان کیا جائیگا - تو منوجی فرماتے ہین کہ برادران مشترک کو لازم ہے - کہ بعد وفات باپ و ماں کے جایداد پدری کو بطور مساوی تقسیم کرین

---

(۱) سنگرہ کار سے قوانین منوجی کا علامہ بنایا تہا -

اسلئے کہ بحیات والدین اونکو کوئی اختیار ایسی جایداد پر نہین ہوتا +

ف ۱۳ فقرہ مندرجہ صدر کا مطلب سنگرہ کار یون بیان کرتے ہین -
"کسوقت - کسطرح - کس کے ذریعہ سے - کس قسم کی ارث تقسیم ہونے چاہئے بلحاظ احکام
شاستر بیان کیا جاتا ہے "

ف ۱۴ کس قسم کی ارث } متروکہ پدری مادری وغیرہ -
کسوقت } یہ عیان ہے -
کسطرح } بحصص مساوی یا غیر مساوی -
کس کے ذریعہ سے } آیا بذریعہ پدر - یا برادر - یا ہمشیرہ وغیرہ کے یہ تمام امور منوجی کی کتاب
مین (بعد وفات پدر الخ فقرہ ۱۲) بلا اختلاف کتب مصنفہ درد ہا منو وغیرہ مندرج ہین +

ف ۱۵ عبارت "بعد وفات باپ" سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جایداد متروکہ پدری کو کسوقت تقسیم کرنا
چاہئے - اور "الفاظ اور مان" سے جو کتاب منوجی کے فقرہ (۱۲) مین بعد عبارت مذکورہ بالا کے
مرقوم ہین یہ بتلایا گیا ہے کہ کب جایداد مادری کو تقسیم کرنا چاہئے - پس جایداد پدری کی تقسیم
کیجا سکتی ہے - گو مان زندہ ہو اسی طرح جایداد مادری کی تقسیم کیجا سکتی ہے گو باپ زندہ ہو -
یہ غیر ضروری ہے کہ اون مین سے کسی ایک کی جایداد کی تقسیم عمل مین آنے کے قبل دونون
فوت ہوئے ہون +

ف ۱۶ اسی طرح سنگرہ کار کا یہ قول ہے کہ "قبل وفات مان کے جایداد پدری کی تقسیم ہو سکتی ہے
کیونکہ مان کی بعد وفات شوہر کے کوئی آزادانہ ملکیت نہین رہتی ہے - علی ہذا القیاس
جایداد مادر کی بھی تقسیم عمل مین آسکتی ہے - گو باپ زندہ ہو کیونکہ اگر اولاد موجود ہو تو شوہر
اپنی زوجہ کی جایداد کا مالک نہین ہے" +

ف ۱۷ فقرہ مذکورہ بالا کا یہ مطلب ہے کہ چونکہ باپ کی بیوہ کو بلا اپنے شوہر کے یعنی بعد وفات
شوہر کے بھی اوسکی جایداد کی نسبت کوئی آزادانہ حق حاصل نہین ہے - اور چونکہ اسیطرح

شوہر کو بموجودگی پسران اپنی زوجہ کی جایداد متروکہ پر ملکیت حاصل نہین ہے پس دونون مین سے کسی ایک کے ترکہ کی تقسیم بہ حیات دیگر جایز ہے ۔ اس سے کنایتاً یہ مستنبط ہوتا ہے کہ تقسیم جایداد پدر بہ حیات پدر اور جایداد مادر بہ حیات مادر ممنوع ہے +

ف ۱۸ یہ امر فقرہ ۔ ۱۲ منوسمرتی کے اخیر مین صریحاً بذریعہ فقرہ ذیل کے ظاہر کیا گیا ہے " بہ حیات والدین اونکو اوسپر کوئی اختیار نہین ہے "

ف ۱۹ اس عبارت سے کہ اونکو کوئی اختیار نہین ہے " یہ مراد ہے ۔ کہ اونکو کوئی آزادانہ اختیار نہین ہے ۔ +

اسی طرح شنکہ یہ فرماتے ہین " لڑکے بہ حیات پدر تقسیم نہین کر سکتے ہین گو جایداد پدر کی نسبت اونکو وقت پیدایش سے حق حاصل ہے اونکو واسطے تقسیم کرنے کا کوئی اختیار نہین ہے ۔ کیونکہ وے نسبت دولت اور رسومات مذہبی کے خود مختار نہین ہین "

ف ۲۰ گو پسران کو وقت پیدایش سے جایداد پدری مین حق حاصل ہوتا ہے ۔ تاہم وے اوسکو بحیات پدر تقسیم کرنے کے مجاز نہین ہین کیونکہ اوسکے زمانہ حیات مین اونکو کوئی آزادانہ اختیار نسبت دولت اور فرایض مذہبی کے حاصل نہین ہے ۔ پس وے جایداد کو تقسیم نہین کر سکتے ہین +

ف ۲۱ عدم موجودگی اختیار آزادانہ نسبت دولت کے معنی نہونے اختیار آزادانہ نسبت لینے اور منتقل کرنے دولت کے ہین ۔ چنانچہ ہاریت فرماتے ہین کہ " باپ کی حیات مین بیٹے دولت کے اخذ اور خرچ اور اکشیپ (تادیباً وصول) کرنے مین آزاد نہین ہین ۔ دولت کے اخذ کرنے کے معنی دولت سے متمتع ہونے اور خرچ کرنے کے معنی صرف کرنے کے اکشیپ کے معنی تادیباً غلامون اور مکان کے نوکرون نیز بپاداش اونکی خطا کے جرمانہ کرنے کے ہین ۔ الفاظ " خود مختار نہین ہین " کے معنی حسب دلخواہ دولت سے بلا مرضی باپ کے متمتع ہونیکی قابلیت نرکھنے کے ہین +

ف ۲۲ اسی طرح فرایض مذہبی کی نسبت خود مختار نہونے کے معنی نرکھنے قابلیت علیحدہ ادا کرنے رسوم مذہبی اور علیحدہ تیار کرانے تالاب وغیرہ واسطے اغراض خیراتی کے ہین اسلیئے یہ سمجھنا چاہیئے

کہ بیٹا رسوم اگنی ہوترا اور دیگر رسوم مذہبی کو باپ کی اجازت سے ادا کرے اور نہ بلا اجازت مذکور کے ٭

ف ۲۳ دیول کا قول ہے۔ کہ "جب باپ مرجاے تو بیٹونکو چاہیے کہ اوسکے ترکہ کو تقسیم کرلین اسلیے کہ جب تک کہ باپ زندہ اور عیوب سے پاک ہو لڑکونکو حق ملکیت حاصل نہین ہوتا" ٭ اوپر کے فقرہ مین ملکیت کے نہونے کے معنی محض آزادانہ ملکیت نہونے کے سمجھے جاوینگے کیونکہ یہ امر دنیا مین بخوبی ثابت ہے کہ لڑکونکو جایداد پدری مین وقت پیدایش سے ملکیت حاصل ہوتی ہے گو باپ عیب سے پاک ہو۔ ٭

ف ۲۴ اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ حق ملکیت کوئی دنیوی امر نہین ہے بلکہ محض شاستر اور قوانین مقدس سے حاصل ہوتا ہے پس دیول کے مقولہ مذکورہ بالا کے معنی بوجہ اس قول کے باطل ہوگئے کہ "یہ امر دنیا مین بخوبی ثابت ہے کہ لڑکونکو جایداد پدری مین وقت پیدایش سے حق ملکیت حاصل ہوتا ہے"۔ یہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ یہ صرف براے نام کہا جاتا ہے کہ حق ملکیت احکام شاستر سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ وجہ اس امر کی کہ کیون یہ خیال کیا جاوے کہ حق مذکور احکام شاستر سے پیدا ہوتا ہے سنگرہ کار نے فقرہ ذیل مین بیان کی ہے۔ ٭ کوئی شخص کسی جایداد کا مالک محض اسوجہ سے کہ وہ اوسپر قابض ہے نہین ہوسکتا ہے۔ کیونکہ کیا ایسا نہین ہوتا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کی جایداد پر قبضہ بذریعہ سرقہ یا دیگر برے وسیلون کے حاصل کیا ہو۔ اسلیے حق ملکیت احکام شاستر ہی سے پیدا ہوتا ہے اور نہ محض قبضہ سے"۔ ٭ فقرہ ہذا کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شے محض اسوجہ سے کسی شخص کی ملکیت نہین سمجھی جاسکتی ہے کہ وہ اوسکے قبضہ مین ہے اسلیے کہ اگر ایسا ہو تو وہ شخص بھی جسنے قبضہ کسی دوسرے شخص کی جایداد کا بذریعہ سرقہ وغیرہ حاصل کیا ہو اوسکا مالک کہا جاویگا لہذا حق ملکیت محض احکام شاستر ہی سے پیدا ہوتا ہے اور نہ کسی دوسرے ثبوت دنیاوی سے ۔ ثانیاً اگر کوئی شخص کامل طور پر محض اسوجہ سے کہ وہ قابض جایداد ہے مالک جایداد مذکور کا سمجھا جاوے تو دنیا مین کوئی شخص یہ کہہ نہ سکیگا۔ کہ ایک شخص

کی جایداد دوسرے نے ناجایز طور پر لے لی کیونکہ ایسی صورت مین ملکیت ہر ایسے شخص کی فرض
کرنی پڑیگی جو قابض ہو۔ قطع نظر اسکے اگر ملکیت بجز شاستر کے کسی اور دلیل سے استخراج کیجاے
تو قیود جو گوتم کے اس فقرہ مین ذکر "برہمن کے لئے دان ایک طریقہ مزید ہے اور چہتری کے
لئے فتح اور ویش و شودر کے لئے منفعت" بہ نسبت ہر قوم کے طرایق حاصل کرنے ملکیت کے
قایم کئے گئے ہین بیکار ہونگی کیونکہ محض دیگر ثبوت دنیاوی معیار حق ملکیت تصور کیا جاویگا۔ ہر دو
اعتراض مندرجہ بالا پر فقرہ ذیل مین مصنف مذکور نے بھی غور کیا ہے۔

"اگر ایسا نہو تو یہ نہ کہا جاسکیگا۔ کہ کسی شے کو کسی شخص نے ناجایز طور پر لے لیا شاستر مین جو طریقہ
حصول حق ملکیت کا "دان۔ فتح۔ تجارت۔ ملازمت وغیرہ" بہ تعلق ہر ایک قوم کے علاوہ حسب
ترتیب بیان کیا گیا ہے بیکار ہو جائیگا۔ فقرہ مذکورہ بالا مین "جو کسی نے ناجایز طور پر لے لیا" بیان کیا
گیا ہے۔ وہ اعتراض اول کو ظاہر کرتا ہے اور بقیہ حصہ اوسکا اعتراض ثانی کو۔ +
ملکیت بھی مثل حق ملکیت کے محض دہرم شاستر سے قابل استناد سمجھنا چاہیے چونکہ ملکیت اور
حق ملکیت دونون مساوی صفت رکھتے ہین اور جو وجوہات اون مین سے ایک کے لئے
اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے بیان کئے گئے ہین کہ وہ دہرم شاستر سے استناد کرنے کے
قابل ہے دوسرے سے بھی مساوی طور پر متعلق ہین۔ + لیکن سنگرہ کار بھی بوقت تذکرہ
ملکیت یہ فرماتے ہین۔ کہ ملکیت اور حق ملکیت دونون محض شاستر سے پیدا ہوتے ہین کوئی
شے محض اسوجہ سے کسی شخص کی ملکیت نہین کہی جاسکتی ہے کہ وہ اوسکو حسب مرضی خود
منتقل کرسکتا ہے کیونکہ ہر شے کا انتقال تابع قیود قانونی کے ہے"۔ اس فقرہ کے یہ معنی ہین کہ
کوئی شخص یہ بحث نہین کرسکتا ہے۔ کہ مین یہ نہین کہتا ہون کہ کوئی شے اسوجہ سے کسی شخص کی
ملکیت ہے کہ وہ اوسکے قبضہ مین دیکھی گئی ہے لیکن مین یہ کہتا ہون کہ وہ شے جسکو کوئی شخص
حسب مرضی خود منتقل کرسکتا ہے۔ اوسکی ملکیت ہے۔ یہ دلیل کاذب نہین سمجھی جاسکتی ہے
کیونکہ وہ شے جو غصب وغیرہ کے ذریعہ سے حاصل کی گئی ہو۔ حسب مرضی قابل انتقال نہین

ہوتی ہے۔ اور اسلئے وہ غاصب وغیرہ کی ملکیت نہین سمجھی جاسکتی ہے" انتقال ہر قسم کی جایداد کا نیز ایسی جایداد کا جسکی نسبت کسیکو کوئی قانونی حق حاصل ہو قانوناً بعض اغراض صرحہ کے لئے مثلاً پروہت یا گرو یا نوکرون وغیرہ کی پرورش کے لئے محدود کیا گیا ہے پس کوئی شے ایسی نہین ہے جسپر کوئی شخص اختیار انتقال حسب مرضی خود استعمال کرسکتا ہو۔ ذیعلیم دہار یشور نے بھی اسی اصول کو پسند فرمایا ہے۔ چونکہ حسب متذکرہ بالا یہ ثابت ہے کہ حق ملکیت اور ملکیت ہر دو محض شاستر سے پیدا ہوتے ہین اور چونکہ شاستر کی روسے لڑکون کو حق ملکیت حیات پدر مین۔ جبکہ وہ عیوب سے بری ہو حاصل نہین ہوتا ہے" (فقرہ ۲۳) اور یہ امر طے شدہ ہے۔ کہ لڑکونکو حق ملکیت پیدائش سے حاصل نہین ہوتا ہے پس یہ ضروری ہے کہ شنکہ کے اوس مقولہ کی تعبیر مختلف کیجاوے جسمین منجملہ اور امور کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ "گو لڑکونکو وقت پیدایش سے جایداد پدری مین حق حاصل ہوتا ہے"۔

ف ۲۵ (جواب مصنف) ہم اوس شے کو کسی شخص کی ملکیت نہین کہتے ہین جسکو وہ حسب مرضی منتقل کرسکتا ہے بلکہ ہم اوس شے کو اوسکی ملکیت کہتے ہین جو اوسکی مرضی کے مطابق قابل انتقال ہو۔

ف ۲۶ پھر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ شاستر مین انتقالات کی نسبت قیود مندرج ہین اور اغراض انتقالات۔ گرو۔ پروہت۔ اور نوکرون وغیرہ کی پرورش پر محدود کئے گئے ہین پس یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی شے دنیا مین ایسی نہین ہے جسکی نسبت اختیار انتقال حسب مرضی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ عدم موجودگی کسی امر مثل انتقال حسب مرضی کے بیشک کوئی شے ایسی نہین ہوسکتی ہے کہ جسکو ہم حسب مرضی قابل انتقال کہہ سکین۔

ف ۲۷ یہ غلط ہے گو کوئی امر مثل انتقال حسب مرضی نہوتا ہم کوئی شے حسب مرضی قابل انتقال کہی جاسکتی ہے چنانچہ بہاوناتھہ اپنی کتاب موسومہ نیا سے ویویک مین یہ بیان کرتے ہین کہ "وہ شے جسکو کسی شخص نے پیدا کیا ہو حسب مرضی اوسکے قابل انتقال ہوئی ہے" لفظ "چہ" جو بہاوناتھہ

کے فقرہ مذکورہ مین استعمال کیا گیا ہے۔ اوس سے مقصود اس امر کے ظاہر کرنیکا ہے۔ کہ اوسکی راے مین قابلیت انتقال حسب مرضی کی تعریف بالکل اوسی طرح ہو سکتی ہے جسطرح تعریف حق ملکیت یا ملکیت کی ہو سکتی ہے۔

اس خیال کے رفع کرنے کے لئے کہ اگر یہ صورت ہو تو وہ شے بھی جو سرقہ کے ذریعہ سے حاصل کی گئی ہو حسب مرضی سارق کے قابل انتقال ہوگی مصنف مذکور بیان کرتے ہین "طرایق حصول دولت بذریعہ پیدایش وغیرہ مقبولہ عام ہین" اسکے معنی یہ ہین کہ صرف ایسے طرایق حصول یعنے بذریعہ توریث۔ خرید۔ اور تقسیم۔ تصرف۔ (جایداد لادعوی) اور لابہ (دفینہ کا حصول) وغیرہ مقبولہ عام ہین اور صرف ایسے ہی حصول سے ملکیت پیدا ہوتی ہے (۱) نہ کہ ایسے حصول سے جو کہ چوری وغیرہ کے ذریعہ سے کیا گیا ہو۔ لفظ "چ" سے جو بہاونا تہ کے قول مذکورہ بالا مین استعمال کیا گیا ہے یہ مقصود ہے کہ دلایل کاذبہ کی تردید ممکن ہے۔ پس اگر یہ کہا جاے کہ اس امر کے دکھلانے کا کیا قاعدہ ہے۔ کہ فلان طرایق حصول مقبولہ عام ہین۔ اور فلان مقبول عام نہین ہین تو مصنف مذکور فرماتے ہین۔ کہ سمرتی یا مجموعہ قانون مثل قواعد صرف ونحو وغیرہ (بیاکرن) اس امر کے دکھلانے کے لئے وضع کئے گئے ہین کہ دنیا مین قدیم الایام سے کیا قواعد نافذ ہین" مطلب اسکا یہ ہے کہ محض ایسے طرایق حصول جو ابتدا سے مقبول عام ہوے ہین ملکیت بخشنے کے قابل ہین اور اوسسے واقفیت حاصل کرنا بغرض دریافت کرنے اس امر کے ضروری ہے کہ کسطرح دینوی اور مذہبی امور مین ملکیت حاصل کیجا سکتی ہے پس بغرض دکھلانے اس امر کے کہ وہ طرایق حصول کیا ہین جو اسطرح مقبول عام ہین دہرم سمرتی (کتب مقدس) مصنفہ گوتم اور دیگر اشخاص مین اوسی طرح پر تحریر ہے کہ "حق ملکیت بذریعہ وراثت"۔ خرید۔ تقسیم۔ تصرف (جایداد لادعوی کا) لابہ (حصول دفینہ کے حاصل ہوتا ہے۔) دان (برہمن کے لئے مخصوص ہے) فتح (واسطے چہتری کے) اور منفعت (ویش اور شودر کے لئے) جسطرح پر قواعد صرف ونحو (بیاکرن) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی زبان کا صحیح تلفظ جو قدیم زمانہ سے مقبولہ ہے کیا ہے

(۱) بہ خلاف اصول شاکتر کے ہے جنہنے یہ فرمایا ہے کہ وہ شے بھی ملکیت ہے جو بذریعہ خلاف ورزی قیود کے حاصل کی گئی ہو (شاکتر ایاٹ دوا فقرہ ۱۰-

ارث۔حصول ملکیت بذریعہ وراثت یعنے وہ حق جو بیٹے وغیرہ کو پیدایش سے جایداد پدری وغیرہ مین حاصل ہوتا ہے۔گوتم۔جایداد پدری مین لڑکے کو حق حاصل ہونیکا باعث فقرہ ذیل مین بیان کرتے ہین "علماے واجب التعظیم نے فرمایا ہے کہ صرف پیدایش سے جایداد پر حق ملکیت حاصل ہوتا ہے"۔

"صرف از روے پیدایش" یعنی رحم مادر مین جنین کے قایم ہونے سے ہی۔

"تقسیم"۔ از روے تقسیم کے پسران وغیرہ کو حق ملکیت خاص یا بلاشرکت غیر کے نسبت جایداد پدر کے حاصل ہوتا ہے۔

"تصرف"۔ تصرف مین لانا پانی اور گھاس اور لکڑی وغیرہ کا جنکی نسبت اوس سے قبل کسی شخص کو حق ملکیت حاصل نہو مراد ہے۔

"لابھ" پانا کسی دفینہ وغیرہ کا مراد ہے۔

اگر یہ وجوہات موجود ہون تو بیٹے وغیرہ اور خریدار اور حصہ دار اور تصرف کرنیوالے اور لابھ حاصل کرنیوالے علی الترتیب جایداد متروکہ پدر وغیرہ اور مبیعہ اور منقسمہ اور متصرفہ او لابھ کے مالک ہوتے ہین۔

"دان لینا ایک مخصوص طریقہ حصول کا صرف برہمنون کے لئے معین ہے۔اسی طرح چھتری کے لئے فتح کے ذریعہ سے حاصل کرنا مخصوص ہے۔

"نروشتم (۱) جو کچھ کہ بطور اجرت کاشتکاری وغیرہ کے حاصل کیا جاے ویش اور شودر کے لئے مخصوص ہے"۔

"نروشتم" (۱) جو کچھ بہ شکل اجرت دوجنمی قومون کی چاکری وغیرہ کے حاصل کیا جاے +

یہی معنی قانون گوتم کے جسکی روسے مختلف طرایق حصول ملکیت کے مقرر کئے گئے ہین سمجھنے چاہئین پس جو کچھ کہ کسنگرہ کار نے اپنے اس قول مین لکھا ہے (فقرہ ۲۴) "کہ کوئی شخص مالک جایداد کا محض اسوجہ سے نہین ہوسکتا ہے کہ وہ اوسکے قبضہ مین ہے وغیرہ" اور جو کچھ کہ ذیعلم دھاریشور نے بیان کیا ہے۔ یکار سمجھنا چاہیے۔جو اختلاف درمیان اس مقولہ ذیل کے کہ

(۱) امر کوش مین اس لفظ کے معنی اجرت تحریر کیے گئے ہین (فصل ۳ مات ۹ اشلوک ۱۷)۔

لڑکونکو حق ملکیت اوسوقت جبکہ باپ زندہ اور عیب سے پاک ہو نہین ہوتا ہے" (فقرہ ۲۳) اور اوس فقرہ کتاب شنکہ کے (فقرہ ۱۰) سے جس مین یہ مرقوم ہے - کہ "لڑکونکو جایداد پدری مین وقت پیدایش سے حق حاصل ہوتا ہے" صرف اسطرح پر رفع ہوسکتا ہے کہ مقولہ اول الذکر کی تعبیر سختی کے ساتھ بلحاظ الفاظ نہ کیجاوے (فقرہ ۲۳ ملاحظ طلب معترض کے اعتراضات کے طے کرنے کے لئے اسقدر کافی ہے -

ف ۲۸ کتاب دیول کے فقرہ ۲۳ مین جو الفاظ "عیب سے پاک ہو" مستعمل ہوئے ہین اونسے یہ امر مفہوم ہے - کہ جب باپ عیب مین مبتلا ہو بیٹے خود مختار ہوتے ہین - پس یہ سمجھنا چاہیے کہ گو باپ زندہ ہو لیکن اگر وہ ناقابل ہے تو پسر اکبر کو خود مختاری متعلق اخذ و اخراجات دولت کے حاصل ہوتی ہے اور دیگر پسران کو اوسی کے تابع رہنا چاہیے - اسلئے شنکہ اور لکتا نے یہ فرمایا ہے کہ "اگر باپ ناقابل ہو تو پسر اکبر یا برضامندی اوسکے کوئی (انتر) چھوٹا بھائی جو کاروبار سے واقف ہو امور خاندانی کا انتظام کرے" "برضامندی اوسکے" - یعنی برضامندی پسر اکبر جسکو اوسوقت آزادانہ حق حاصل ہوتا ہے -

ف ۲۹ چھوٹا (انتر) بھائی بالعموم پسر اکبر کا ایک بھائی ہوتا ہے (عام اس سے کہ وہ پسر اکبر کے عین مابعد کا ہو یا نہ ہو) کیونکہ یہان کام کی انجام دہی کی قابلیت اور نہ بزرگی ضروری ہے - فقرہ مذکورہ بالا مین باپ کی ناقابلیت سے ضعیفی وغیرہ مراد ہے -

ف ۳۰ لہذا ہاریت فرماتے ہین "لیکن اگر وہ (پدر) ضعیف یا مدت دراز تک غیر حاضر (مفقود الخبر) یا مبتلاے مرض ہو تو پسر اکبر حسب مرضی خود کاروبار کا انتظام کریگا -

ف ۳۱ اگر وہ ضعیف ہو وغیرہ - اسکو اسطرح پڑھنا چاہیے کہ "اگر باپ بحالت زندگی ضعیف ہو" باپ کا بحالت زندگی ہونا مقولہ مذکورہ بالا (فقرہ ۲۸) مین اور نیز اس فقرہ مین مفہوم ہے - فقرہ مذکورہ بالا مین پسر اکبر کے متعلق الفاظ حسب مرضی خود کے استعمال کرنے سے یہ بتلایا گیا ہے کہ اوسوقت پسران پر باپ کی اطاعت لازم نہین رہی - چونکہ فرض اطاعت کے زایل ہونے سے پسران

کو خود ورثاء استحقاق تقسیم کرنے جایداد پدر کا حاصل ہوتا ہے لہذا اوس وقت صرف بیٹون کی مرضی سے ہی تقسیم ہوسکتی ہے - پس شنکھہ فرماتے ہین کہ اگر باپ ضعیف یا فاترالعقل یا دایم المریض ہو تو جایداد بلا مرضی پدر کے تقسیم کیجا سکتی ہے -

ف ۳۲ بلا مرضی پدر کے - درحالیکہ باپ کی یہ مرضی نہو کہ جایداد تقسیم ہونی چاہیے اگر وہ ضعیف ہو یعنی اگر وہ نہایت مسن ہو فاترالعقل یعنی اوسکی عقل مین فتور آگیا ہو -

ف ۳۳ پس قول ہذا کا مطلب یہ ہے کہ اگر باپ کی خودمختاری بوجہ ضعیفی وغیرہ کے ساقط ہوجاے تو لڑکے باپ کے خلاف مرضی بھی اوسکی جایداد کی تقسیم حسب مرضی خود کرسکتے ہین -

ف ۳۴ شنکھہ کے مقولہ مذکورہ بالا مین عبارت دایم المریض ہو اوس شخص پر بھی حاوی ہے جو عادتاً مغلوب الغضب ہو - پس نارد کا قول ہے کہ اوس پدر کو جو کسی بیماری مین مبتلا یا مغلوب الغضب یا مغلوب الشہوت ہو یا خلاف دہرم کے عمل کرتا ہو جایداد کے تقسیم کرنے کا اختیار نہین ہے" جس سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ پسران کو اختیار تقسیم حاصل ہوتا ہے" خلاف دہرم کے عمل کرتا ہو" یعنی ایسے طریقہ پر چلتا ہو جو ازروے دہرم شاستر کے جایز نہین ہے -

ف ۳۵ مصنف مذکور یہی فرماتے ہین کہ بعض صورتون مین لڑکے جایداد پدری کو تقسیم کرسکتے ہین - گو باپ کسی عیب مین مبتلا نہو" لڑکونکو چاہیے - کہ میراث کی تقسیم بحصص مساوی بعد وفات باپ کے کرین - یا جبکہ ماں کا (۱) حیض بند ہوجاسے یعنی ماں مین اولاد کے جننے کی قابلیت باقی نہ رہے -) اور ہمشیرگان کا ازدواج ہوجاے اور باپ کی قوت جماع زایل ہوجاے اور اوسکی خواہشات دنیاداری مسدود ہوجایئن" +

ف ۳۶ ظاہر ہے کہ فقرہ مذکورہ بالا کا پہلا حصہ یعنی" لڑکونکو چاہیے کہ میراث کی تقسیم بعد وفات باپ کے بطور مساوی کرین" اوس تقسیم سے متعلق ہے جو بعد وفات باپ کے عمل مین آئے تاہم حصہ ثانی کے معنی کی تکمیل کی غرض سے اس مقام پر درج کیا گیا ہے - حصہ ثانی سے

(۱) ماں مین سوتیلی ماں بھی داخل ہے -

یہ معنی ہین - کہ جب یہ محقق ہو جاے کہ اب باپ مین اولاد پیدا کرنے کی طاقت مزید باقی نہین ہے - اور یہ کہ تمام لڑکیان بیاہی گیئن اور یہ کہ باپ کو دولت کی خواہش نہین ہے تو جایداد صرف پسران کے درمیان تقسیم ہو سکتی ہے - +

ف ۳۷ بودہاین کے قول کی روسے ایسی حالت مین باپ کو اس امر کا اختیار حاصل ہوتا ہے کہ جایداد کے تقسیم کئے جانے کی اجازت عطا کرے "تقسیم ارث باجازت باپ کے ہونی چاہئے"

ف ۳۸ اگر یہ سوال کیا جاے کہ اگر یہ صورت ہے تو کس صورت مین باپ خود تقسیم کر سکتا ہے تو نارد جی فرماتے ہین "یا محض باپ جو ضعیفی کے عالم مین ہو خود اپنی ہی مرضی سے اپنے بیٹون مین جایداد تقسیم کر سکتا ہے" "خود ضعیفی کے عالم مین ہوئے" کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوگا کہ یہ فقرہ ایسے پدر سے متعلق ہے جو اپنی خود مختاری سے محروم ہوا ہو - + لفظ "محض" مستعملہ فقرہ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے فی نفسہٖ کافی ہے کہ باپ ہی کو جایداد کی تقسیم کرنی چاہئے لفظ خود (سویم) کے مستعمل ہونے سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ ایسی صورت مین یہ غیر اہم ہے کہ لڑکے بھی رضامند ہون حرف تردید یا (وا) سے جو فقرہ مین استعمال کیا گیا ہے - اور مترادف المعنی ہے - یہ ظاہر ہوتا ہے کہ باپ (بجاے اسکے کہ اپنے بیٹون مین جایداد کو تقسیم کرے) اونکے ساتھ رہ سکتا ہے اور نہ یہ کہ بجز باپ کے کوئی دوسرا شخص تقسیم کر سکتا ہے لفظ یا (وا) جو مترادف المعنی ہے یکجائی بود و باش کی تائید مین ہے -

ف ۳۹ بیاس جی بھی یہی فرماتے ہین "برادران اور زندہ باپ کے لئے مشترک رہنا محکوم ہے"

ف ۴۰ بعد وفات باپ کے بھی بھائیونکی بود و باش مشترک بغرض مشترکہ اکتساب مال کے مستحسن ہے -

چنانچہ شنکہ اور لکتا بھی فرماتے ہین "خوشی کے ساتھ باہم ملکر رہنا چاہئے متفق رہنے سے کفایت ہوتی ہے" اسلئے کہ ایسی صورت مین تمرکار پر علیحدہ بود و باش کے اخراجات لاحق نہین ہوتے ہین -

ف ۴۱ لیکن جبکہ شرکا منقسم ہوتے ہین مذہبی فرایض مین افزونی ہوتی ہے جیسا کہ فقرہ کتاب گوتم مین ذکر کیا گیا ہے "درصورت تقسیم کے مذہبی فرایض مین افزونی ہوتی ہے"۔

ف ۴۲ اگر یہ سوال کیا جاے کہ کیونکر افزونی ہوتی ہے تو ناردجی فرماتے ہین کہ "غیر منقسم بھائیون کے فرایض مذہبی واحد ہوتے ہین جب فی الواقع تقسیم عمل مین آجاتی ہے تو اون مین سے ہر ایک پر علحدہ فرایض مذہبی عاید ہوتے ہین" +

مذہبی فرایض "یعنی پرستش پتر دیوتا و برہمنان۔

ف ۴۳ برہسپت جی بھی فرماتے ہین کہ جہان ورثا مشترک رہتے ہین اور خورد و نوش یکجا ہوتی ہے پتر اور دیوتا۔ اور برہمن کی پرستش صرف ایک مکان مین ہوتی ہے۔ اور بعد منقسم ہونے برادران کے گھر گھر علحدہ ہوتی ہے۔ +

ف ۴۴ اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ فرایض مذہبی متعلق اگن ہوتر وغیرہ بحالت برادران منقسم کے افزون ہوتے ہین نہ کہ غیر منقسم ہونے کی حالت مین کیونکہ برادران غیر منقسم محتاج ملکیت ہوتے ہین اسلیئے یہ امر اون کے لیے عملاً غیر ممکن ہوتا ہے کہ ہر ایک اون مین سے اگن رکھکر اوسکے فواید سے مستفید ہو اسلیئے فواید اگن ہوتر وغیرہ بھی بطور وجہ اس امر کے بیان کیے جاوینگے کہ کیون تقسیم مابین برادران کے مستحسن ہے۔ سنگرہ کار بھی یہی فرماتے ہین کہ "جایداد پدری مین بیٹونکی ملکیت بذریعہ تقسیم کے پیدا ہوتی ہے۔ اور جب ملکیت پیدا ہوتی ہے تب ہر ایک کا (اگن ہوتر وغیرہ رکھنے کا) حق وجود پذیر ہوتا ہے۔ اور اسلیئے تقسیم کرنا قانوناً جایز ہے" +

فقرہ بالا کے الفاظ اگن ہوتر وغیرہ رکھنیکا حق کو الفاظ وجود پذیر ہوتا ہے کے آگے پڑھنا چاہیے۔

ف ۴۵ جواب۔ یہ کہنا نامناسب ہے کہ ملکیت بیٹونکی جایداد پدری مین بذریعہ تقسیم کے پیدا ہوتی ہے۔ یہ پیشتر ہی بتلایا گیا ہے کہ بیٹون کی ملکیت محض از روے پیدایش کے ہوتی ہے لہذا برادران غیر منقسم کو بھی حق ملکیت حاصل ہے اور اسلیئے اون مین سے ہر ایک کو بھی اگن ہوتر وغیرہ رکھے جانے کے فواید حاصل ہوتے ہین پس اس بنا پر تقسیم کو شراکت پر ترجیح

دینے کی کوئی وجہ نہین ہے۔

ف ۴۶ اسلئے یہ سمجھنا چاہئے کہ رسوم مذہبی (جنکو گوتم اور دوسرون نے فرمایا ہے کہ بصورت تقسیم افزون ہوتی ہین اور جنپر بیشتر فقرہ ۴۴ مین غور کیا گیا ہے۔) سے مراد فرائیض پرستش پتر۔ اور دیوتا اور برہمنان اور نہ رسوم اگن ہوتر وغیرہ مندرجہ فقرہ ۴۱ سے ہے۔

حاصل مطلب (منجانب مترجم)

۱۔ ارث سے وہ دولت مراد ہے" جو بوجہ تعلق رشتہ داری ساتھ مالک کے ایک یا کئی اشخاص کی جایداد ہوجاتی ہے۔ اور جو علاوہ برین قابل تقسیم ہوتی ہے" +

۲۔ جایداد پدری بعد وفات پدر اور جایداد مادری بعد وفات مادر منقسم ہوتی ہے۔

۳۔ پسران کو پیدایش سے جایداد پدری مین حق حاصل ہوتا ہے لیکن اوسکی حیات مین جایداد پدری کی نسبت وے خود مختار نہین ہوتے ہین۔ +

۴۔ لیکن جب باپ (۱) ضعیف (۲) عرصہ دراز کے لئے غیر حاضر (مفقود الخبر)۔(۳) دایم المریض (۴) انتہا درجہ کا سن رسیدہ (۵) فاتر العقل (۶) عادتاً مغلوب الغضب (۷) مغلوب الشہوت (۸) عادی افعال خلاف دہرم کا ہوتا ہے تو ورثے خود مختار ہوجاتے ہین اور تب وے تقسیم جایداد خاندانی کی حسب مرضی خود بلا لحاظ باپ کی خواہش کے جواز اً کر سکتے ہین۔

(۵) گو باپ عیوب مذکورہ مین سے کسی عیب مین مبتلا نہو تاہم بیٹے تقسیم کر سکتے ہین بشرطیکہ (۱) مان جننے کے قابل نہ رہی ہو اور (۲) تمام بہنین بیاہی گئی ہون۔ (۳) اور باپ مین خواہشات دنیاوی نہ رہی ہون لیکن ان جملہ صورتون مین تقسیم کرنے کے لئے باپ کی رضامندی ضروری امر ہے۔

۶۔ جبکہ باپ کی خود مختاری ساقط نہ ہوئی ہو اوسکو اپنے بیٹون کے ساتھ بلا لحاظ اونکی مرضی کے تقسیم کرنے کا اختیار ہے۔ +

۷۔ ورثا کے مشترکا رہنے سے خاندانی دولت کی ترقی اور تقسیم سے خاندان کے مذہبی

فرایض کی افزونی ہوتی ہے - ✝

باب دوم

تقسیم

(حصہ اول)

(تقسیم بحیات پدر)

ف ۱ سنکہ اور لکھتا کا قول ہے کہ "تقسیم جو بحیات پدر جایز ہے بموجب دہرم شاستر کے یا علانیہ طور پر یا بطور خانگی عمل مین لائی جاویگی -

ف ۲ تقسیم جو باپ کی حیات مین قانوناً جایز ہے یا تو علانیہ طور پر یعنے بموجودگی اقربا وغیرہ کے - یا بطور خانگی - یعنے خفیتاً بموجب قانون یعنی بلا خلاف ورزی قانون کے عمل مین آئی چاہئے

ف ۳ کاتیاین ایسی تقسیم کا طریقہ بیان فرماتے ہین کہ "وہ تقسیم قانوناً جایز ہے - جسکے ذریعہ والدین اور برادران کو جملہ جایداد بطور مساوی سلے "

ف ۴ اس قول کے یہ معنی ہین کہ جب تقسیم مین والدین اور دیگر اشخاص کو جملہ جایداد خاندان مشترک کے حصص مساوی طور پر ملین اور نہ اور طور پر تو تقسیم مذکور قانوناً مسلمہ ہے اور مطابق قانون کے قرار دی گئی ہے -

ف ۵ بودہاین اس امر کے دکھلانے کے لئے کہ ایک اور مختلف قسم کا قاعدہ ہے جسکی رو سے ایسی تقسیم جایز قرار دی گئی ہے جس سے پسر اکبر کو زاید حصہ پہونچتا ہے حسب ذیل فرماتے ہین -

ف ۶ سرتی مین بلا امتیاز کے محکوم ہے - کہ جملہ پسران کے سہام مساوی ہین "منو نے اپنی ارث کو اپنے بیٹون مین تقسیم کیا "

ف برہمن نامی وید مین بوقت تذکرہ تقسیم بہ حیات پدر یہ تحریر ہے کہ منو نے اپنے ارث کو اپنے بیٹون مین تقسیم کیا،، اسمین مختلف بیٹون کے سہام مین کوئی امتیاز نہین تبلایا گیا ہے بمتابعت اس اصول کے کہ بصورت نہونے کسی حکم خلاف کے مساوات کا قاعدہ قرار پاتا ہے اس شاستر سے بھی یہ پایا جاتا ہے کہ حصص باپ اور بیٹون کے مساوی خیال کئے گئے ہین۔

ف نسبت پسر اکبر کے مصنف مذکور نے بعد تذکرہ اس امر کے کہ ایک دوسری سمرتی سے اوسکو زیادہ حصہ دیئے جانے کی اجازت ملتی ہے یہ فرمایا ہے "پسر اکبر ایک عمدہ ترین شئے (دہن) پانے کا مستحق ہے" کیونکہ سمرتی مین یہ کہا گیا ہے کہ پسر اکبر کو دولت (دہن) سے خوش کرنا لازم ہے۔

ف ۹ بود ہاین الفاظ ایک عمدہ ترین شئے کو استعمال کر کے اس امر پر توجہ دلاتے ہین کہ لفظ دہن سمرتی مین بصیغہ واحد استعمال کیا گیا ہے۔

ف ۱۰ "خوش کرنا لازم ہے" یعنی۔ لازمی طور پر خوش کرنا چاہئے۔

ف ۱۱ اسی طرح آپستمبہ فرماتے ہین کہ بڑے بیٹے کو ایک شئے سے خوش کرنے کے بعد باپ کو جائز ہے کہ اپنی حیات مین اپنے بیٹون مین جایداد کی تقسیم علی التسویہ کرے۔

ف ۱۲ باپ بہ حالت حیات پسر اکبر کو ایک عمدہ ترین شئے سے (جو جایداد مشترکہ سے منہا کیجاویگی) خوش کرنے کے بعد بقیہ جایداد کی تقسیم درمیان اپنے اور اپنے پسران کے (جن مین پسر اکبر داخل ہوگا) بحصص مساوی کر سکتا ہے +

ف ۱۳ یہ منہائی صرف بلحاظ کلانیت کے ہوگی۔ اور صرف ایک ایسی شئے منہا کیجائیگی۔ جو سب مین عمدہ ہو۔ بقیہ جایداد مساوی حصص مین منقسم ہونی چاہئے۔ اسکو تقسیم قانونی کا ایک دوسرا طریقہ سمجھنا چاہئے۔

ف ۱۴ منجملہ ان دو طریقون تقسیم کے جو حسب متذکرہ صدر (کاتیاین فقرہ ۳ دبودہاین فقرہ (۵)

بیان کئے گئے ہین باپ جس طریقہ کو چاہے اختیار کر سکتا ہے - کیونکہ تقسیم منجانب پدر مین صرف اوسی کو اختیار حاصل ہے اور کسی ایک یا دوسرے طریقہ کا اختیار کرنا محض اوسکی مرضی یا صوابدید پر منحصر ہے -

ف ۱۵ یاگوولک ان جملہ اصول پر مختصراً لحاظ کر کے فرماتے ہین اگر باپ کو تقسیم کرنا منظور ہو تو وہ یا اپنے اکلوتے کو عمدہ ترین حصہ یا سب پسران کو حصص مساوی دیکر اپنی خوشی سے علیحدہ کر سکتا ہے"

ف ۱۶ اشلوک مذکور کے مصداق مین تقسیم کے دو طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہین بہ ترتیب معکوس بتائے گئے ہین -

سپدہ ہمدہ کے یہ معنی سمجھنا چاہیئے کہ اختیار کرنا کسی ایک یا دوسرے طریقہ کا منجملہ دونون طریقون کے محض باپ کی مرضی پر ہی منحصر ہے اور نہ یہ کہ بیٹونکو بھی کچھ اختیار حاصل ہے - اسلئے باپ جس کسی طریقہ کو اپنی خوشی سے اختیار کرنا پسند کرے بیٹون پر بھی لازم ہے کہ اوسکو قبول کرین گو اوسکو وے پسند نہ کرتے ہون +

ف ۱۷ اسی طرح مصنف مذکور کہتے ہین کہ ایسی تقسیم قانونی منجانب باپ کے جسکی رو سے پسران کم و بیش حصہ دیکر علیحدہ کئے گئے ہون جائز قرار دیگئی ہے -

ف ۱۸ پسر اکبر کے سوا دوسرے لڑکے کم حصص دیکر علیحدہ کئے جاتے ہین کیونکہ اونکے حق مین بڑا حصہ نہین رکھا گیا ہے - چونکہ پسر اکبر بہتر حصہ کا مستحق قرار دیا گیا ہے پس اوسکو بوقت تقسیم جائیداد کا بڑا حصہ ملتا ہے پس بصورت پسر اکبر اور دوسرے لڑکون کے باپ کو اختیار ہے کہ تقسیم منہائی کو اختیار کرے اور بیٹونکو چاہیے کہ باوجود اسکے تقسیم مذکور کو قبول کرین - کیونکہ اس قسم کی تقسیم مطابق قانون اور جائز قرار دی گئی ہے -

ف ۱۹ نارد بھی اسی اصول کو پسند کرتے ہین "ایسے بیٹون کے لئے جنکو بوقت تقسیم پدر نے مساوی یا بیش یا کم حصص دولت کے عطا کئے ہون وہ تقسیم جو فی الواقع عمل مین آئی تقسیم جائز ہے کیونکہ باپ سبکا مالک ہے"

ف ۲۰ جب باپ تمام بیٹون کو مساوی حصص عطا کرے تو پسر اکبر کو اپنی ناخوشی یہ کہکر ظاہر نہ کرنی چاہیے کہ "مجھکو عمدہ ترین شے زاید باپ نے نہین دی"۔ اسی طرح جب باپ غیر مساوی تقسیم کرے تو چھوٹے برادران کو اپنی ناخوشی یہ کہکر ظاہر کرنا نہین چاہئیے کہ باپ نے ہمکو کم حصہ دیا درحالیکہ پسر اکبر کو زیادہ حصہ دیا گیا"۔ کیونکہ ہر صورت مین محض باپ کی خوشی ہی کے موافق تقسیم جایز ہوتی ہے۔ اگر یہ سوال کیا جاے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ تو جواب اسی قول سے (فقرہ ۱۹) پایا جاتا ہے جسکے فقرہ اخیر مین یہ بیان کیا گیا ہے "کہ باپ سب کا مالک ہے" اسکے یہ معنی ہین کہ باپ کو اختیار مطلق حاصل ہے کہ جاہے جسطرح پر تقسیم کرے۔

ف ۲۱ جو اشخاص تقسیم جایز پر راضی نہین ہوتے ہین سزا کے قابل ہین چنانچہ برہسپتی فرماتے ہین "پسران کو جنکو پدر نے مساوی یا کم یا بیش حصہ دیا ہو چاہیے کہ تقسیم مذکور پر قایم رہین ورنہ سزایاب ہونگے" ✦

ف ۲۲ الفاظ "پدر نے دیا ہو" مین یہ الفاظ اضافہ کرنا چاہئیے "اوس طریقہ سے جو قانون مین محکوم ہے" اسلیے کہ تقسیم جو خلاف طریقہ محکومہ قانون کے کی گئی ہو ناجایز اور اسوجہ سے قایم رکھنے جانے کے قابل نہین ہے۔ اگر بالفرض باپ اپنی جایداد مین سے (جو اوسکی مکسوبہ ذاتی ہی کیون نہو) اپنی خوشی سے ایک لڑکے کو ایک ہزار نشکم (سکہ طلائی) دے۔ اور دوسرونکو صرف ایک کپردیکا (کوڑی) دے تو یہ تقسیم جایز نہین قرار پاسکتی۔ کیونکہ جایداد محض ایسے طریقہ کی تقسیم سے حاصل ہوتی ہے جو مقبولہ عام ہو۔ لیکن اس مقام پر یہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ غیر مساوی تقسیم بھی جو باپ نے تلون مزاجی سے کی ہو مقبولہ عام ہے کیونکہ سمرتی مین حسب ذیل کہا گیا ہے۔ "باپ اپنی خوشی سے لڑکون کو علٰحدہ کر سکتا ہے (فقرہ ۱۵) واضح ہو کہ سمرتی مذکور کا غشا ایسے بیہودہ طریقہ تقسیم سے نہین تھا۔

ف ۲۳ اپرارک اخیر مین فقرہ مذکور کی یہ تعبیر کرتے ہین کہ اس قسم کی بیہودہ تقسیم کا طریقہ بھی جایز ہے گو طریقہ مذکور فی نفسہ نامناسب ہے لیکن یہ تعبیر بوجہ صحیح تاویل مندرجہ بالا کے خلاف ہے

ہونے کے نظر انداز کی جانی چاہیے ۔ +

ف ۲۴ اسلئے یہ قرار پایا ہے کہ اگر باپ نے اپنی جایداد مکسوبہ ذاتی بہی غیر مساوی طور پر بموجب اپنے اوہام کے بلا لحاظ شاستری قیود کے تقسیم کی ہو تو تقسیم مذکور قایم نہین رکہی جاسکتی جبکہ بیٹے ایسی تقسیم سے ناراض ہون ۔

ف ۲۵ اپرارک بہر یہ فرماتے ہین کہ الفاظ "یا پسر اکبر کو عمدہ ترین حصہ دیکر علٰحدہ کر سکتا ہے" مندرجہ فقرہ (۱۵) یاگولگ سمرتی مذکورہ صدر مین وہ تمام طریقے منہائی کے داخل ہین جو منوجی کے فقرہ مندرجہ ذیل اور دوسرے واضعان قانون کے اقوال مین محکوم ہین (فقرہ ۸ باب ۲ متوہرتی) "وہ حصہ جو پسر اکبر کے لئے منہا کیا جاتا ہے ۔ جایداد کا بیسوان حصہ ہے" یہ تعبیر بہی نامنظوری کے قابل ہے ۔ اسلئے کہ الفاظ مذکور مناسب طور پر اوس خاص منہائی کے طریقہ ہی سے متعلق ہین جو اوس تقسیم کے لئے محکوم ہے جو بحیات پدر اس فقر کی روسے کیجاے بڑا لڑکا ایک عمدہ ترین شے (دہن) لے سکتا ہے وغیرہ" (فقرہ ۸) +

ف ۲۶ وردہ بہ سپتی ایک مختلف طریقہ تقسیم کا بیان کرتے ہین جسکی روسے باپ کو زیادہ حصہ لینے کی اجازت ہوتی ہے "اوس تقسیم مین جو پدر کی حیات مین کیجاے وہ خود دو سہام لے سکتا ہے" اس سے مراد یہ سمجہنا چاہیے "کہ اوس تقسیم مین جو خود باپ اپنی حیات مین کرے"

ف ۲۷ اسی طرح نارو بہی فرماتے ہین "پدر تقسیم کنندہ اپنے لئے دو سہام رکہہ سکتا ہے"

ف ۲۸ "تقسیم کنندہ" کے لفظ سے یہ امر صاف ہوگیا ہے کہ باپ دو سہام صرف اوس صورت مین اپنے لئے رکہہ سکتا ہے جب وہ (باپ) خود تقسیم کرتا ہے نہ جبکہ بیٹے باپ کی حیات مین تقسیم کرین +

ف ۲۹ بصورت ایسی تقسیم کے بہی جو باپ سے کی ہو سنکہودر لکتا نسبت پدر کے اپنے لئے دو حصص کے ایک فرق تبلاتے ہین "اگر ایک لڑکا ہو ۔ تو (باپ) اپنے لئے دو سہام رکہہ سکتا ہے"

ف ۳۰ الفاظ اپنے لئے جو اس فقرہ مین مستعمل ہوئے ہین - ہر صورت مین باپ سے متعلق ہین - اس شرط کے بیان کرنے سے کہ اگر ایک بیٹا ہو اس فقرہ کو فقط اوس صورت سے متعلق سمجھنا چاہیے جہان باپ کے اولاد مزید پیدا کرنے کا زمانہ گذر چکا ہو یعنے جبکہ بوجہ کبرسنی کے ضعیف ہوگیا ہو -

ف ۳۱ اسی وجہ سے ہارت نے ضعیف باپ کو حصہ مزید لینے کی اجازت اوس صورت مین بہی جبکہ متعدد بیٹے ہون عطا کی ہے اور مابین اوسکے اور اوسکے بیٹون کے غیر مساوی تقسیم کا طریقہ اسطرح پر بیان کیا ہے "باپ جو اپنی حیات مین مکمل تقسیم کرے یا تو جنگل کو چلا جاوے یا ایسے آشرم مین داخل ہو جو ضعیف شخص کے لایق ہے یا اپنی جایداد کا حصہ قلیل اپنے لڑکون مین تقسیم کرکے دولت کے جزو کثیر کو اپنے پاس رکھکر اپنے مکان مین رہے - اگر وہ مفلس ہو جائے تو وہ دولت پسران سے واپس لے سکتا ہے - اور اوسکو کچھ حصہ افلاس زدہ بیٹون کو بہی دینا چاہیے -

ف ۳۲ باپ جایداد کے جزو قلیل کو اپنے بیٹون مین تقسیم کرکے یعنے اپنے حصہ کا نصف دیکر حصہ کثیر یعنے دوچند حصہ اپنے لئے رکھکر مکان مین رہ سکتا ہے - اگر وہ اسطرح رہنے کی حالت مین مفلس ہو جاے اور خوراک وغیرہ کے نہ رہنے سے تکلیف مین مبتلا ہو تو وہ بیٹون کی اوس جایداد سے جو اونہون نے باپ کی دی ہوئی دولت سے پیدا کی ہو اوسقدر لے سکتا ہے جو اوسکے عیال کی پرورش کے لئے کافی ہو - اگر بخلاف اسکے بیٹے مفلس اور خوراک وغیرہ سے محتاج ہو جائین تو باپ کو چاہیے کہ اوسوقت حسب سابق اونکو ایک حصہ دے -

ف ۳۳ جنگل کو جانا یعنے بان پرستھ ہونا - آشرم ضعیف شخص کے لایق - یعنے چوتھا آشرم - ان الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فقرہ مذکور مِسن باپ سے متعلق ہے ؁

ف ۳۴ پس چونکہ باپ بعمر ضعیفی لڑکون کا محتاج ہوتا ہے اوس سمرتی کا مطلب جسکا یہ مضمون ہے کہ "یہ ایسا ہی ہے جیساکہ باپ کا مصیبت کی حالت مین بیٹون کے پاس جانا" بصورت اوسکے

مطابق عقل کے ہے - اسی طرح چونکہ پسر کو صرف جزو قلیل اپنے باپ کی جایداد کا ملتا ہے -
اوس سمرتی کا مطلب جسکا یہ مضمون ہے کہ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لڑکے کا مصیبت کے
وقت اپنے باپ کے پاس بہاگنا بصورت اوسکے مطابق عقل کے ہے مصنف ہاریت سمرتی ہاے
مذکورہ پر لحاظ کر کے (”لٹنے جانا باپ کا بیٹے کی طرف“ اور بہاگنا بیٹے کا باپ کی طرف) اونکے
اصول اپنے فقرہ (فقرہ ۳۱) مین بذریعہ الفاظ اگر وہ مفلس ہوجاوے الخ کے ظاہر کرتا ہے -
اور اس امر کے دکہلانے کے لیے کہ وہ قواعد جو مصنف مذکور نے قانون کے فقرات ذیل
(فقرہ ۳۱) مین تحریر کیے ہین (دولتمند پسر سے واپس لے سکتا ہے) اور (اوسکو کچہ حصہ
افلاس زدہ بیٹون کو بہی دینا چاہیے) سمرتی پر مبنی ہین اونہون نے حسب تذکرہ ذیل دو ہم
معنی سمرتی بعبارت مختصر تحریر فرمائی ہین -

ف ۳۶ یہان ایک اور سمرتی کی تمثیل دی گئی ہے جس مین یہ امر تحریر کیا گیا ہے کہ جب بوقت
کسی یگ کے کسی گہڑے مین رس باقی نرہے تو اوسمین اور رس کس طرح بہم پہونچایا جاتا ہے - وہ
سمرتی یہ ہے ”باپ بمنزلہ اوس گہڑے کے ہے جسکا نام اگرایم ہے اور بیٹے بمنزلہ دوسرے گہڑونکے
ہین اگرایم خالی ہوجاے یا ختم ہوجاے تو دوسرے گہڑون سے رس بہم پہونچایا جاتا ہے
اسی طرح اگر دوسرے گہڑے خالی یا ختم ہوجاوین تو اگرایم سے رس بہم پہونچایا جاتا ہے“
یہ اس طرح بیان کیا گیا ہے -

ف ۳۷ (جگ کے وقت گہڑے مین جبکہ رس ختم ہوجاے رس بہم پہونچانے کا طریقہ) یعنی
انتظام واسطے پر کرنے سوم اگرایم کے (بوقت اوسکے خالی ہوجانے کے) جسمین سوم (رس)
رکہا جاتا ہے - اگرایم ایک قسم کے سوم رس کے گہڑے کا نام ہے - +
(دوسرے گہڑے) علاوہ اگرایم کے مثلاً اینڈر اوایادا (جو زبان اور سانس وغیرہ
کا قایم مقام ہوتا ہے) وغیرہ (خالی ہو یا بہ جاے) یعنی تہی ہو جاے
لفظ (اِتی) فقرہ مذکور کے اخیر مین دوسری سمرتی کے ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے

دیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے) ان الفاظ کے استعمال کرنے سے ہاریت کا مقصد یہ ہے کہ اونھون
نے مذکورہ بالا سمرتی کے مطلب کو دو فقرات ذیل کے ذریعہ سے بیان کیا ہے یعنی" اگر وہ
مفلس ہوجاے تو وہ اوسکو اوسنے واپس لے سکتا ہے" اور اوسکو افلاس زدہ لڑکون کو
بہی ایک حصہ دینا چاہئے" (فقرہ ۳۱)-

ف ۳۷ یہان بہی [یعنے اوس صورت مین بہی جسپہ ہاریت نے اس فقرہ مین غور کیا ہے -
"باپ جو اپنی حیات مین کل تقسیم کرے الخ" (فقرہ ۳۱)] اگر باپ کی خواہش یہی ہو تو تقسیم مساوی
کیجا سکتی ہے کیونکہ کاتیاین نے جنہون نے طریقہ تقسیم بحیات پدر فقرہ ذیل مین بیان کیا
ہے" وہ تقسیم جائز قرار دی ہے - جسکے ذریعہ سے والدین اور برادران کو کل جایداد مساوی
حصص مین دیجاتی ہے" (فقرہ ۳۴) یہ فرمایا ہے کہ طریقہ تقسیم مساوی مذکورہ بالا مروجہ عام ہے-

ف ۳۸ پس اگر بصورت مابہ البحث باپ اپنی خوشی سے مساوی تقسیم کرے تو اس بارہ مین
یاگولک کا یہ قول ہے اگر وہ حصص مساوی دے تو اوسکی اون زوجگان کو جنکو اون کے شوہر
یا خسر سے علیحدہ جایداد نہ ملی ہو حصص مساوی ملنا چاہئین- +

ف ۳۹ اس فقرہ کے یہ معنی ہین کہ جب باپ (گو وہ ضعیف ہو) یہ چاہے کہ جملہ اشخاص کو (بشمول
اپنے) مساوی حصص عطا کرے تو اوسکو یہ چاہئے کہ اپنی ہر زوجہ کے لئے ایک ایک حصہ مساوی اپنے
حصہ کے لے اسلئے یہ شبہہ بہی کہ آیا یاگولک کا فقرہ مذکورہ صدر ہاریت کے اوس فقرہ کے خلاف
تو نہین ہے جسمین یہ قرار دیا گیا ہے کہ" تقسیم مابین زوجہ اور خاوند کے عمل مین نہین آتی ہے"
رفع ہوتا ہے - اس طرح سب درست ہوجاتا ہے +

ف ۴۰ اگر کوئی پسر بوجہ رکہنے قابلیت اکتساب دولت کے جایداد پدری سے اپنا حصہ نہین لینا
چاہتا ہے تو باپ کو چاہئے کہ جسقدر وہ لینا قبول کرے اوسقدر اوسکو دیکر علیحدہ کردے چنانچہ
یاگولک نے یہ فرمایا ہے جو شخص خود اپنی پرورش کی قابلیت رکہتا ہے - اور جایداد پدری کو
لینا نہین چاہتا ہے اوسکو کوئی خفیف شے دیکر علیحدہ کرنا چاہئے - +

ف۱۴ علاوہ برین جب پسران بہ حیات پدر (بلا ذریعہ باپ کے) بطور خود تقسیم کرین تو صرف تقسیم مساوی طور پر بموجب اوس طریقہ کے کی جانی چاہیے جسکی ہدایت کاتیاین نے مقولہ ذیل مین کی ہے۔ "وہ تقسیم جایز ہے الخ" (فقرہ ۳) اسکے وجوہ یہ ہین +

۱۔ کہ شاستر مین کوئی قاعدہ نسبت مختلف طریقہ تقسیم کے مندرج نہین ہے جبکہ پسران پدر کی حیات مین تقسیم کرین۔

۲۔ جیسا کہ باب سابق مین وقت ذکر تقسیم بذریعہ پسران بہ حیات پدر دکھلایا گیا ہے۔ ناردنے مساوی تقسیم کا حکم اوس قول مین دیا ہے جسمین بعد تحریر کرنے اس عبارت کے کہ "پسران کو چاہیے کہ مساوی طور پر تقسیم کرین" یہ تحریر ہے کہ جب مان اولاد جننے کے قابل نہ رہی ہو وغیرہ"۔ (باب فقرہ ۳۵)۔

ف۴۲ اس طرح تقسیم بہ حیات پدر کا بیان کیا گیا ہے۔

حاصل مطلب منجانب مترجم۔

(۱) پدر کو جو بحیات اپنے تقسیم کرتا ہو یہ چاہیے کہ یا تو جایداد درمیان اپنے اور اپنے پسران کے بحصص مساوی تقسیم کرے یا ایک بہترین شے پسر اکبر کو عطا کرے اور باقی جایداد بحصص مساوی تقسیم کرے۔

(۲) ان دو طرایق مین سے ایک یا دوسرے کو اختیار کرنا کلیتاً پدر کی مرضی پر منحصر ہے۔ اس بارہ مین پسران کو کوئی اختیار نہین ہے۔

(۳)۔ جبکہ بربناے اون وجوہ کے جنکا ذکر فقرات ۳۰ لغایت ۳۷ باب سابق مین کیا گیا ہے پسران پدر کی حیات مین تقسیم کرین تو یہ ضرور ہے کہ جملہ اشخاص کو حصص مساوی عطا کیے جائین۔

(۴)۔ جب کوئی شخص پدر اپنی حیات مین تقسیم کرے تو وہ اپنے لیے دو حصص رکھ سکتا ہے۔

(۵)۔ لیکن پدر کو یہ اختیار اوس صورت مین حاصل نہین ہے کہ پسران اوسکی حیات مین تقسیم کرین۔

(۶) یہ حکم دئے جانے سے کہ جب پدر مسن ہو تو اوسکو استحقاق اپنے لئے دو حصص رکھنے کا حاصل ہے یہ ظاہر ہوگا کہ جب پدر بحالت جوان اور قوی ہونے کے تقسیم کرے تو جیسا کہ فقرہ ۴ باب سابق مین بیان کیا گیا ہے اوسکو اس قسم کا کوئی استحقاق حاصل نہین ہے -

(۷) - مسن پدر کو جسنے اپنے لئے دو حصص رکھے ہون اور باقی جایداد درمیان اپنے پسران کے تقسیم کی ہو در صورت مفلس ہوجانے کے یہ اختیار ہے کہ اوس جایداد کو جو اوسنے اسطرح تقسیم کی تھی لے لے یا جب پسران مفلس ہوجاوین اونکو اون حصص مین سے کچھ دیدے جو اوسنے اپنے لئے رکھ چھوڑے تھے -

(۸) جب کہ پدر (گو وہ مسن ہو) جملہ اشخاص کو (بشمول اپنے) حصص مساوی دینا پسند کرے تو اوسکو چاہئے کہ اپنی ہر زوجہ کے لئے ایک حصہ مساوی اپنے حصہ کے لے لے - اس قاعدہ کی بنا پر یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ باپ زوجات کے لئے اوس صورت مین حصہ نہین لے سکتا ہے جبکہ اوس تقسیم مین جو اوسنے ساتھ اپنے پسران کے کی تھی اوسنے اپنے لئے دو حصص رکھے ہون -

(۹) جبکہ پسران پدر کی حیات مین تقسیم کرین تو اونکو چاہئے کہ اپنی مادر اور پدر ہر دو کو حصص مساوی عطا کرین (دیکھو فقرہ ۴۲)۔

(۱۰) جب کوئی پسر بوجہ اپنی قابلیت اکتساب دولت کے جایداد پدری مین سے حصہ لینا نہ چاہتا ہو تو پدر کو چاہئے کہ اوسکو اوسقدر حصہ (پسری) دیکر علیحدہ کرے جسقدر لینا پسر مذکور پسند کرے -

باب دوم

حصہ دوم

تقسیم بعد وفات پدر

ف ۱ ہاریت بہ تعلق باپ کے فرماتے ہین کہ اگر وہ مرجاے تو تقسیم ارث کی - علی السویہ کیجانی چاہیئے ؎

ف ۲ جب باپ مرجاسے تو خاندانی جایداد کی تقسیم جسکو برادران کرسکتے ہین مساوی طورپر ہی کرنی چاہیے -

ف ۳ برہسپتی کا بھی یہی قول ہے کہ جب پدری جایداد تقسیم کیجاے سب برادران کے سہام مساوی ہونے چاہین -

ف ۴ جایداد پدری سے مراد وہ دولت ہے جو وراثتاً پہونچی ہو - قول مذکور مین لفظ برادران کے صیغہ جمع مین مستعمل ہونے سے یہ اعتراض نہین کیا جاسکتا ہے کہ جب دو برادر (بصیغہ تثنیہ) ہون تو تقسیم نہین ہوسکے گی کیونکہ مقولہ مذکور مین برادران کا لفظ صرف واسطے ظاہر کرنے ورثاے جایداد مشترک کے استعمال کیا گیا ہے -

ف ۵ اسلئے جب خاندانی جایداد کا وارث صرف ایک ہی ہو دیول نے تقسیم کی ممانعت کی ہے " ارث اوس صورت مین قابل تقسیم نہین ہے - جبکہ صرف ایک ہی قسم کا ایک ہی وارث ہو " ÷

ف اس قول مین الفاظ ایک ہی قسم کا اس امر کے دکھلانے کے لئے استعمال کئے گئے ہین۔ کہ بعض ممالک مین تقسیم اوس صورت مین نہین ہوتی ہے کہ برادران مساوی اور غیر مساوی دونون قسم کے موجود ہون۔

ف اسی طرح منوجی فرماتے ہین۔ کہ برہمن یا چھتری یا ویش کا بیٹا جو کسی شودر یا رذیل قوم کی عورت کے بطن سے ہو ارث مین حصہ نہین پا سکتا۔"

ف اس قول مین یہ اصول بتلایا گیا ہے کہ اگرچہ شودر یا دوسری اقسام کے متعدد برادران ہون مگر بے بیاہی شودر عورت کا لڑکا مستحق وراثت کا نہین ہے اس صورت مین محض دوسری قوم کے بیٹے (یعنے جو شودر قوم سے نہون) جملہ جایداد پاتے ہین +

ف اسی طرح جبکہ ایک ہی قسم کے مختلف برادران ہی موجود ہون صرف ایک بیٹا اوس صورت مین کل جایداد پاویگا جبکہ دوسرے بیٹے جایداد مذکور کے حصص پانے کے ناقابل ہون۔ چنانچہ سنگرہ کار فرماتے ہین کہ جملہ جایداد پسر اکبر لیگا جبکہ برادران خورد ناقابل ہون۔ اور منجھلا یا سب سے چھوٹا پسر جایداد اوس صورت مین لیگا کہ پسر اکبر ناقابل ہو۔"

فا یہ اعتراض اس مقام پر پیدا ہوتا ہے کہ ارث اوس صورت مین بھی قابل تقسیم نہین ہے کہ ایک ہی قسم کے مختلف برادران جنمین کوئی ناقابلیت نہو موجود ہون کیونکہ منوجی نے یہ فرمایا ہے کہ پسر اکبر کو ہی کل ترکہ ملیگا اور بقیہ لوگ اوسی طرح اوسکے تابع رہینگے جیسے باپ کے تابع رہتے۔" یہ نہین کہا جا سکتا ہے (اعتراض کرنیوالا کہتا ہے) کہ قول مذکور مین صرف برادرون کے مشترک بود و باش کی ہدایت کی گئی ہے۔ اسلئے کہ اس بارہ مین منوجی کا ایک علٰحدہ قول موجود ہے۔" یا اسطرح وے ملکر رہین۔"

فا جواب۔ یہ سچ ہے۔ لیکن یہ قول کہ "یا اسطرح وے ملکر رہین" برادران ذوی عقل (یعنی بالغ) کے مشترک بود و باش کی نسبت پسندیدگی ظاہر کرنے کے لئے درج کیا گیا ہے۔ مگر یہ قول کہ پسر اکبر کو ہی کل ترکہ ملیگا الخ" اس منشا کو ظاہر کرتا ہے کہ جب چھوٹے لڑکے نابالغ ہون تو

مشترک بود و باش حسب طریقہ مندکرہ صدر اوسوقت تک لازمی ہے کہ وہ سن بلوغ کو نہ پہونچین -
پس یہ قول مطلقاً تقسیم ترکہ مابین برادران ہم قسم کا مانع نہین ہے - پس کوئی تناقض نہین ہے

ف ۱۲ نارد کا یہ قول "کہ پسر اکبر کو چاہیے کہ بلاکسی جبر کے اپنی مرضی سے دیگر پسران کی پرورش مثل پدر کے کرے یا اگر کوئی چھوٹا بھائی اس قابل ہو تو وہ پرورش کرے بقا خاندان کی قابلیت پر منحصر ہے" ایسی صورت سے متعلق ہے جہان کل دیگر برادران ناقابل ہون -

ف ۱۳ گوتم کا یہ قول کہ "یا پسر اکبر کو ہی کل ترکہ ملیگا اور وہ اونکی پرورش مثل باپ کے کریگا" قول منوجی (مندرجہ فقرہ (۱۰) کے ہم معنی نہین کہا جا سکتا ہے - کیونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ حرف تردید "یا" سے جو قول مذکور مین استعمال کیا گیا ہے علی السبیل البدل یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے تمام چھوٹے بھائی ارث لینگے جو سن رشد کو پہونچ گئے ہون - قول فی الواقع نہ صرف منوجی کے قول کے ہم معنی نہین ہے - بلکہ صریحاً سرتی کے مخالف ہے اسلیے اوسکو نظر انداز کرنا چاہیے - +

ف ۱۴ اسی طرح آپستمبا فرماتے ہین کہ بعض لوگ یہ قرار دیتے ہین کہ پسر اکبر وارث ہے - لیکن یہ خلاف قانون ہے کیونکہ سرتی مین یہ تحریر ہے کہ "منوجی نے اپنے ارث کو اپنے بیٹون مین (بلا امتیاز) تقسیم کیا"

ف ۱۵ قول مذکور کے معنی یہ ہین کہ بعض پنڈت فرماتے ہین کہ برادران مین سے صرف برادر اکبر مستحق پانے جایداد پدری کا ہے - لیکن یہ اصول صریحاً سرتی کے مخالف ہے - کیونکہ بلا امتیاز قابلیت کے وید کے اس حصہ مین جو تیتریا برامہنم کے نام سے موسوم ہے یہ مرقوم ہے کہ "منوجی نے اپنے ارث کو اپنے بیٹون مین تقسیم کیا" +

ف ۱۶ بعدہ مصنف مذکور (آپستمبا) اپنی خاص راے ظاہر کرتے ہین کہ "تمام (بیٹے) جو نیک چلن ہون مستحق سہام کے ہین" - مذکورہ بالا فقرہ مین لفظ "بیٹے" بعد لفظ "تمام" کے مفہوم ہے -

ف ۱۷ برہسپتی جی بھی یہ فرماتے ہین کہ "بیٹے جایداد پدری وراثتاً پاتے ہین اور سب کے

سہام مساوی ہوتے ہین" یہان سہام سے جایداد اور قرض ہر دو کے سہام مراد ہین -

ف ۱۸ اسی طرح یاگولک فرماتے ہین "بیٹونکو چاہیئے کہ جایداد اور قرض کو بعد (وفات) پدر کے بطور مساوی تقسیم کرین" قرضہ مندرجہ فقرہ ہذا سے مراد صرف وہ قرضہ ہے جو باپ نے لیا ہو کیونکہ اون قرضجات کی نسبت جو باپ نے تو لئے ہون یہ حکم ہے کہ وہ عین بروقت تقسیم کے ادا کئے جاوینگے -

ف ۱۹ اسی طرح کاتیاین کا یہ قول ہے کہ قرضہ جو بھائی یا چچا یا مان نے واسطے پرورش خاندان کے لیا ہو پورے طور سے بروقت تقسیم کے ورثا مشترک کو ادا کرنا چاہیئے -

ف ۲۰ نارد جی فرماتے ہین کہ وہ قرضہ بھی جو باپ نے لیا ہو بروقت تقسیم ادا کیا جانا چاہیئے - اونکا یہ قول ہے کہ پدری جایداد مین بعد ادائے قرضہ جات پدر کے جو باقی رہے - برادران مین تقسیم کیا جانا چاہیئے - ورنہ باپ مقروض رہیگا -

ف ۲۱ گوتم جی فرماتے ہین کہ "جایداد پدری سے نوسرادہ یا متوفی کی ترنک کریا ورثا کو ملکر کرنی لازم ہے" - +

ف ۲۲ سنگرہ کار کی بھی یہ راے ہے کہ باپ کے مرنے پر ایکو دہشتا کی رسوم ادا کرنے کے بعد تقسیم کی جانی چاہیئے -

ف ۲۳ تمام اقوال متذکرہ بالا سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ اگر دولت پدری بعد انجام دہی نوسرادہ اور ادائے قرضہ پدری وغیرہ کے باقی رہے تو حسب طریقہ مبینہ نارد (فقرہ ۲۰) عمل کیا جانا چاہیئے ورنہ ہدایت متذکرہ قول یاگولک (فقرہ ۱۸) کی تعمیل ہونی چاہیئے -

ف ۲۴ نیز ایسے قرضجات مین جو باپ نے لئے ہون بعض اس قسم کے ہوتے ہین جنکو جایداد پدری سے بوقت تقسیم کے ادا نہین کرنا چاہیئے - پس اونکو تقسیم کرنا لازم ہے اسی طرح کاتیاین کا یہ قول ہے - کہ ہبہ واسطے اغراض مذہبی اور بریتی دت (ہبہ بوجہ محبت) کے اور قرضہ جسکے ادا کرنے کی ہدایت باپ ہی نے کی ہو اگر معلوم ہو جائین تو تقسیم کئے جاوینگے - اونکو جایداد پدری سے ادا نہین کرنا چاہیئے

ف ۲۵ فقرہ ہذا کے یہ معنی ہین کہ تین اقسام مندرجہ ذیل کے قرضجات بوقت ظاہر یعنی معلوم ہونے کے صرف تقسیم کیئے جائینگے۔

۱- وہ جو واسطے امورات مذہبی کے دینا مقصود تہا۔

۲- جسکے دینے کا وعدہ باپ نے بوجہ محبت کے کیا تہا۔

۳- وہ قرضہ جسکی بنسبت خود باپ نے یہ ہدایت کی ہو کہ بیٹے ادا کرین۔

ف ۲۶ اگر کوئی پسر بوجہ رکہنے قابلیت اکتساب زر بذریعہ ایسے پیشہ کے جس سے دولت حاصل ہوتی ہو جایداد متروکہ پدری مین اپنا حصہ نہ لینا چاہتا ہو تو کوئی چیز اوسکو ضرور اس غرض سے دیدینی چاہیئے کہ اوسکے حصہ کے متعلق آیندہ اوسکے ورثا جہگڑا نہ کرین اسی طرح منوجی فرماتے ہین کہ اگر برادران مین سے کیسکے پاس بذریعہ اپنے خاص پیشہ کے اپنی پرورش کے قابل مال موجود ہو اور جایداد کے لینے کی خواہش نہ رکہتا ہو تو دوسرے برادر اوسکو پرورش کے لیئے کچھہ شئے خفیف دیکر خارج کر سکتے ہین۔ +

ف ۲۷ نارد جی ایک خاص برادر کے متعلق فرماتے ہین کہ دوسرے تمام برادر اوسکو علاوہ اوسکے حصہ کے غلہ وغیرہ دین اس اصول پر لحاظ کرکے کہ "اجرہ بلحاظ محنت کے ملنا چاہیئے" اوس شخص کے برادران کو جو کنبہ کے کاروبار مین کوشش سے مصروف ہو کر کام کو انجام دے چاہیئے کہ اوسکو غلہ اور لباس اور جانوران باربردار مہیا کردین۔

ف ۲۸ اسطرح مساوی تقسیم بعد وفات پدر کی توضیح کی گئی۔

حاصل مطلب (منجانب مترجم)

(۱) بعد وفات پدر کے برادران کو مساوی طور پر ہی تقسیم کرنی چاہیئے۔

(۲) مطابق دستور مروجہ بعض ممالک کے جب مختلف برادران قسم شودر اور دیگر اقسام کے ہون تو دیگر اقسام کے برادران کو کل جایداد بہ ترجیح پسر قسم شودر کے ملتی ہے۔

(۳) برادر اکبر یا کسی برادر دیگر کو جسکو قابلیت مناسب ہو لازم ہے کہ اون دیگر برادران کی

پرورش کرے جو بوجہ نابالغ ہونے کے یا کسی دوسری وجہ سے ناقابل ہون ۔

(۴) اگر جملہ برادران سن ارشد کو بھی پہونچ گئے ہون اور قابلیت مناسب رکھتے ہون وے بعوض باہم تقسیم کرنے جایداد خاندانی کے مشترک رہ سکتے ہین ۔

(۵) قرضہ جات اور اخراجات مرت کریا جایداد پدر سے ادا کئے جاوینگے ۔

(۶) جبکہ جایداد پدر اسقدر ہو کہ بعد ادا کرنے اخراجات مرت کریا اور قرضجات پدر کے کچھ سرمایہ بچ رہے تو قبل کرنے تقسیم کے قرضجات فوراً ادا کئے جانے چاہئین جب بخلاف اسکے جایداد تھوڑی ہو تو سرمایہ و قرضجات پدر ہر دو تقسیم کئے جائینگے ۔

(۷) قرضجات خاندانی جو پدر نے نہ لئے ہون بوقت تقسیم بطور مکمل ادا کئے جانے چاہئین ۔

(۸) ہبہ واسطے اغراض مذہبی کے اور ہبہ جو بوجہ حب کے کیا گیا ہو اور وہ قرضہ جسکے ادا کئے جانے کی پدر نے ہدایت کی ہو تقسیم کیا جائیگا اور سرمایہ پدر سے ادا نہ کیا جاویگا ۔

(۹) تقسیم بعد وفات پدر قبل ادا کئے جانے رسوم مرت کریا موسومہ ایکودشٹا کے نہ کیجاویگی ۔

(۱۰) کوئی شئے خفیف اوس پسر کو دی جانی چاہئے جو بوجہ رکھنے سامان اپنی پرورش کے حصہ نہین چاہتا ہو ۔

(۱۱) جو برادر عملاً انتظام کاروبار خاندان کا کرتا ہو اوسکو غلہ وغیرہ دیا جانا چاہئے ۔

باب سوم

غیر مساوی تقسیم کے بیان مین

فقرہ نمبر ۱ ۔ برہسپت جی فرماتے ہین کہ تمام بیٹے جایداد پدری کی تقسیم مین مساوی طور پر شریک ہونگے لیکن اون مین سے وہ بیٹا زیادہ حصہ پانے کا مستحق ہے جو ذی علم اور نیک ہو (۱) ۔

(۱) جسطرح اوسکو ترکہ کا زیادہ حصہ ملیگا اوسی طرح قرضہ جات کا بھی زیادہ حصہ ملیگا (دیکھو باب ۷، فقرہ ۳ کتاب ہذا)

ف ۲ اگر بیٹے (باستثناے خارج القوم) جو جایداد پدری سے کے وراثتاً مستحق ہین بے علمی یا ذی علمی وغیرہ مین مساوی ہین۔ تو وے مساوی حصہ دار ہونگے۔ اگر برخلاف اسکے وے تعلیم وغیرہ مین غیر مساوی ہون تو ایسے بیٹے جو تعلیم وغیرہ سے مستفید ہوئے ہون ازروے طریقہ منہائی کے یا بطریقہ غیر مساوی تقسیم کے زیادہ حصہ کے مستحق ہین۔

ف ۳ لیکن کاتیاین فرماتے ہین کہ کسی بیٹے کو حق پانے زیادہ حصہ وراثت کا بمقابلہ دوسرون کے بوجہ نیکی مین زیادہ ہونے کے اور نہ بوجہ زیادہ تعلیم یافتہ ہونے کے حاصل ہوتا ہے "اشخاص ذیعلم کو چاہیئے کہ اسیقدر زیادہ حصہ دین جسقدر زیادہ احتمال اس امر کا ہو کہ وہ مال جو بذریعہ تقسیم کے حاصل ہوگا رسوم مذہبی کے ادا کرنے مین لگایا جاویگا"

ف ۴ لیکن یہ قول اون صورتون سے متعلق سمجھنا چاہیئے جہان دولت بہت ہو۔

ف ۵ لہذا منوجی فرماتے ہین۔ کہ "درصورت اُن بھائیون کے جو اپنے مختلف فرائض کی انجام دہی مین مساوی قابلیت رکھتے ہون دس اشیا مین سے (۱) کوئی عمدہ ترین شے منہا نہونی چاہیئے۔ لیکن کوئی چھوٹی چیز بطور نشان اعزاز کے پسر اکبر کو دیجانی چاہیئے"

ف ۶ منہائی اوس شے کو کہتے ہین جو جایداد قابل تقسیم سے پسر اکبر وغیرہ کو دئے جانے کے لئے منہا کی جاتی ہے۔ قول مذکورہ بالا مین الفاظ "دس اشیا مین" جایداد کی مقدار محدود کے دکھلانے کے لئے استعمال کئے گئے ہین جو محض پرورش کے لئے کافی ہو۔

الفاظ "اپنے مختلف فرائض" سے مراد اُن فرائض سے ہے۔ جو ہر شخص مختلف کو بلحاظ اپنی قوم کے ادا کرنے چاہئین۔

ف ۷ اسلئے یہ سمجھنا چاہیئے کہ بصورت ایسے بھائیون کے جو سب اپنے مختلف فرائض کی انجام دہی مین مساوی طور پر ساعی ہون (دولت کثیر ہونے کی صورت مین بھی) منہائی نہوگی اور نہ بطور نشان اعزاز کے کوئی خفیف چیز دیجاویگی۔ کیونکہ (جملہ اشخاص) فرائض کی انجام دہی

(۱) "دس اشیا مین سے کوئی عمدہ ترین شے" سے مراد سب سے عمدہ شے سے منجملہ دس اشیا کے ہے۔

بطور مساوی کرتے ہین۔ لیکن جب جایداد کم ہو اور سب بہائی تعلیم وغیرہ مین غیر مساوی ہون اگرچہ جایداد سے اسوجہ سے منہائی نہین کیجا سکتی کروہ صرف بقدر پرورش کے ہے۔ تاہم صرف کوئی چہوٹی چیز برادر اکبر کو بطور نشان اعزاز کے دینی چاہیے۔ پس نتیجہ یہ ہے کہ صرف درصورت ایسے بہائیون کے جو جایداد کثیر رکہتے ہون اور تعلیم وغیرہ مین مختلف الحیثیت ہون تقسیم مین منہائی کی اجازت دیگئی ہے + +

ف ۸ منوجی بہی طریقہ منہائی کی تشریح یون فرماتے ہین۔ کہ منہائی جو پسر اکبر کے لئے کیجاتی ہے وہ ارث کا بیسوان حصہ اور ایک عمدہ ترین شے منجملہ دولت کے ہوتا ہے۔ منجہلے (۱) کے لئے اوسکا نصف اور اصغر کے لئے اوسکا ربع ہوتا ہے "۔

ف ۹ برادر اکبر اوس بہائی کو کہتے ہین جو عمر اور لیاقت علمی وغیرہ مین سب سے بڑہکر ہو۔ وہ مستحق پانے بیسوین حصہ کا یعنے جایداد قابل تقسیم کے بیس حصون مین سے ایک حصہ کا اور نیز ایک ایسی شے کا جو سب مین عمدہ ہو اور اوسکا نصف یعنے چالیس حصون مین سے ایک حصہ جایداد مذکور کا معہ ایک متوسط شے کے اوس بیٹے کے لئے رکہنا چاہیے جو عمر اور لیاقت مین متوسط درجہ کا ہو اور اوسکا ربع یعنے جایداد مذکور کے اسی حصون مین سے ایک حصہ معہ ایک ادنی شے کے پسر اصغر کو (یعنے جو علم اور عمر وغیرہ مین سب سے کم ہو) دیا جانا چاہیے۔

ف ۱۰ منوجی بہی طریقہ تقسیم بقیہ جایداد کی نسبت یہ فرماتے ہین " اگر اسطرح منہائی کیجائے تو بقیہ جایداد مساوی سہام مین تقسیم کیجانی چاہیے "۔

ف ۱۱ اسکے یہ معنی ہین کہ جایداد جو بعد منہائی کے باقی رہے مساوی طور پر تقسیم کیجانی چاہیے

ف ۱۲ یا اگر صورت مذکورہ بالا مین (یعنے اوس صورت مین کہ حسب تذکرہ صدر منہائی کا طریقہ ظاہر کیا گیا ہے +) غیر مساوی تقسیم ہونی چاہیے تو منوجی فرماتے ہین کہ ایسی صورت مین منہائی

(۱) منجہلے بیٹے سے مراد اوس پسر سے ہے جو پسر اکبر کے عین بعد ہو۔ باقی جملہ پسران چہوٹے بیٹون مین داخل ہین۔

نہین ہوسکتی ہے" لیکن اگر منہائی نہو تو سہام کی تقسیم اسطرح کرنی چاہئے۔ پسر اکبر کو ایک حصہ مزید اور منجھلے کو ڈیوڑھا حصہ اور ہر ایک بقیہ چھوٹے بھائی کو ایک ایک سہام ملنا چاہئے یہ قاعدہ طے شدہ ہے"

ف۱۳ الفاظ "پسر اکبر کو ایک حصہ مزید ملنا چاہئے" سے یہ مراد ہے کہ وہ مستحق لینے دو سہام کا ہے۔ کیونکہ گوتم نے یہ فرمایا ہے" یا پسر اکبر دو سہام لیگا" پسر اکبر سے وہ لڑکا مراد ہے جو تعلیم وغیرہ مین بھی افضل ہو۔

ف۱۴ پس برہسپتی جی فرماتے ہین کہ پسر اکبر یعنی جو عمراً اور علم اور خوشخوئی مین سب سے بڑا ہو میراث مین دو حصون کا مستحق ہے۔

ف۱۵ اس سے ظاہر ہوگا کہ کسی پسر کو محض باعتبار بزرگی پیدایش کے استحقاق پانے زیادہ حصہ کا بطریق منہائی یا غیر مساوی تقسیم کے حاصل نہین ہوتا ہے۔ علم وغیرہ مین فضیلت حاصل ہونا بھی امر ضروری ہے۔

ف۱۶ "لیکن یہ غیر مساوی تقسیم کلجگ مین مروج نہین ہے۔ سنگرہ کار کا قول ہے۔ کہ جسطرح نیوگ اور قربانی کے لئے گائے کا ذبح کرنا اس زمانہ مین غیر مروج ہے ویسے ہی اب تقسیم منہائی متروک ہے"

ف۱۷ الفاظ "اس زمانہ مین" اور "اب" کلجگ کی طرف اشارہ کرنے کی غرض سے استعمال کئے گئے ہین۔

ف۱۸ چنانچہ پران مین ذکر ہے کہ منکوحہ عورت کا عقد ثانی اور جیٹھانسی اور گاؤکشی اور بھائی کے ذریعہ سے اولاد کا پیدا کرانا اور کمنڈل نامی سبوچہ مٹی کا رکھنا یہ پانچون کلجگ مین منع کئے گئے ہین +

ف۱۹ حق جیٹھانسی یعنی استحقاق پانے برتر حصہ کا بوجہ بزرگی عمر اور فضیلت علم کے۔ گاؤکشی یعنی ہوم مین گائے کا ذبح کرنا۔ کمنڈل نامی مٹی کے سبوچہ کا رکھنا۔ یعنی کسی گرہست یا دنیادار کا

کمنڈل نامی مٹی کے گھڑے کا رکھنا۔

ف ۲۰ دہاریشور بھی اسبارہ مین حسب ذیل فرماتے ہین۔" اس مقولہ کی کوئی تشریح نہین کی گئی ہے کہ جو منہائی پسر اکبر کے لئے کیجاتی ہے۔ وہ بیسوان حصہ میراث کا ہے کیونکہ دنیا مین اس سے بہت نفرت ظاہر کیگئی ہے" اس مقام پر الفاظ "کلجگ مین" اضافہ کئے جانے چاہئین کیونکہ دواپر (۱) اور دوسرے جگون مین اس قاعدہ پر عمل کیا جاسکتا تھا پس اوس سے سخت نفرت نہین کی جاتی تھی۔

ف ۲۱ وسوروپ کا یہ قول ہے کہ جسطرح یہ ہدایت کہ "متقی برہمن کو بیل یا بڑی بکری دو" بوجہ خلاف رواج بزرگان ہونے کے نا قابل اتباع ہے اوسی طرح تقسیم منہائی ناقابل اتباع ہے" مگر یہ صحیح نہین ہے کیونکہ جب کسی مسئلہ خاص مین باہم سمرتی (قانون) اور بزرگون کے دستور کے اختلاف ہو تو بزرگون کا دستور سند مین کم سمجھا جاتا ہے یہ امر وسیشٹ کے قول سے مستنبط ہوتا ہے۔" جس امر کی اجازت وید اور دہرم شاستر مین موجود ہو وہ جایز کہلاتا ہے"۔ اگر وید اور شاستر مین کوئی حکم نہو تو بزرگون کا دستور ہی قانون ہوتا ہے"۔

ف ۲۲ یہ صحیح ہے کہ بیل وغیرہ کا نذر دینا ایسا امر ہے جسکی تائید بزرگون کے دستور سے نہین ہوتی ہے۔ لیکن محض بزرگون کا دستور نہونے سے یہ کہنا بیجا ہوگا۔ کہ وہ خلاف دستور ہے۔ جیسا کہ سرکار نے کہا ہے صرف یہ کہا جاسکتا ہے کہ "بیل اور بڑے بکرے کے دینے کا حکم واجب الاتباع نہین ہے۔ کیونکہ یہ بزرگون کا دستور نہین ہے" لیکن وشوروپ نے ایسا نہین کہا ہے۔

ف ۲۳ وگنیشر کا یہ قول بھی کہ "یہ صحیح ہے کہ یہ مسئلہ تقسیم غیر مساوی کتب متبرک مین پایا جاتا ہے لیکن چونکہ دنیا مین وہ مکروہ سمجھا جاتا ہے لہذا واجب الاتباع نہین ہے"۔ درست نہین ہے۔ کیونکہ یہ بھی راستی پر مبنی نہین ہے فی الواقع لوگ تقسیم منہائی اور تقسیم غیر مساوی سے نفرت نہین کرتے ہین بخلاف اسکے وے

(۱) موجب دہرم شاستر کے چار جگ یعنی زمانے ہین (کرتا اور ترتیا اور دواپر اور کالی) زمانہ موجودہ کلگ ہے۔

پسر اکبر اور دوسرے بھائیون کو اوس صورت مین برتر حصہ دینا چاہتے ہین کروے ذیعلم خوشخو اور سعادت مند ہون - +

ف ۴۴ و اضعان دہرم شاستر یعنی شمبہو اور ہریکا اور دیوسوامی وغیرہ نے اس جگ مین بہی مضمون منہائی وغیرہ پر کئی کتب اس خیال سے شایع کین ہین کروے بعض صورتون مین ازروے دستور بزرگان کے جایز ہین لیکن علمانے بذریعہ کتب مذہبی پران وغیرہ کے یہ سطے کردیا ہے کہ کلجگ مین بزرگون کا یہ دستور نہین ہے - پس ہمنے خیال کیا کہ اس مضمون پر صراحت کے ساتھہ بحث کرنے سے کتاب کی ضخامت بلاضرورت بڑہ جاویگی پس اس امر کی نسبت صرف ایک اشارہ پر اکتفا کیا گیا - فقط

حاصل مطلب (منجانب مترجم)

(۱) تقسیم غیر مساوی دو قسم کی ہوتی ہے یعنی تقسیم منہائی اور غیر مساوی تقسیم حصص -

(۲) تقسیم منہائی اوس تقسیم کو کہتے ہین جسمین پسر اکبر کے لئے یعنی جو بہ لحاظ عمر اور علم اور عادات مستقیم کے افضل ہو بیسوان حصہ معہ ایک بہترین شے کے جایداد قابل تقسیم سے منہا کیا جاتا ہے اور منجہلے پسر کے لئے اوسکا نصف اور سب سے چہوٹے پسر کے لئے اوسکا چہارم منہا کیا جاتا ہے اور بقیہ جایداد بہ حصص مساوی درمیان جملہ برادران کے تقسیم کیجاتی ہے

(۳) تقسیم غیر مساوی وہ تقسیم ہے جسمین پسر اکبر کو جو علم اور نیکی مین افضل ہو دو حصص دئے جاتے ہین اور منجہلے پسر کو ڈیڑہ حصہ دیا جاتا ہے اور برادران خورد مین سے ہر ایک کو ایک حصہ دیا جاتا ہے -

(۴) تقسیم غیر مساوی اوس صورت مین کی جاتی ہے کہ تقسیم منہائی نہ کیجاوے -

(۵) جبکہ جایداد کثیر ہو اور برادران علم اور نیک چلنی مین مساوی ہون تو تقسیم منہائی یا تقسیم غیر مساوی نہین ہو سکتی -

(۶) لیکن جب برادران علم وغیرہ مین غیر مساوی ہون اور جایداد کثیر ہو تو تقسیم غیر مساوی

یا تقسیم منہائی کیجاویگی لیکن جب جایداد قلیل ہو تو پسر اکبر کو جو علم اور نیکی مین افضل ہو کوئی شئے خفیف بطور نشان اعزاز کے دیجاویگی۔

(۷) تقسیم غیر مساوی یعنی تقسیم منہائی اور تقسیم مخصص غیر مساوی کلجگ یعنی اس زمانہ مین مروج نہین ہے۔

باب چہارم

متعلق دئے جانے سہام بغرض پرورش بیوگان و ازدواج دختران ناکتخدا۔ اور ادا کئے جانے خرچہ رسوم سنسکار کے سرمایۂ مشترک سے*

ف ۔ وسشٹ جی فرماتے ہین کہ بھائیون مین تقسیم ارث بعد انتظار تولد اون عورات کے جو لا اولد (مگر حاملہ) ہون کیجانی چاہیئے "

ف۲ ۔ لفظ عورات مندرجہ قول مذکورہ بالا باپ کی بیوگان سے متعلق ہے لفظ لا اولد سے مراد وہ عورت ہے جسکے رحم مین بچہ ہو۔ انتظار تولد کے معنی یہ ہین کہ تا وقتیکہ بچہ پیدا نہ ہو ایسی صورت مین تقسیم مابین برادران کے جو شامل رہتے ہون بچہ کے پیدا ہونے اور اوسکی جنس کے معلوم ہونے تک نہین ہوتی ہے شخص متوفی کے کریا کرم ہوتے ہی تقسیم کرنے کا عام قاعدہ اس صورت سے متعلق نہین ہے۔

ف۳ ۔ اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ مضمون فقرہ متذکرہ صدر (فقرہ ۱) کی تعبیر معقول یہ ہے کہ تقسیم ارث کی برادران اور لا اولد بیوگان پدر کے درمیان بعد ادائے کریا کرم پدر متوفی کے کی جانی چاہئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تعبیر کیون نظر انداز کیجاویگی۔

* اسباب مین تذکرہ اوس تقسیم کا ہے جو بعد وفات پدر کے کیجاتی ہے

ف۴۔ جواب۔ یہ تعبیر اسلئے نظر انداز کیجاویگی کہ الفاظ "بعد انتظار تولد اون عورات کے جو لاولد ہون" سے ظاہر مراد خلاف اس تعبیر کے پائی جاتی ہے۔ اور چونکہ عورات ارث پانے کے ناقابل ہوتین ہین لہذا تقسیم ارث کی مابین اونکے نہین ہوسکتی ہے چنانچہ بودہاین فرماتے ہین کہ عورت مستحق ارث نہین ہوتی ہے۔ کیونکہ سرتی مین یہ محکوم ہے۔ کہ "عورات اور ایسے اشخاص جو حواس خمسہ مین سے کسی ایک حس یا عضو سے محروم ہون ارث پانے کے ناقابل تصور کئے جاتے ہین" لفظ ہی مذکورہ فقرہ مندرجہ بالا سے مراد اس سلئے یا کیونکہ ہے۔

ف۵۔ پس نتیجہ یہ ہے کہ چونکہ سرتی مین یہ محکوم ہے کہ اشخاص جو کسی حس یا عضو سے محروم ہون یعنی جنکا کوئی حس یا عضو بیماری وغیرہ سے ضایع ہوا ہو اور اسی طرحپر عورات ارث پانے کے ناقابل سمجھے گئے ہین۔ اسلئے عورات مستحق ارث کی یعنی اوس جایداد کی جو مالک سے وراثتاً پہونچی ہے اور قابل تقسیم ہے نہین ہین۔

ف۶ یہ کہنے سے کہ "وہ اشخاص جو حواس خمسہ مین سے کسی حس یا عضو سے عاری ہون اور عورات ارث پانے کے ناقابل سمجھے گئے ہین" یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ تیتریم نامی وید کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے جسمین یہ تحریر ہے کہ عورات اور وہ اشخاص جو کسی حس یا عضو سے محروم ہون قابل پانے میراث کے نہین ہین۔

ف۷ لیکن یہان پر یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر عورات ارث پانے کے ناقابل ہین۔ تو یاگولک نے یہ کیون فرمایا ہے "منجملہ ورثا کے جو بعد وفات پدر کے تقسیم کرین مان کو بھی حصہ مساوی ملنا چاہئے" اور ویاس جی نے یہ کیونکر فرمایا کہ "لاولد بیوگان پدر بھی حصہ داران مساوی قرار دی گئی ہین۔ اور اسی طرح تمام دادیان بھی قرار دی گئی ہین اور وے مساوی ماوران کے قرار دی گئین ہین" اور وشنو کا بھی یہ قول ہے کہ "مائین بلحاظ حصص پسران کے سہام پاتی ہین اور اسیطرح دختران ناکتخدا بھی مستحق پانے حصص کی ہین"۔ اگر عورات مستحق پانے میراث کی نہون

تو یہ فقرات جنمین مان وغیرہ کے حصص قرار دئے گئے ہین غلط ہونگے۔

ف ۸ جواب یہ ہے کہ فقرات مذکور بالکل صحیح ہین۔ ممکن ہے کہ وہ فقرات جنکی رو سے اون اشخاص کو جوارث پانے کے ناقابل ہین سہام میراث عطا کئے جانے کی ہدایت کی گئی ہے غلط ہون لیکن وہ فقرات جنکی رو سے اونکو (انس) حصص دینے کی ہدایت کی گئی ہے غلط نہین ہین۔ (انس) حصہ کے معنی ایک جزو کے اور نہ (سہام) میراث (داے) کے ہین۔ (کتب قانونی مین) یہ تحریر ہے۔ کہ ایک جزو (انس) اوس جایداد سے بھی دیا جاسکتا ہے جو مختلف اشخاص کی ملکیت مشترک ہو۔

ف ۹ گو مان بوجہ نرکھنے استحقاق کے میراث کی تقسیم کرانے کی مستحق نہین ہے تاہم چونکہ اوسکو جایداد قابل التقسیم مین حق بوجہ پدر متوفی کی بیوہ ہونے کے حاصل ہے یہ سمجھنا چاہئے۔ کہ یاگولک وغیرہ نے بطور معاوضہ اس استحقاق کے اوسکو یہ اجازت دی ہے کہ جایداد کافی بقدر اپنی ضرورت کے بطور حصہ کے لے۔

ف ۱۰ متاکشرا کی رو سے میراث (داے) کے معنی مین "وہ دولت داخل ہے جو صرف بوجہ قرابت ساتہہ مالک کے دوسرے کی ملکیت ہوجاتی ہے"۔ اگر یہ تعریف صحیح ہو تو بیوہ کا حصہ ہمیشہ قابل انقسام رہیگا۔ کیونکہ بموجب راے متاکشرا کے لفظ ارث اوسکے سہام سے بھی متعلق ہے لیکن میراث جو بلحاظ اصلی وصف کے قابل تقسیم ہوتی ہے۔ دنیامین شوہر یا عورت کی جایداد نہین ہے۔ لیکن بلحاظ تعریف میراث مندرجہ متاکشرا کے یہ لفظ شوہر کی دولت کے اوس حصہ سے بھی متعلق ہے جو بقبضہ بیوہ پہونچے کیونکہ وہ اوسکو شوہر کی قرابت ہی کی وجہ سے حاصل کرتی ہے۔ لیکن یہ سرتی کے مخالف ہے جسمین یہ قرار دیا گیا ہے کہ عورات مستحق ارث نہین ہوتی ہین۔ +

ف ۱۱ اسلئے ہماری راے یہہ ہے کہ لفظ ارث سے مراد صرف اوس دولت سے ہے۔ جو قابل تقسیم ہوتی ہے۔ اور جو محض مالک کے ساتہہ قرابت رکھنے کے باعث سے

دوسرے کی ملکیت ہوجاتی ہے - جایداد جو بیوہ پاتی ہے داخل ارث نہین ہے کیونکہ وہ قابل تقسیم نہین ہے - چنانچہ استری دہن جو شوہر سے ملا ہو ہمیشہ غیر قابل تقسیم ہوتا ہے کیونکہ تقسیم جایداد کی مابین زن وشوہر کے کبھی ہوتے ہوئے دنیا مین نہین دیکھی گئی ہے اور ہاریت نے کہا ہے - کہ "مابین زوجہ اور شوہر کے تقسیم نہین ہوتی ہے" اسلئے یہ سمجھنا چاہئے کہ مان بربناے استحقاق سابق الوجود کے میراث کے سہام کی مستحق نہین ہوتی ہے - بلکہ صرف اوسقدر دولت لینے کی مستحق ہے جو اوسکی ضروریات کے لئے کافی ہو -

ف ۱۲ پس صرف وہ مان جو دولت نرکھتی ہو اور نہ عموماً ہر مان ازروے سمرتی (قانون) کے مستحق پانے ایک حصہ کی بیان کی گئی ہے سمرتی مین مندرج ہے کہ "مان جسکے پاس استری دہن نہو تقسیم منجانب پسران مین حصہ مساوی پاویگی" -

ف ۱۳ اسکا یہ مطلب ہے کہ اثناے تقسیم منجانب پسران مین جو بعد وفات پدر کے ہو مان کو مساوی حصہ صرف اوس صورت مین دیا جاویگا جبکہ اوسکے پاس استری دہن (یعنی اوسکی خاص جداگانہ جایداد) نہو -

ف ۱۴ لفظ مادر مین حسب قول وشنو کے سوتیلی مان بھی شامل ہے "مائین بلحاظ حصص پسران کے سہام پاتی ہین" -

ف ۱۵ بلحاظ اس فقرہ شرطیہ کے "اگر اوسکے پاس استری دہن نہو" جو فقرہ ۱۲ مین مستعمل ہوا ہے - یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ اگر مان بذریعہ اپنی خاص جداگانہ جایداد کے اپنی پرورش اور دوسرے فرایض دینی کی (جو بہ صرف زر انجام پاسکتے ہین) بجاآوری کے لایق ہو جنکا انجام دینا اوسپر واجب ہے تو وہ اپنے شوہر کی جایداد سے کچھ نہین پاسکتی ہے اگر مان کی جداگانہ جایداد غرض مذکور کے لئے غیر کافی ہو تو اوس صورت مین وہ باوجود ایسی جایداد رکھنے کے حصہ پاویگی لیکن حصہ مذکور مساوی حصہ پسر کے نہوگا - بلکہ اوس سے کم بقدر مان کی ضروریات کے ہوگا -

ف ۱۶ اسی طرح جبکہ جایداد قابل تقسیم کثیر ہو۔ مان کو حصہ مساوی نہین دیا جائیگا گو اوسکے پاس کوئی جایداد جداگانہ نہو لیکن اوسقدر قلیل حصہ دیا جائیگا جو اوسکی ضرورت کے لیئے کافی ہو۔ جو قید عبارت "اگر وہ استری دہن نہ رکھتی ہو" کی روسے قایم کی گئی ہے اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مان کو حصہ اوسکی ضروریات کے لحاظ سے ملتا ہے۔ نہ مثل برادران کے بلحاظ استحقاق وراثت کے ملتا ہے۔

ف ۱۷ اس امر سے کہ مان معین حصہ نہین پاتی ہے بلکہ صرف اوسقدر جسکی اوسکو ضرورت ہے پاتی ہے لفظ "مساوی" جو فقرہ ۱۲ مین مستعمل ہوا ہے۔ بیکار نہین ہوتا ہے۔ کیونکہ جب جایداد قابل تقسیم کم مقدار ہو تو بوجہ لفظ مذکور کے مان حصہ پسر سے زیادہ حصہ اس بنا پر طلب نہ کر سکے گی کہ اوسکو زیادہ حصہ کی ضرورت ہے۔

ف ۱۸ گو وشنو نے یہ قرار دیا ہے (فقرہ ۷) کہ دختران بھی بلحاظ حصص پسران مستحق سہام ہین تاہم یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ حصہ بوجہ استحقاق وراثت کے مثل برادران کے نہین دیا جاتا ہے لیکن صرف بغرض اداے اخراجات اونکے ازدواج کے دیا جاتا ہے اسکے وجوہ یہ ہین۔

(۱) چونکہ اونکو حق وراثت نسبت اوس جایداد کے حاصل نہین ہے جس مین اگرچہ اونکو پیدایش کی روسے استحقاق حاصل ہے مگر وہ (باوجود وفات پدر کے) اونکی ملکیت قطعی نہین ہوئی ہے کیونکہ وہ اونکے درمیان قابل تقسیم نہین ہے (بلکہ صرف مابین پسران کے قابل تقسیم ہے۔)

(۲) کیونکہ حرف صفت (ناکتخدا) وشنو کے فقرہ (۷) مین قبل لفظ "دختران" کے مستعمل ہوا ہے۔

ف ۱۹ چونکہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ دختر کو حصہ از روے استحقاق وراثت کے نہین ملتا ہے۔ بلکہ واسطے اغراض کتخدائی کے ملتا ہے اسلیئے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ وشنو کا مذکورہ بالا قول اوس صورت سے متعلق ہے جہان جایداد قابل تقسیم کثیر نہو۔

ف ۲۰ چنانچہ دیول کا قول ہے کہ "بغیر بیاہی لڑکیون کو بیاہ کے لئے ایک حصہ جایداد پدری سے

دینا چاہیئے" بیاہ کے لئے حصہ سے مراد اوس سرمایہ سے ہے۔ جو اخراجات ازدواج کے لئے ضروری ہو۔

ف ۲۱ یاگولک بعد تمہیداً ہدایت ازدواج کرنے کے کہتے ہین کہ "بہنون کو برادر کا ایک ربع بطور حصہ کتخدائی دینا چاہیئے"

ف ۲۲ جو کچھ ایک بیٹے کا حصہ ہوتا ہو۔ اوسکا ایک ربع ہر ایک بہن کو دیا جانا چاہیئے۔ اسطرح بھائیونکو چاہیئے کہ اپنی بہنون کا بیاہ کردین۔

ف ۲۳ ایک دوسری سمرتی مین بہی ذکر ہے کہ "ہمشیرگان ناکتخدا جایداد کا ایک ربع بھائیون سے لیتی ہین"

ف ۲۴ ہر ناکتخدا ہمشیرہ بروقت تقسیم جایداد پدر متوفی کے بھائیون سے اپنا حصہ پاتی ہے۔ جو اونکے سہام کے ایک ربع کے مساوی ہوتا ہے۔

ف ۲۵ فقرات مذکورہ بالا اوس صورت سے متعلق ہین جہان جایداد قلیل نہو۔

ف ۲۶ اسی طرح کاتیاین فرماتے ہین کہ دختران ناکتخدا کے لئے ایک ربع اور پسران کے لئے تین ربع جایز رکہا گیا ہے لیکن جب جایداد قلیل المقدار ہو حصص مساوی خیال کئے گئے ہین۔

ف ۲۷ یہان یہ سمجہنا چاہیئے کہ ایک حصہ ہر ایک دختر ناکتخدا کو اور تین حصص پسران مین سے ہر ایک کو دئے جانے چاہیئین۔

ف ۲۸ مقولہ مذکورہ بالا (فقرہ ۲۶) کے چوتہے یعنی اخیر حصہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر جایداد قلیل المقدار ہو تو دشنو وغیرہ نے ہر ایک دختر کا حصہ پسر کے حصہ کے مساوی۔ خیال کیا ہے۔

ف ۲۹ یہ اصول مندرجہ فقرہ کہ "اگر جایداد قلیل المقدار ہو تو حصہ مساوی ہونا خیال کیا گیا ہے" بذریعہ دلیل ہم قسم اوسصورت سے بھی متعلق ہے جسکا ذکر اس مقولہ مین کیا گیا ہے (فقرہ ۷) "مائین بلحاظ حصص پسران کے سہام پاتی ہین"

ف ۳۰ اسلئے مفہوماً یہ سمجہنا چاہیئے کہ اگر جایداد قلیل نہو تو سہام صرف ایک ربع ہوتا ہے۔

ف ۳۱ یہ عبارت (موضوعہ متن فقرہ ۲۶) کہ پسران کے لئے تین ربع "اون صورتون سے متعلق ہے کہ جب بہائی اور بہن مساوی تعداد کے ہون اگر لڑکیان کم ہون تو پسران کو نہ صرف تین ربع بلکہ اوس سے زیادہ پانے کا حق ہے -

ف ۳۲ منوجی فرماتے ہین کہ "ہر ایک بہائی کو چاہیئے - کہ ہر ایک ہمشیرہ ناکتخدا کو خاص اپنے حصہ مین سے سہام دے - ہر ایک کو اپنے خاص حصہ مین سے ایک ربع دینا چاہیئے - اور جو انکار کریگا وہ بے عزت ہوگا -

ف ۳۳ الفاظ "ہر ایک بہائی کو خاص اپنے حصہ مین سے" مستعملہ فقرہ مذکورہ سے صاف طور پر یہ معنی نکلتے ہین کہ جو کچھہ سہام بہائیون کے ہون ایک ربع اون سب کا برادران کو ہمشیرگان ناکتخدا کو دینا چاہیئے چونکہ یہ مقولہ اون صورتون سے متعلق ہے کہ دختران ناکتخدا کی تعداد زیادہ ہو پس مقولہ مذکور قدیم سمرتی کے خلاف نہین ہے -

ف ۳۴ لیکن اس صورت مین یہ ضرور نہین ہے - کہ برادران مین سے ہر ایک اپنے حصہ کا ایک ربع اپنی ہر ہمشیرہ کو دے - ایسی صورت مین یہ کیونکر خیال کیا جاسکتا ہے کہ یہ مقولہ قدیم سمرتی کے مخالف ہے (جیسا کہ منو کے قول سے مستنبط ہوتا ہے) جملہ ہمشیرگان کو مشترکاً اور نہ ہر ہمشیرہ کو منفرداً ایک چہارم حصہ دلانے سے یہ تناقض بالکل رفع ہو جاتا ہے -

ف ۳۵ دختران ناکتخدا کو چاہیئے کہ جو کچھہ دیا جاتا ہے اوسکو آپس مین بحصص مساوی تقسیم کرلین -

ف ۳۶ دشنو کا یہ قول کہ "دختران ناکتخدا کی رسوم کتخدائی باندازہ اوسکی دولت کے انجام پانی چاہیئین" یا تو ایسی صورت سے متعلق ہے جہان تقسیم جایداد کی بوجہ اکلوتے لڑکے ہونے کے نہین ہوتی ہے یا ایسی صورت سے جہان سب بہائی مشترک رہتے ہون متعلق ہے -

ف ۳۷ فقرہ مذکورہ بالا مین الفاظ دختران کے استعمال سے باپ کے ناکتخدا بیٹیون کا بھی

شامل کرنا مقصود ہے چنانچہ بیاس جی نے فرمایا ہے کہ جن لڑکون کی رسوم ابتدائی (سنسکار) اور دیگر رسوم انجام نہ پائی ہون اوقات بقرہ پر اونکی رسوم صرف پدری جایداد سے ہی ایسے بہائی انجام دین جنکا سنسکار ہوچکا ہے ناکتخدا ہمشیرگان کی رسوم بھی شاستر اونکے بڑے بہائیون کو انجام دینا چاہیئے"۔

ف ۳۸ برہسپتی جی بہی فرماتے ہین کہ "جن چہوٹے بہائیون کی رسوم ابتدائی اور دیگر رسوم ادا نہ ہوئی ہون بڑے بہائیون کو چاہیئے کہ باپ کی مجتمع دولت سے وہ رسوم انجام دین"۔

ف ۳۹ اس قول مین لفظ "برادران" سے وہ بہائی مراد ہین جنکا باپ مرگیا ہو۔ الفاظ "جنکے رسوم ابتدائی اور دیگر رسوم ادا نہوے ہون" مین فقرہ ذیل اضافہ کرو بذریعہ پدر کے۔

ف ۴۰ اسلیئے نارد جی فرماتے ہین کہ "جن اشخاص کی رسوم ابتدائی (۱) باقاعدہ باپ کی جانب سے ادا نہ کی گئی ہون ایسی رسوم بہائیون کو پدری جایداد سے ادا کرنی چاہئین"۔

ف ۴۱ لیکن جبکہ پدری جایداد نہو مصنف مذکور یہ فرماتے ہین "اگر جایداد پدری نہو تو ایسے بہائیون کو جنکے رسوم انجام پاے ہون لازم ہے کہ اپنے خاص سہام کے حصہ رسدی سے بہائیون کی رسوم ضرور انجام دین"۔

ف ۴۲ رسوم جو اس قول مین مذکور ہوئی ہین جات کرم سے آغاز ہوتی ہین اور تزویج پر ختم ہوتی ہین۔

ف ۴۳ یہانپر لفظ "رسوم" کے معنی حسب مذکورۂ صدر محدود ہین کیونکہ قول مذکور مین یہ لکہا ہے کہ لازم ہے کہ ضرور انجام دین اور رسوم مثل ازدواج وغیرہ ایسی رسوم نہین ہین

(۱) یعنی سنسکار۔ سنسکار سے مراد چند رسوم مذہبی سے ہے جو بوقت حاملہ ہونے ماں کے شروع ہوتی ہین اور اوپنیم یعنی زنار پوشی یا طالب علم کے گہر واپس آنے اور بالآخر ازدواج پر ختم ہوتی ہین تعداد ان رسمیات کی ۱۰ ہے یعنی (۱) گربہادہان (۲) جات کرم (۳) نام کرن (۴) نش کرمن (۵) ان پراسن (۶) چوڑاکرن (۷) اپنین (۸) ساوتری (۹) سمورتن (۱۰) ازدواج

کرجنکا ازدواج انجام دینا ضرور ہو کیونکہ شاستر ہمیشہ کے لئے برہچاری رہنا جایز ہے۔

ف ۴۴ لیکن درصورت دختران کے لفظ رسوم مندرجہ مقولہ (فقرہ ۱۴) سے مراد ازدواج ہے کیونکہ اون کے لئے اوپنین نہین ہے۔ اگر پدری جایداد نہو تو اونکا ازدواج اونکے بہائیون کے ذاتی جایداد سے بذریعہ چندہ کے کیا جانا چاہئے۔ جسطرح مردونکا اوپنین اوسیطرح عورتونکا ازدواج کرنا فرض لابدی (۱) ہے۔

ف ۴۵ دختر ناکتخدا کو بوقت تقسیم دیگر جایداد بہی مثل زیور وغیرہ کے جسکو وہ پہنے ہو عطا کیجاتی ہے۔ چنانچہ شنکہ کا یہ قول ہے کہ "جب ارث کی تقسیم کیجاوے تو دختر ناکتخدا کو بچپن سے کے زیورات اور جہیز مین دی ہوئی اشیا اور استری دہن ملنا چاہئے"

ف ۴۶ جب بہائی جایداد پدری کی تقسیم کرتے ہون ناکتخدا دختران کو زیورات جو اونکے بدن پر ہون اور ایک ربع سہام وغیرہ بغرض ازدواج اور استری دہن بہی جو باپ وغیرہ سے ملا ہو عطا کیا جانا چاہئے۔

ف ۴۷ بودہاین بہی یہ کہتے ہین کہ لڑکیان مان کے زیورات موروثی وغیر موروثی پاتی ہین۔

ف ۴۸ "موروثی" یعنی جو مان کو اپنی مان کے خاندان سے پہونچا ہو "یا غیر موروثی" یعنی مان کے کے پہنے ہوے زیورات جو کسی دوسرے ذریعہ سے حاصل کئے گئے ہون یہ چیزین بوقت تقسیم جایداد مادری دختران ناکتخدا کو ملینگی۔

حاصل مطلب (منجانب مترجم)

ف ۱ اگر بروقت وفات باپ کے مان حاملہ ہو تو تقسیم مابین برادران تا وقت تولد ملتوی ہونی چاہئے۔

(۱) رسوم سنسکار بجز ازدواج مردون کے لئے مخصوص ہین۔

ف۲ مان یا سوتیلی مان کو میراث سے تقسیم کرا پانے کا کوئی استحقاق بربناے کسی حق سابق الوجود کے حاصل نہین ہے لیکن صرف اوسقدر دولت پانے کا استحقاق حاصل ہے جسکی اوسکو ضرورت ہو۔

ف۳ پس اگر مان کے پاس کافی استری دہن ہو تو وہ شوہر کے ترکہ سے کوئی حصہ نہین پائیگی اگر استری دہن ناکافی ہو تو وہ ایک حصہ (لیکن جو مساوی حصہ بیٹے کے نہو گا۔بلکہ اوس سے کم ہوگا) بقدر اپنی ضرورت کے پاویگی۔

ف۴ اگر اوسکے پاس قطعاً کچہ استری دہن نہو تو وہ بیٹے کے ساتہہ مساوی حصہ پاتی ہے بشرطیکہ جایداد قلیل المقدار ہو لیکن اگر جایداد متروکہ کثیر المقدار ہو تو اس صورت مین وہ اوسقدر کم حصہ پائیگی جو اوسکی ضرورتون کے لئے کافی ہو۔

ف۵ مان کو کسی حالت مین اپنے بیٹے کے حصہ سے زیادہ حصہ پانے کا حق نہوگا

ف۶ دختران ناکتخدا کو حصص ازروے استحقاق وراثت کے مثل بیٹون کے نہین ملتے ہین بلکہ صرف بغرض ازدواج حصص عطا کئے جاتے ہین۔

ف۷ اگر جایداد کثیر ہو تو بقدر ایک ربع حصہ برادر کے ہر ایک دختر ناکتخدا کو دیا جائیگا۔اور بقیہ تین ربع اوسی جایداد سے ہر ایک بہائی کو ملیگا۔اگر جایداد قلیل المقدار ہو تو کنواری بہنون کو بہائیون کے برابر حصہ ملیگا۔

ف۸ قاعدہ جسکی روسے ہر ایک بہن کو ایک ربع اور ہر ایک بہائی کو بقیہ تین ربع دینے کا حکم دیا گیا ہے صرف ایسی صورت سے متعلق ہے جسمین تعداد برادران و ہمشیرگان کی مساوی ہو۔اگر بہنین کم ہون تو پسران کا حصہ تین ربع سے کچہ زیادہ ہوگا اگر ہمشیرگان ناکتخدا کثیر التعداد ہون تو کل جایداد کا ایک ربع حصہ اون سب کو مشترکاً دیا جائیگا ہر ایک کو جداگانہ حصہ نہین ملیگا اور وے اوسکو آپسمین مساوی طور سے تقسیم کرلینگی۔

ف۹ اگر تقسیم جایداد بوجہ ہونے صرف ایک پسر کے عمل مین نہ آوے یا جملہ برادران شریک

رہتے ہون تو ہمشیرگان ناکتخدا کا ازدواج جایداد موروثی سے حسب اندازہ جایداد مذکور کردینا چاہیئے۔

ف ۱۰۔ اسی طرح برادران ناکتخدا کی رسوم سنسکار بھی سرمایہ مشترک ترکہ پدری سے اونکے برادران اکبر ادا کرینگے۔

ف ۱۱ اگر متروکہ پدری نہو تو بہائی کی رسوم سنسکار (جو جات کرم سے شروع ہوکے اونیین پر ختم ہوتی ہین) ایسے بہائیونکو اپنی کمائی سے چندہ کرکے ضرور ادا کرنا چاہیئے جنکی رسوم سنسکار پہلے ادا ہوچکی ہون اسی طرح اگر ترکہ پدری نہو تو برادران کو اپنی ہمشیرگان کا بیاہ بھی اپنی ذاتی کمائی سے کرنا چاہیئے۔

ف ۱۲ بروقت تقسیم کے دختر ناکتخدا کو علاوہ اوس حصہ کے جو اوسکے بیاہ کی اغراض کے لئے دیا گیا ایسے زیورات جنکو وہ پہنے ہو اور نیز استری دہن جو اوسکو اوسکے باپ وغیرہ نے دیا ہو ملیگا۔

ف ۱۳ بروقت تقسیم متروکہ مادری دختران ناکتخدا کو وہ زیورات ملینگے جو اونکی ماں پہنے ہو یا ان کو اپنی ماں کے خاندان سے یا بطریق دیگر ملے ہون۔

باب پنجم

دربیان حرمان ارث

ف دیول کا قول ہے کہ بعد وفات پدر کے اشخاص نامرد اور جذامی۔ اور مجنون۔ اور احمق اور نابینا اور خارج القوم اور اولاد اشخاص خارج القوم اور لنگی یعنے (دایمی برہمچاری باوان پرستہ یا اہل بدعت) ترکہ مین سہام پانے کے مستحق نہین ہین" اسکے معنی یہ ہین کہ اشخاص نامرد وغیرہ باپ کی وفات پر وراثت کے مستحق نہین ہوسکتے ہین۔

ف ۲ لنگی یعنی دایمی برہمچاری وان پرستہ وغیرہ نیز اہل بدعت یا سنیاسی مانند کشپ نکھایا پشوپتا کے -

الفاظ "بعد وفات پدر کے" قول کے فقرہ اول میں صرف وقت تقسیم کے ظاہر کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اسلئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اگر جایداد کی تقسیم بحیات پدر ہو تو اشخاص نامرد وغیرہ مستحق پانے ارث کے ہونگے -

ف ۳ آپستمبہ فقرہ مندرجہ ذیل میں یہ فرماتے ہیں - کہ اگر جایداد کی تقسیم بحیات پدر بھی ہو وے ورثہ پانے کے ناقابل ہوتے ہیں "زندہ باپ کو ارث کی تقسیم بیٹیوں میں مساوی طور پر کرنی چاہئے اور صرف اشخاص نامرد اور مجنون اور خارج القوم وغیرہ کو وراثت سے خارج کرنا چاہئے قول مذکورہ میں جو لفظ "چہ" وغیرہ مستعمل ہوے ہیں اونسے اشخاص جذامی اور احمق اور نابینا وغیرہ کی صراحت ہوتی ہے - +

محرومی یعنی حق وراثت سے باز رکہنا -

ف ۴ منوجی نے اشخاص محروم الارث کی صراحت اسطرح کی ہے - "اشخاص نامرد اور خارج القوم سہام میراث سے محروم کئے گئے ہیں اور اسی طرح وہ اشخاص جو مادر زاد اندھے اور بہرے یا مجنون یا احمق یا گونگے ہوں اور وہ اشخاص جو منجملہ حواس خمسہ کے ایک حس سے عاری ہوں (نراندریا) -

منجملہ حواس خمسہ کے ایک حس سے عاری ہوں" یعنی جو مرض یا کسی اور وجہ سے قوت شامہ وغیرہ سے محروم ہوں -

ف ۵ نارد کا بھی یہ قول ہے کہ "جو اشخاص باپ کے دشمن یا خارج القوم یا نامرد یا قاعدہ کی رو سے خارج کئے گئے ہوں (اپ پاترک) سہام ارث نہیں پاتے ہیں گو صحیح النسب ہوں اور اگر وہ پسران زوجہ ایسے رشتہ مند کی ہوں جسکے ساتھ نیوگ کا رشتہ ہو تو اور بھی حصہ پانے کے مستحق نہیں ہیں -

ف قاعدہ کی روسے خارج شدہ کے معنی قاعدہ کے بموجب قوم سے خارج کیئے جانے کے ہین کیونکہ شنکہ اور لکہت کا یہ قول ہے کہ "اوس شخص کا استحقاق وراثت اور اوسکی قابلیت دینے پنڈا اور پانی کی معدوم ہوجاتی ہے جو بموجب قاعدہ کے قوم سے خارج کیا گیا ہو" اپ پاتری" اوس شخص کو کہتے ہین جسکو رشتہ مندون نے بوجہ جرایم کبیرہ کے خارج کیا ہو۔

ف وسشٹ کا بہی یہ قول ہے کہ "وہ لوگ وراثت سے محروم ہوتے ہین جو دوسرے آسرم (یعنی طریقہ بود و باش) مین داخل ہوتے ہین" دوسرے آسرم سے وہ آسرم مراد ہے (جو گرہست) یا تاہل کے آسرم سے مختلف ہو۔ اسلیئے یہ نہین کہنا چاہیئے۔ کہ ناقابلیت پانے ارث کی اوس قسم کے برہمچاری کو بہی حاصل ہوتی ہے جو صرف عارضی طور پر برہمچاری (اپ کروان برہمچاری) ہو۔ الفاظ "دوسرے آسرم" سے مراد صرف اوس آسرم سے ہے جسمین داخل ہونے کے بعد پہر گرہست آسرم مین داخل ہونا ممنوع ہے۔

ف وشنو کا بہی یہ قول ہے کہ "اشخاص خارج القوم اور نامرد اور وے اشخاص جو مرض لاعلاج مین مبتلا ہون یا جو کسی حس یا عضو سے محروم ہون وراثت سے خارج کیئے جاتے ہین۔

ف۹ اس مقولہ مین لفظ "لاعلاج" کے صرف لفظ مرض کے پہلے مستعمل ہونے سے یہ ظاہر ہوگا۔ کہ ایسے اشخاص عینین یا ناقص الاعضا وغیرہ بہی جنکا مرض شفا پذیر ہونا قابل پانے وراثت کے قرار دیئے گئے ہین۔ پس یہ سمجہنا چاہیئے۔ کہ وہ اشخاص وراثت سے محروم ہوتے ہین جو بروقت تقسیم کے نامردی وغیرہ مین مبتلا معلوم ہون۔ اور یہ کہ صرف وہ اشخاص ہی جو فطرتاً (یعنی پیدایش سے) عینین وغیرہ ہون محروم نہین رہتے ہین۔

ف۱۰ کاتیاین کا یہ قول ہے کہ استحقاق وراثت ایسی عورت کے بیٹے کو جسکا بیاہ ترتیب معینہ کے خلاف ہوا ہو اور ایسی عورت کے بیٹے کو بہی جسکا ازدواج ساتہہ کسی رشتہ مند

اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بزرگترین دنون کا کہ
روشن کیا گیا اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوربیچ اوس روز کے پیدا کیا اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو اور
اوسی روز داخل کیا اونکو جنت مین اوربیچ اوس روز کے نکالے گئے جنت سے اور اوسی روز مین قیامت ہوگی
اور اوسی روز مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو طلب کرنے والا خدا تعالی سے اوسکو مگر دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو
وہ چیز یعنے ایک ساعت ہی دن جمعہ کے کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مومن مگر جب دعا کرے اوس دن مین ضرور
قبول ہوگی دعا اوسکی بعضون کے نزدیک وہ ساعت وقت فجر کی ہی کہ جب آفتاب نکلے اور بعضون کے
نزدیک وہ ساعت وقت اشراق کے ہی یا وقت چاشت کے اور بعضے علما کے نزدیک قریب زوال کے ہی
اور بعضون کے نزدیک جب اذان جمعہ کی دیجاوے وہ ساعت اوسوقت ہی اور نزدیک بعضون کے جب
اذان ختم ہووے اوسوقت جو دعا مانگیگا قبول ہوگی دعا اوسکی اور نزدیک بعضون کے اوسوقت ہی
کہ جب بیٹھے خطیب منبر پر واسطے خطبہ پڑھنے کے واللہ اعلم پس چاہیے کہ ان ہر ساعات مین اور ہر اوقات مین
دعا مانگے قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَرَفْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ هِيَ اٰخِرُ السَّاعَةِ مِنَ النَّهَارِ
وَهِيَ السَّاعَةُ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن سلام
فرماتے ہین کہ البتہ پہچانا مینے اوس ساعت کو کہ یہ آخر ساعت ہی دن جمعہ سے یعنے
عصر اور مغرب کے درمیان مین اور بعضون نے وقت غروب آفتاب کے لکھا ہی اور یہ وہ ساعت ہی کہ پیدا ہوے
آدمؑ اوسی ساعت مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنْذِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ يَوْمِ
الْفِطْرِ آخر حدیث تک روایت ہی عبد اللہ بن منذر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ دن جمعہ کا سردار دنون کا ہی اور بزرگترین ہی وہ نزدیک خدا تعالی کے اور وہ
بزرگ ہی نزدیک خدا تعالی کے یوم الفطر سے اور جمعہ مین پانچ خصلت ہین کہ پیدا کیا خدا تعالی نے

اوس روز میں حضرت آدم کو اور دن جمعہ کے ٹھرائے گئے اور نہیں ہے کوئی دن جمعہ کے ایک ساعت کہ
کچھ سوال کرتا ہو مومن خدا تعالی سے اوس وقت مگر دیتا ہے اللہ تعالی اوسکو وہ چیز کہ جو سوال کرے اوس سے
اور فرمایا حضرت نے کہ نہیں کوئی فرشتہ مقرب نزدیک خدا تعالی کے مگر وہ ڈرتے ہیں دن جمعہ سے
اور فرمایا لا السماء و لا الارض الا و یشفقن من یوم الجمعۃ یعنی نہیں آسمان اور نہ زمین مگر ڈرتے
ہیں روز جمعہ سے اور فرمایا سید الایام عند اللہ یوم الجمعۃ ... شاہد دن جمعہ کا ہے اور
مشہود دن عرفہ کا ہے اور جمعہ ہی کو ہوگا دن قیامت کا اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتا ہے دن جمعہ کا تب بیٹھتے ہیں اوسمیں شیاطین اوپر
بیچ بازاروں کے اور بیٹھتے ہیں فرشتے اوپر دروازوں مسجدوں کے لکھتے ہیں ... وقت کے اور بڑائی کے
اول آنیوالوں کو فرشتے ... ثواب ... اور لکھتے ہیں صحیفے اور قلم ... تک
آنے امام کے پس فرمایا کہ جو آوے گا ... جمعہ کو ... بیٹھے خطیب منبر پر واسطے
خطبہ پڑھنے کے پس جو شخص کہ نزدیک بیٹھا اور خطبہ سنا ... امام خطبہ پڑھنے میں واسطے
اوسکے ہی ثواب دو حصہ اور جو شخص کہ دور بیٹھا امام سے لیکن سنے خطبہ اور خاموش ہووے اور بات
نکرے خاموش واسطے اوسکے ہی ثواب ایک حصہ اور جو شخص کہ نزدیک ہووے امام کے پس نہ سنا اوسنے
خطبہ اور بات کرتا رہا وقت خطبہ پڑھنے امام کے پس اوپر اوسکے ہیں دو حصہ گناہوں کا اور جو دور رہے
امام سے اور نہ سنا اوسنے خطبہ اور بات کرتا رہا بیہودہ اور نہ بیٹھا اوس جگہ پس واسطے اوسکے ہی ایک
حصہ گناہ کا روایت کیا اسکو ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور حضرت غوث الصمدانی محی الدین شاہ
عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں کہ کہا ایک آدمی نے
دوسرے آدمی کو وقت خطبہ پڑھنے کے چپ رہ گویا کلام کیا اوسنے پس نہیں ہی ثواب جمعہ کا اسکو
چنانچہ مروی ہی حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کرینگے جنکو ارث ملی ہوئ +

ف ۲۲ اگر سوال یہ کیا جاے کہ وے کسطرح پرورش کئے جائین تو منو جی فرماتے ہین لیکن عقلمند آدمی کے لئے یہ مناسب ہے کہ اونکو حتی المقدور نان و پارچہ بلا قید کے دے کیونکہ جو شخص نہ دیگا وہ خارج القوم سمجھا جائیگا" بلا قید یعنی تاحیات ۔

ف ۲۳ کاتیاین کا قول ہے کہ "نان و پارچہ بلا قید کے" یعنی تاحیات اوسکے رشتہ مندون سے واجب خیال کیا گیا ہے ۔ لیکن اگر رشتہ مند نہون تو وہ جایداد پدری لے سکتا ہے جو جایداد رشتہ مندان پاتے ہین اوسکے دینے پر مجبور نہین کئے جاسکتے ہین کیونکہ وہ اوسکی پدری جایداد نہین ہے اوسکے رشتہ مندان سے مراد اوس شخص کے رشتہ مندون سے ہے جو ارث سے محروم کیا گیا ۔

ف ۲۴ اسکا یہ مطلب ہے کہ منو وغیرہ کی یہ راے ہے کہ اوس شخص کے لئے جو ارث سے محروم کیا گیا روٹی و کپڑا اون اشخاص کو بہم پہونچانا چاہئے جنکو اوسکے پدر کی جایداد پہونچی مطلب جزو اخیر قول مذکور (رشتہ مندان وغیرہ) کا یہ ہے کہ جب رشتہ مندون کو شخص محروم الارث کے پدر کی جایداد نہ پہونچی ہو تو بادشاہ کو نہ چاہئے کہ اونکو شخص مذکور کی پرورش کے لئے روپیہ ادا کرنے پر مجبور کرے ۔

ف ۲۵ پس قاعدہ طے شدہ یہ ہے کہ اون رشتہ مندون پر جنہون نے شخص محروم الارث کی جایداد نہ پائی ہو اوسکی پرورش کرنا لازم نہین ہے ۔

ف ۲۶ اگرچہ جملہ اشخاص محروم الارث کے پرورش کا اسطرح انتظام عام کیا گیا ہے لیکن دیول اس قاعدہ کا ایک استثنار قرار دیتے ہین اس قسم کے اشخاص کے لئے (باستثنار اشخاص خارج القوم) نان و پارچہ مہیا کیا جانا چاہئے ۔ شخص خارج القوم کی اولاد بہی خارج القوم ہوتی ہے لہذا ارث سے محروم رہے گی" +

ف ۲۷ چنانچہ بودہاین کا یہ قول ہے کہ ورثار کو چاہئے کہ اون اشخاص کو (باستثناے اشخاص

وَاِنْ تَمَسَّا فِیْ مَکَانِہٖ لَمْ یَسْأَلِ اللّٰہَ تَعَالٰی شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ اور اگر نماز پڑھے عصر کی ہووے
خاص واسطے اوسکے ثواب عمرہ کا اور اگر بیچ نماز اپنی سکے نہ سوال کیا اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا مگر یہ کہ دیتا
اوسکو اللہ تعالیٰ جو مانگتا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَامَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَلّٰی
مَعَ الْاِمَامِ وَشَہِدَ جَنَازَةً وَتَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ وَعَادَ مَرِیْضًا وَشَہِدَ نِکَاحًا وَجَبَتْ
لَہُ الْجَنَّةُ یعنے جو روزہ رکھے دن جمعہ کے اور نماز پڑھے ساتھ امام کے اور حاضر ہووے جنازہ کی نماز مین
اور کچھ کسی چیز کا صدقہ دیوے اللہ کی راہ مین اور عیادت کرے اوسدن کسی بیمار کی اور حاضر ہووے
کسی نکاح مین واجب ہوئی واسطے اوسکے جنت اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر روز دوزخ
گرم کیا جاتا ہی مگر دن جمعہ کے ٹھنڈا کیا جاتا ہی اور آزاد کیے جاتے ہین اوسدن ہزار دوزخی دوزخ سے
اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَلْجُمُعَةُ
حَجُّ الْمَسَاکِیْنِ یعنے جمعہ حج ہی مسکینون کا اور فرمایا کہ بہترین روزون کا دن جمعہ کا ہی
اور فرمایا حضرت نے کہ سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ سردار دنون کا جمعہ کا دن ہی اور فرمایا اَفْضَلُ
الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اَشْرَفُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اَکْبَرُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَةِ یعنے بہترین دنون مین
دن جمعہ کا ہی اور بزرگ دنون مین دن جمعہ کا ہی اور فاضلترین اور شریف اور بزرگترین دنون مین
دن جمعہ کا ہی اور فرمایا کہ اَلْجُمُعَةُ کَنْزُ الْحَسَنَاتِ یعنے جمعہ خزانہ نیکیون کا ہی اَلْجُمُعَةُ
مَعْدِنُ الْخَیْرَاتِ دن جمعہ کا کان ہی نیکیون کا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی تھی کہ الٰہی مجھکو روز شنبہ کا عنایت کیا تو نے اور امت
محمدؐ کو کونسا دن عنایت ہوگا حکم ہوا کہ ای موسیٰؑ اونکو ہم دن جمعہ کا عطا کرینگے عرض کیا حضرت
موسیٰ نے کہ الٰہی کیا ہی ثواب جمعہ کا کہ امت محمدؐ کو دیا تو نے حکم ہوا کہ ای موسیٰؑ جو کہ امت تیری سے دن
ہفتہ کے سو ہزار کار نیک کرین اور سو ہزار رکعت پڑھین اور امت محمدؐ کی دو رکعت نماز پڑھین بس عطا

کرینگے ہم اونکو ثواب تمہاری امت سے بہتر عرض کی حضرت موسیٰ نے کہ اے رب میرے مجھکو امت محمدؐ سے کر
اور جب حضرت جبرئیل پاس حضرت کے آئے پس کہا کہ اے محمدؐ فرض کیا اوپر امت تیری کے
اللہ تعالیٰ نے دن جمعہ کا اگر امت موسیٰ کو یہ دن دیا جاتا تو امت موسیٰ کی یہود اور عیسیٰ کی نصاریٰ ہوتے
اور اگر دیا جاتا یہ دن حضرت عیسیٰ کی امت کو تو امت اونہون کی کافر ہوتے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اِنَّ فِی لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ وَیَوْمِ الْجُمُعَةِ اَرْبَعَةً وَعِشْرُوْنَ سَاعَةً وَاللّٰهِ فِی کُلِّ سَاعَةٍ
سِتُّ مِائَةِ اَلْفِ عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ یعنے جمعہ کی رات مین اور جمعہ کے دن مین چوبیس ساعت ہے
اور ہر ساعت مین خدا تعالیٰ چھ سو ہزار بندہ گنہگار کو آزاد کرتا ہے آتش دوزخ سے کذا فی المصابیح
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صدقہ دیوے دن جمعہ کے اگرچہ وہ دانہ ارد کا ہووے
آواز کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو آسمان سے کہ اے بندے اور اے دوست میرے پورا کیا تو نے عمل اپنے کو
پس تحقیق بخشدیا ہمنے تجھکو اور فرمایا رسول اللہ نے کہ بھیجو مجھپر درود زیادہ دن جمعہ کے اور جاننا چاہیے
کہ شب جمعہ کو درود شریف بہت پڑھے یہانتک کہ پڑھتا پڑھتا سو جاوے پس دیکھیگا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اور امام نووی رح نے لکھا ہے کہ جب رات جمعہ کی آوے تو دو نفل پڑھے
اور بعد اوسکے درود شریف ہزار بار پڑھے اور بات کسی سے نکرے وہ درود شریف یہ ہے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پس دیکھیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین یہانتک کہ پانچ جمعہ نگذرینگے اور فرمایا جو دن جمعہ کے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے درود بھیجے روا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی سو حاجتین اور جو پڑھے اس درود شریف کو اور کبھی ترک
نکرے نہین مریگا وہ شخص جبتک نہ دیکھیگا رسول اللہ کو خواب مین وہ درود شریف یہ ہے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یا یہ درود شریف پڑھے صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
جتنا پڑھا جاوے پڑھے مگر ہزار بار سے تو کم نہ ہووے ضرور دیکھیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین

اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص درود بھیجے اوپر میرے دن جمعہ کے اسی بار یا سو بار معاف کرتا ہی اللہ تعالی اوسکے گناہون کو اور بخشتا ہی اوسکو صحابون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کسطرح بھیجین اوپر آپکے درود کو فرمایا حضرت نے کہ پڑھو تم یہ درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہٖ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اور فرمایا کہ جو دن جمعہ کے سو بار یہ درود شریف پڑھے شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دن قیامت کے واسطے اوسکے ہوگی وہ یہ درود شریف ہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بَارِکْ وَسَلِّمْ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دن جمعہ کے یا رات کو سورہ کہف ایکبار پڑھے عطا کریگا اوسکو اللہ تعالی ایک نور اوس جگہ سے ساتوین آسمان تک کہ نہ دیا ہوگا موافق اوسکے کسی کو اور بخشش مانگتے ہین واسطے اوسکے فرشتے ہر سبب سے کہ پڑھتا تھا وہ سورہ کہف کو اور دفع کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے تمام بیماری اور بیخوف ہوتا ہی وہ مرض خذام اور برص کی بیماری وغیرہ سے اور اکثر عابدون کی کتابون مین لکھا ہی کہ دن جمعہ کے وقت فجر سو بار قل ہو اللہ پڑھے اور سو بار درود شریف اور پھر ہزار بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پس پاویگا وہ ثواب بہت اور نہین محتاج ہونیکا وہ دنیا مین کبھی اور نہین ستاویگی اوسکو کوئی بیماری کبھی اور نہ کوئی بلیات اور تفسیر الواعظین مین ہی کہ جسنے پڑھی سورہ اخلاص دن جمعہ کے سو بار حرام کریگا اللہ تعالی اوپر اوسکے آگ جہنم کی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شب جمعہ کو عبادت کرے اور نفل پڑھے اور درود بھیجے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ سو جاوے پس پایا اوسنے ثواب شب قدر کا اور لکھا جاویگا اوس رات مین سونا اوسکا عبادت مین اور لکھا جاویگا ثواب واسطے اوسکے بدلے مین ہر دم کے دس دس نیکی کلیا...

اس سے اور فرمایا حضرت نے کہ کیا اچھے لوگ ہین کہ جو زندہ رکھتے ہین شب جمعہ کو کہ عطا کرتا ہی اونکو
اللہ تعالی ثواب بے انتہا کہ نہ دیا ہوگا کسی کو موافق اوسکے مگر جسنے عمل کیا اوس سے زیادہ فصل دوم
در فضیلت غسل یوم الجمعہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اغْتَسَلَ
ثُمَّ اَتَی اِلَی الْجُمُعَةِ فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ
یُصَلِّیْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَفَضْلَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ یعنے جو کہ غسل
کرے روز جمعہ کے پھر آوے طرف مسجد کے پھر پڑھے سنت پھر خاموش ہووے یہانتک کہ فارغ ہووے
خطبہ سے امام پھر پڑھے نماز ساتھ امام کے بخشے گئے گناہ اوسکے اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غسل کرے روز جمعہ کے سنت جانکر لکھتا ہی واسطے اوسکے اللہ تعالی
ثواب بیس ہر قطرہ کے اور لکھتا ہی واسطے اوسکے اللہ تعالی نیکیان بدلے مین ہر بال اوسکے
کہ اوپر بدن اوسکے کے ہین اور آوینگے ستر ہزار فرشتے واسطے استقبال اوسکے اور نکلیگا ہر بال سے
نور یہانتک کہ روشن ہوگا میدان حشر کا اور عطا کریگا اوسکو اللہ تعالی قیامت کے دن ہزار درجے
جنت مین یاقوت سرخ کے اور ہر ایک مکان اونمین کا اتنا بڑا ہوگا کہ جس جگہ سے سورج نکلے اور
جس جگہ چھپے یعنے مشرق سے مغرب تک اور تعجب کریگا وہ شخص کہ مین نے کونسا عمل کیا کہ جسکے بدلے مین
یہ مکان عنایت ہوئے فرشتے کہینگے کہ ای بندے خدا کے کیا نہین جانا تو نے کہ یہ مکان
واسطے تیرے ہین اور دیے تجھکو اللہ تعالی نے اوسکے بدلے کہ غسل کیا تھا تو نے روز جمعہ کے
واسطے نماز جمعہ کے اور فضل اللہ کا اوپر تیرے اس سے بھی زیادہ ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دن قیامت کے آویگا جمعہ آدمی کی شکل مین نہایت حسین اور خوب صورت ہوگا
اور روشنی اوسکی مانند روشنی لیلۃ البدر کے ہوگی اور ملاقات کریگا وہ جمعہ اپنے اوس آشنا سے
کہ جسنے پڑھی ہوگی نماز جمعہ کی شوق سے اور غسل کیا ہوگا اوسدن مین اور ہوگا تاج اوپر سر اوسکے کے

دن قیامت کے اور ہونگے گوشہ اوس تاج کے ہزار برس کہیگا جمعہ اوسکو کہ پہچانا تو نے مجھکو پس کہیگا
وہ بندہ کہ نہیں پہچانا مین نے تجھکو پس کہیگا اوسکو وہ کہ ای بندے خدا کے مین وہ نماز جمعہ کی ہون کہ جو
پڑھا تھا تو نے اوسکو غسل کرکے یوم جمعہ مین اور چل تو ساتھ میرے جنت مین یہانتک کہ چلا کر رکھا ہی
واسطے تیرے جنت کو اور پھر پنہایا جاویگا اوسکو لباس جنت کا کہ نظر نہ پڑیگی اوسپے کسی کی اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو تعظیم دیوے جمعہ کو ساتھ نماز کے کہ جلدی جاوے مسجد مین بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ
درج اوسکے جنت مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو خوشبو ملے دن جمعہ کے واسطے
نماز جمعہ کے لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب مانند آزاد کرنے غلامون کا اللہ کی راہ مین اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ
فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ
فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ
كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ
فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ
يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ یعنے جو غسل کرے دن جمعہ کے غسل جنابت کا پھر چلا طرف مسجد کے اول
ساعت میں پس ایسا ہی کہ قربانی کیے اوسنے اونٹ اللہ کی راہ مین اور جو گیا مسجد مین بیچ
ساعت دوسری کے پس ایسا ہی کہ قربانی کی اوسنے گاے کی اور جو گیا طرف مسجد کے
بیچ ساعت تیسری کے پس ایسا ہی کہ قربانی کی اوسنے بکری شاخدار یا دنبہ کی اور جو گیا چوتھی
ساعت مین پس ایسا ہی کہ قربانی کی اوسنے مرغ کی اور جو گیا پانچوین ساعت مین پس ایسا ہی
کہ قربانی کی اوسنے بیضہ مرغ کی پس جب نکلا امام حاضر آتے ہین فرشتے اور سنتے ہین ذکر روایت کیا
اسکو ابی ہریرہؓ نے یعنے اس حدیث مین جو بیان ساعتون کا فرمایا ہی پس جاننا چاہیے کہ ساعت اول ہوتی ہے

بعد وقت نماز فجر کے اور ساعت دوسری ہوتی ہی قریب بلند ہونے آفتاب کے اور ساعت تیسری
وہ وقت چاشت کا ہی اور ساعت چوتھی پہلے زوال سے ہی اور ساعت پانچوین وقت نماز جمعہ کا ہی
فی کاشانی اور بعضے علما نے یون بھی لکھا ہی کہ اول ساعت وقت زوال کا ہی اور دوسری ساعت وقت
اذان کا ہی اور تیسری بعد اذان کے اور چوتھی ساعت اوسوقت ہی کہ جب بیٹھے خطیب منبر پر واسطے
خطبہ پڑھنے کے اور پانچوین ساعت اوسوقت ہی کہ ملے اول رکعت مین یا دوسری رکعت مین اور
جب جمعہ کی نماز سے فراغت پاوے تو پڑھے کچھ وظیفہ یعنے اول قل یا ایہا الکافرون سات بار اور
سورۂ اخلاص سات بار پھر سورۂ فلق سات بار پھر سورۂ والناس سات بار پس نہ وسوسہ دیگا اوسکو
شیطان اور نہ ستاویگی اوسکو کوئی بیماری پس مومنون کو چاہیے جلدی چلین مسجد مین دن
جمعہ کے واسطے نماز کے اور چھوڑ دین اپنے کاروبار چنانچہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی یَااَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو روز جمعہ کو آواز اذان سنکر طرف مسجد کے جاوے اور چھوڑ دے
خرید و فروخت کو پس اللہ تعالی دیویگا اوسکے مال مین برکت اور غنی کریگا اللہ تعالی اوسکو اور داخل
کرے اللہ تعالی اوسکو جنت مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنِ اغْتَسَلَ فِیْ کُلِّ
یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَخْرَجَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لَہٗ اَسْتَاْنِفِ الْعَمَلَ یعنے جو غسل کرے
ہر روز دن جمعہ کے نکالتا ہی اوسکو اللہ تعالی گناہون سے پھر کہا جاتا ہی اوسکو کہ اب سر سے پکڑ عمل
اپنے کو اور کتاب الا لملح مین ہی کہ جو روز جمعہ کے چار رکعت نفل حفظ امانی پڑھے اور پڑھے ہر رکعت مین
بعد الحمد کے سورۂ اخلاص گیارہ بار تو حق تعالی اوسکے ایمان کو سلب نکریگا اور پڑھے یہ نفل پہلے نماز
جمعہ سے کہتے ہین ان نفلون کو حفظ امانی یا پڑھے ان نفلون کو وقت اشراق کے یا وقت چاشت کے
یہ بہشت عدسا مہ سوبار راحوا ولا قوۃ تا آخر تک اور کتاب احمدی مین لکھا ہی کہ جو کوئی روز

جمعہ کے کسی وقت میں چار رکعت نفل پڑھے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایکبار اور
سورہ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ پندرہ بار اور بعد سلام کے کلمہ تمجید اور درود شریف سو سو بار پڑھے پس فرمایا ہے
کہ جو نفل ادا کریگا گویا کہ پڑھی اوسنے نفل چالیس برس تک کہ جو قضا ہوئی تھی اوسکی مگر اصل اسکی کتاب
حدیث سے ثابت نہیں ہے فقط اس نماز کو اولیاے کرام نے بیان کیا ہے اور کتب احادیث سے ثابت ہے
کہ پڑھے روز جمعہ کے وقت صبح کے سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر ثواب بیشمار ہے چنانچہ روایت کیا
عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِی الصُّبْحِ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ الٓمّ السَّجْدَۃَ وَهَلْ اَتٰی یعنے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فجر کے درمیان میں
روز جمعہ کے الم سجدہ اور سورۂ دہر وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِی الْمَغْرِبِ
قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰہُ وَیَقْرَءُ فِی الْعِشَاءِ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ وَالْمُنَافِقُوْنَ
یعنے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے تھے مغرب میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ اور پڑھتے تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا میں سورہ جمعہ اور منافقون اور پڑھا ہے ان دنوں سورتوں کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ میں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ سُوْرَۃَ
یٰسٓ وَحٰمٓ الدُّخَانِ اَصْبَحَ مَغْفُوْرًا یعنے جو پڑھے جمعہ کی شب میں سورۂ یٰس اور حٰم الدخان پھر
صبح کرے اوس حال میں کہ بخشا گیا وہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مَنْ قَرَءَ سُوْرَۃَ الْکَهْفِ
فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ کَانَ کَمَنْ تَصَدَّقَ بِعَشَرَۃِ اٰلَافِ دِیْنَارٍ یعنے جو کہ پڑھے سورۂ کہف دن
جمعہ کے ہو ہا مانند اوسکے کہ تصدق کئے اوسنے دس ہزار دینار اللہ کی راہ میں اب مختصر کیا ہمنے
اس ذکر کو فصل تیسری بیچ فضیلت روزہ ایام بیض کے وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْمُ یَوْمِ ثَالِثَ عَشَرَ
یَعْدِلُ صِیَامَ ثَلٰثَۃِ اٰلَافِ سَنَۃٍ وَ صَوْمُ رَابِعَ عَشَرَ یَعْدِلُ

صَوْمَ عَشْرَۃِ آلَافِ سَنَۃٍ وَمَنْ صَامَ يَوْمَ خَامِسَ عَشَرَ يَعْدِلُ صَوْمَ مِائَۃِ أَلْفِ سَنَۃٍ یعنے
روایت ہی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ روزہ تیرھوین تاریخ ہر مہینے کا برابر ہی ثواب مین تین ہزار روزے کے گویا کہ تین ہزار روزے
رکھے اسنے اور جو کہ روزہ رکھے چودھوین کو برابر ہوتا ہی واسطے اسکے ثواب دس ہزار روزون کا
اور جو کہ روزہ رکھے پندرھوین کو برابر ہوا اسکو ثواب سو ہزار روزون کا وَعَنْ جَرِيرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ ثَلٰثَۃِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَيْ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ عَشَرَ
وَخَامِسَ عَشَرَ يَعْدِلُ صَوْمَ الدَّهْرِ كُلِّهِ روایت ہی جریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے کے یعنے تیرھوین[13] اور چودھوین[14] اور پندرھوین[15] برابر ہی
ثواب مین مانند تمام عمر کے روزون کے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ
ثَلٰثَۃَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَصَامَ الدَّهْرَ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو روزہ
رکھے تین روز ہر مہینے سے پس گویا روزے رکھے اوسنے تمام عمر کے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ صِيَامَ الْأَيَّامِ الْبِيضِ فِي سَفَرٍ
وَلَا حَضَرٍ روایت ہی ابن عباس سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے
ایام بیض کے روزون کو نہ سفر مین اور نہ حضر مین وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ ثَلٰثَۃَ أَيَّامٍ
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَمْ يَتْرُكِ الْوِتْرَ فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ كُتِبَ لَهُ
أَجْرُ شَهِيدٍ اور روایت ہی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ جو روزے رکھے تین روز ہر مہینے سے اور پڑھے دو رکعت فجر کی اور نہ چھوڑے
وتر کو سفر مین اور نہ حضر مین لکھا جاتا ہی واسطے اوسکے ثواب شہید کا اور حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہی یعنے فرماتے ہین کہ وصیت کی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزون کی پس نہچھوڑونگا مین اون
تینون کو اپنی زندگی تک صحابہ نے پوچھا کہ وہ تین چیزین کونسی ہین ای دوست رسول اللہ کے پس فرمایا
ابوہریرہ نے کہ وہ روزے تین ہر مہینے کے اور تر بین پہلے سونے سے اور نماز اشراق ہی کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای ابوہریرہ نہ چھوڑنا تو ان تینون چیزون کو کہ یہ بڑی نعمت عظمی ہی اور روایت
کرتے ہین عبد الملک اپنے باپ سے کہتے ہین کہ سنا مین نے علی بن ابیطالب سے کہ فرماتے تھے کہ آیا مین
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز وقت دوپہرکے حجرہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر سلام کیا مین نے
اوس شخص کو کہ بیٹھا تھا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر پہیرا منھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف
میرے اور فرمایا کہ ای علی نہین جانا تو نے اسکو کہ جبرئیل ہی اور کہتا ہی تجھکو سلام پہر کہا حضرت علی نے
کہ اوپر تیرے اور اوپر اوسکے ہو جیو سلام یارسول اللہ پہر فرمایا حضرت صلعم نے کہ نزدیک ہو مجہسے
ای علی حضرت علی فرماتے ہین نزدیک ہوا مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا یارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ای علی کہتا ہی تجھکو جبرئیل علیہ السلام کہ روزے رکھ تو ہر مہینے مین تین روز لکہا جاویگا خاص
واسطے تیرے ساتھ اول روزے کے ثواب دس ہزار روزون کا اور دوسرے روز مین ثواب تیس ہزار روزون کا
اور تیسرے روز مین ثواب سو ہزار روزون کا حضرت علی فرماتے ہین کہ کہا مین نے یارسول اللہ یہ ثواب
واسطے میرے ہی یا واسطے ہر عام کے فرمایا کہ ای علی دیتا ہی خدا تعالی تجھکو یہ ثواب اور جو شخص کریگا
مانند تیرے بعد تیرے کہا حضرت علی نے کہ یارسول اللہ وہ کونسا روز ہی کہ جسمین روزے رکھین ہم
تین روز فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ روز ایام بیض کے ہین یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین
ہر مہینے کی عبد الملک فرماتے ہین کہ کہا مین نے کہ ای علی کیون نام رکھا گیا اسکا ایام بیض پس کہا حضرت
علی نے کہ جب نکالا حضرت آدم کو اللہ تعالی نے جنت سے طرف زمین کے تو جلایا اونکو آفتاب نے پس سیاہ
ہوا تمام بدن اونکا پہر آیا پاس اونکے جبرئیل اور کہا کہ ای آدم کیا دوست رکھتا ہی تو یہ کہ سفید ہووے

بدن تیرا کہا آدمؑ نے کہ ہان پھر کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ ای آدمؑ تو روزے رکھ ہر مہینے مین تین روز
یعنے تیرھوین چودھوین پندرھوین کو پس روزہ رکھا حضرت آدمؑ نے اول روز تیرھوین کو سفید ہوا
اول حصہ بدن اونکے کا پھر روزہ رکھا دوسرے روز چودھوین کو سفید ہوا دوم حصہ بدن آدم علیہ السلام کا پھر روزہ رکھا
تیسرے روز پندرھوین کو سفید ہوا تمام بدن اونکا پھر نام رکھا گیا اون روزون کا ایام بیض وَعَنْ
زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْاَيَّامِ الْبِيْضِ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اٰدَمَ لَمَّا عَصٰى وَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى
اِلَيْهِ يَا اٰدَمُ اهْبِطْ مِنْ جِوَارِيْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يُجَاوِرُنِيْ مَنْ عَصَانِيْ
آخر حدیث تک یعنی روایت ہی زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پوچھا مین نے ابن مسعودؓ کو ایام بیض سے ابن مسعود
فرماتے ہین کہ پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدم
علیہ السلام نے جس وقت نافرمانی کی اور کھایا درخت سے دانہ گندم کا وحی کی اللہ تعالی نے طرف اوسکے کہ ای
آدم نیچے آتو ہمسایگی میری سے اور قسم ہی مجھکو اپنی عزت اور جلال کی ہمسایہ نہو ویگا ساتھ میرے
اوسکا کہ جو نافرمانی کرے میری آنحضرتؐ فرماتے ہین کہ پس آئے حضرت آدمؑ طرف زمین کے پس ہوا آپ کا
تمام بدن سیاہ پھر روئے تمام فرشتے اور کہا کہ ای پروردگار عالم پیدا کیا تو نے حضرت آدمؑ کو اپنے
دست قدرت سے اور جگہ دی تو نے اوسکو جنت مین اور سجدہ کروادیا تو نے اوسکو تمام فرشتون سے
اور بیچ ایک گناہ کے بدل دیا تو نے سفیدی اوسکی کو ساتھ سیاہی کے اور روتے تھے حضرت آدمؑ
سجدے مین پس وحی کی اللہ نے طرف آدمؑ کے کہ ای آدمؑ روزہ رکھ میرے واسطے اس روز کہ جس روز
تیرھوان روز ہووے پس صبح کی حضرت آدمؑ نے اور روزہ رکھا تیرھوین کو یہانتک کہ اول حصہ
بدن اونکا سفید ہوا پھر وحی کی اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ کو کہ ای آدمؑ روزہ رکھ تو چودھوین
روز پس روزہ رکھا آدم نے اوس روز بھی پس سفید ہوا دوم حصہ بدن اونکا پھر وحی کی

اللہ تعالیٰ نے آدم کو کہا اے آدم روزہ رکھو پندرھوین کو پس جب حضرت آدم نے اوس روز بھی روزہ رکھا تہائی باقی بدن سفید ہوگیا پھر نام رکھا گیا اوسکا ایام بیض اور فرمایا کہ جو روزے ایام بیض کے رکھے تو تین روزے ہر مہینے میں ضرور ہی رکھے چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَامَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِیْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَی اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَیَاقُوْتٍ وَزُمُرُّدٍ وَكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَةً مِّنَ النَّارِ یعنے جو روزہ رکھے بدہ کو اور جمعرات کو اور جمعہ کو بناکرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے مکان جنت میں موتی اور یاقوت اور زمرد سے اور لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے چھٹکارا دوزخ سے اور دوسری حدیث میں انس بن مالک سے یون روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَلْخَمِیْسَ وَالْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عِبَادَةَ تِسْعِ مِائَةِ سَنَةٍ یعنے جو روزہ رکھے تین روز ہر مہینے سے پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ کو لکھتا ہے خدا ہی تعالیٰ خاص واسطے اوسکے ثواب نوسو برس کی عبادت کا فضیلت ان روزون کی بہت بڑی ہے تمام بیان کرین تو ایک دفتر چاہیے

باب پانچوان فضیلت نمازون کے بیان مین اور اس باب مین آٹھ فصلین ہین

فصل اول پانچون نمازون کی فضیلت کے بیان مین

انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو وقت فجر کے وضو کرے واسطے نماز کے پھر جاوے طرف مسجد کے اور پڑھے نماز صبح کی پس واسطے اوسکے ہے ثواب یعنے ہر قدم کے بدلے مین ستر نیکی لکھی ہین اور اوتنی بدی اوسکی دور کی جاتی ہین اور فرمایا حضرت نے کہ جسنے پڑھی نماز فجر کی پھر بیٹھا رہا اوسی جگہ پر یہانتک کہ نکل آوے آفتاب بلند اور پھر پڑھی اوسنے نماز اشراق کی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ثواب ہر بال کے بدلے مین کہ اوپر اوسکے ہین دس نیکیون کا اور عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو ثواب حج اور عمرہ کا اور پاک کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ تمام گناہون سے اوسے

روایت ہی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو پڑھے
عشاکی جماعت کے ساتھ پس گویا کہ پڑھین اوسنے نمازین تمام رات کی یعنے گویا اوسنے تمام رات عبادت کی
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی نماز بھاری اوپر منافقون کے مانند نماز عشا کے
اور نماز فجر کے پس اگر پڑھین یہ نمازین کسی نے جماعت سے پس گویا کہ پڑھی اوسنے نماز پیچھے حضرت آدم کے
اور دیکھتا ہی اللہ تعالی طرف اوسکے ستر بار نظر رحمت سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے پڑھی چار رکعت سنت پہلے ظہر کے بعد زوال کے اور پڑھا ان چار سنتون کو اچھی طرح سے ساتھ
رکوع اور سجود کے پس ستر ہزار فرشتے واسطے اوسکے بخشش مانگتے ہین اور پڑھا ان سنتون کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد زوال آفتاب کے اور کبھی ترک نہین کیا اسیواسطے یہ سنتین سنت موکدہ ہین
اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ظہر مین چھ سنت موکدہ ہین چار پہلے فرضون سے اور دو بعد فرضون کے اور دو سنت
موکدہ مغرب مین ہین اور دو عشا مین اور دو فجر مین پس یہ بارہ رکعت سنت موکدہ پانچون نماز مین ہین
انکا ترک کرنے والا گنہگار ہی مگر سفر مین جب نماز قصر پڑھے تو اختیار ہی مگر فضل یہ ہی کہ سنت بھی پڑھ لیوے اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی نماز عصر کی ساتھ جماعت کے پس گویا کہ پڑھی اوسنے وہ نماز
پیچھے حضرت موسی علیہ السلام کے اور جاننا چاہیے کہ پہلے نماز عصر سے چار رکعت سنت نفل بھی ہین اور
اونکا ثواب بہت ہی انکو بھی وقت فرصت کے ضرور پڑھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
رَحِمَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَبْدًا صَلّٰی اَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ یعنے رحمت کرے اللہ تعالی اوس بندہ پر
جو پڑھے چار رکعت پہلے عصر کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی نماز مغرب کی
جماعت سے پس گویا کہ پڑھی اوسنے نماز پیچھے فرشتون کے پاس پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے
پنجون نمازون کو ساتھ جماعت کے پڑھے جماعت کبھی ترک نکرے اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہین مَنْ تَرَکَ الْجَمَاعَةَ مُتَعَمِّدًا فَھُوَ مُنَافِقٌ یعنے جسنے جانکر جماعت کو ترک کیا

وہ منافق ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ ماترک الجماعۃ الا المنافقون نہیں ترک کرتے
جماعت کو مگر منافق لوگ **فصل دوسری بیچ فضیلت نماز شنبہ کے دن میں** عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی یوم السبت
اربع رکعات یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ وقل یاایھا الکافرون
ثلث مرات فاذا فرغ من صلوتہ وسلم فقرء بعدہ اٰیۃ الکرسی کتب اللہ
لہ بکل حرف حجۃ وعمرۃ ورفع لہ بکل حرف اجر سنۃ صیام نھارھا
وقیام لیلھا واعطاہ اللہ بکل حرف ثواب شھید فھو کان تحت ظل
العرش مع النبیین والشھداء یعنے روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے روز شنبہ کے چار رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں
بعد الحمد کے قل یاایھا الکافرون تین تین بار پس جس وقت کہ فارغ ہووے نماز اپنی سے
اور سلام دیوے پھر پڑھے بعد اوسکے آیۃ الکرسی لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے اوپر
ہر حرف کے ثواب حج اور عمرہ کا اور اوٹھایا گیا یعنے دیا گیا اوسکو ہر حرف کے ثواب ایک سال کے
روزوں کا جیسے روزے رکھے اوسنے ایک سال تمام دنوں میں اور قیام کیا اوسنے ایک سال کی تمام
راتوں تک اور دیا گیا اللہ تعالی نے اوسکو بدلے میں ہر حرف کے ثواب شہید کا پس ہے گا وہ بیچ سایہ
عرش کے ساتھ نبیوں کے اور شہیدوں کے **فصل تیسری بیچ فضیلت نماز روز یکشنبہ کے**
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی
یوم الاحد اربع رکعات یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب واٰمن الرسول مرۃ
کتب اللہ لہ بعدد کل نصرانی ونصرانیۃ حسنات واعطاہ ثواب نبی
وکتب لہ حجۃ وعمرۃ وکتب لہ بکل رکعۃ الف صلوۃ الی اٰخر الحدیث

یعنے روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے روز یکشنبہ کے
چار رکعت اور پڑھے ہر رکعت مین الحمد اور امن الرسول ایکبار لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے واسطے ساتھ
عدد ہر نصرانی اور نصرانیہ کے نیکیان اور عطا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب نبی کا اور لکھا جاتا ہی
واسطے اوسکے ثواب حج اور عمرہ کا اور لکھا جاتا ہی واسطے اوسکے ثواب ساتھ ہر رکعت کے ہزار نمازون کا
پھر دیویگا اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے جنت مین ہر حرف کے بدلے مین ایک شہر مشک اذفر سے
بنا ہوا ہوگا کہ جو شہر اوسکی پہونچتی ہوگی مشرق سے مغرب تک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اے لوگو واحد جانو تم اللہ کو ساتھ کثرت نماز کے اور نہین ہی کوئی شریک اوسکا اور اگر گردانا تمنے
کسیکو اوسکا شریک تو بیشک کافر ہوے گے تم اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلّٰی
یَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ اَیْ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ وَالسُّنَّۃِ یَقْرَءُ
فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَالٓمّٓ سجدہ وَفِی الثَّانِیَۃِ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ
وَتَبَارَکَ الَّذِیْ ثُمَّ یَتَشَهَّدُ وَیُسَلِّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ یَقْرَءُ فِیْهِمَا
فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ آخر حدیث تک یعنے جو پڑھے روز یکشنبہ کے بعد نماز ظہر کے چار
رکعت یعنے بعد فرض اور سنت کے اور پڑھے رکعت اول مین بعد الحمد کے الٓم سجدہ اور دوسری رکعت مین
الحمد اور تبارک الذی یعنے سورہ ملک پھر تشہد پڑھے اور سلام دیوے پھر کھڑا ہووے پس پڑھے
دو رکعتین دوسری بار پھر پڑھے اوسمین الحمد کے بعد دونون رکعتون مین سورہ جمعہ پس بعد سلام کے
حاجت اپنی چاہے اپنے رب سے البتہ قبول ہوگی دعا اوسکی اور دیویگا اوسکو اللہ تعالی وہ چیز
جو مانگیگا اوس سے ہکذا فی الغنیۃ الطالبین اور ایک روایت مین یون بھی آیا ہی
کہ نگاہ رکھیگا اوسکو اللہ تعالی تمام آفتون اور شر دشمنون اور حاسدون سے

فصل چوتھی بیچ فضیلت نماز یوم دوشنبہ کے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ عِنْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ مَرَّةً مَرَّةً فَاِذَا سَلَّمَ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهٗ كُلَّهَا روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے روز دوشنبہ کے وقت ارتفاع ہونے دن کے دو رکعت اور پڑھے ہر رکعت مین الحمد ایک بار اور آیۃ الکرسی ایک بار اور قل ہو اللہ احد ایکبار اور معوذتین ایک ایکبار پھر جسوقت سلام دیوے تو بعد سلام کے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ دس بار پڑھے اور درود شریف بھیجے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دس بار بس بخشیگا اللہ گناہ اوسکے تمام اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوشنبہ کے روز بارہ رکعت نماز کسی وقت پڑھے یا وقت بلند ہونے آفتاب کے پڑھے اور پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار بس جسوقت کہ نماز سے فراغت پاوے بارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور استغفر اللہ بارہ مرتبہ پڑھے پھر ندا کریگا اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے کہ کہان ہی ہمارا بندہ اور بیٹا فلانے کا کہ آوے ہمارے پاس آور دین ہم اوسکو نعمت بیکران بس آویگا وہ نزدیک خدای تعالی کے دیویگا اوسکو اللہ تعالی ہزار حلے جنت کے اور ہزار تاج جنتی کہ پہنیگا وہ اوسکو اور ہونگے اوسکے ہمراہ بہت سے فرشتے کہ لیجاوینگے اوسکو جنت مین اور عطا ہوگا اوسکو مکان بڑا جنت مین کہ نہ عطا ہوگا کسیکو موافق اوسکے مگر جسنے عمل کیا ہوگا موافق اوسکے

فصل پانچوین

بیچ فضیلت نماز یوم سہ شنبہ کے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ عَشَرَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّةً وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

لم یکتب علیہ خطیئۃ الی سبعین یوما فان مات الی سبعین یوما مات شہیدا
وغفر لہ ذنوب سبعین سنۃ یعنے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے منگل کے روز دس رکعت نماز وقت ارتفاع ہونے دن کے
اور پڑھے ہر رکعت مین الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی ایکبار اور سورۂ اخلاص تین بار نہین لکھاجاتا اوپر
اوسکے کوئی گناہ ستر روز تک پس اگر مرا ستر روز مین تو مرا شہید اور بخشے گئے گناہ اوسکے ستر برس کے پس
چاہیے کہ ضرور پڑھے ان نفلون کو بہت ثواب ہے کہانتک لکھا جاوے **فصل چھٹی بیچ**
فضیلت نماز یوم چہارشنبہ کے عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی یوم الاربعاء اثنتا عشر رکعۃ
عند ارتفاع النہار یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وایۃ الکرسی
مرۃ وقل ہو اللہ احد ثلاث مرات والمعوذتین ثلاث مرات آخر تک یعنے روایت
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے بدھ کے
روز بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب کے اور پڑھے ہر رکعت مین الحمد للہ اور آیۃ الکرسی ایکبار
اور سورۂ اخلاص تین بار اور معوذتین تین تین بار پس ندا کرتے ہین اوسکو فرشتے نزدیک عرش کے
کہ ای بندہ خدا کے اچھا کیا تو نے اس عمل کو پس تحقیق بخشدیا تجھکو اللہ تعالی نے اور بخشدیا اللہ نے
تیرے گناہون کو جو تجھسے ہوے ہین اور معاف کیا اللہ تعالی نے عذاب قبر تیری کا اور
روشنی کریگا اللہ تعالی اندر قبر تیری کے **فصل ساتوین بیچ فضیلت نماز یوم**
پنجشنبہ کے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی یوم الخمیس ما بین الظہر والعصر رکعتین یقرء فی الرکعۃ الاولی فاتحۃ الکتاب
مرۃ وایۃ الکرسی مائۃ مرۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ فاتحۃ الکتاب

وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ يُصَلِّيْ عَلَى مِائَةِ مَرَّةٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ ثَوَابَ مَنْ صَامَ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَكَانَ لَهُ مِنَ الثَّوَابِ مِثْلُ حَاجِّ الْبَيْتِ

آخرتک یعنے روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے روز پنجشنبہ کے درمیان مین ظہر اور عصر کے دو رکعت اور پڑھے اول رکعت مین الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی سَو بار اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے قل ہو اللہ احد سَو بار اور بعد فراغت نماز کے درود بھیجے اوپر میرے سَو بار عطا کریگا اوسکو اللہ تعالی ثواب مانند اوسکے کہ روزے رکھے اوسنے مہینے رجب مین اور شعبان مین اور رمضان مین اور ہوئیگا واسطے اوسکے ثواب مثل حاجیان کعبہ کے اور لکھا جاتا ہی وہ نزدیک اللہ تعالی کے ایمان والا اور دیجاتی ہین اوسکو نیکیاں اللہ کیطرف سے بعدد مومنین کے یعنے جو ایمان والے ہین اور لکھا جاتا ہی وہ اللہ کے نزدیک توکل والون مین سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص درود بھیجے اوپر میرے اوس شب مین یعنے شب جمعہ مین ہزار بار دیکھیگا وہ مجھکو خواب مین اور عطا کریگا اوسکو اللہ تعالی نعمت دنیا مین کہ پھر نہ محتاج ہوگا وہ کسیکا اور فرمایا حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہ جسنے پڑھا اس درود شریف کو شب جمعہ مین بعد نماز عشا کے ہزار مرتبہ اور پڑھکر اوسی جگہہ سو جاوے مگر تصور اپنے دل مین کر لیوے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین بیٹھا ہون اور دیکھتا ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس دیکھیگا حضرت کو خواب مین یہانتک کہ پڑھے اسکو چند روز درود شریف یہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اتفاق کیا ہی تمام اولیا کرام نے چنانچہ فرماتے ہین حضرت غوث الثقلین شاہ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کہ دیکھا ہمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اسی درود شریف کی برکت سے جو ذکر کیا گیا ہی

فصل آٹھوین بیچ فضیلت نماز

یوم الجمعہ کے حدیث شریف مین وارد ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ مومن

کہ اوٹھے روز جمعہ کے اوسوقت کہ بلند ہووے آفتاب بقدر نیزے کے یا بہالا اوس سے پس وضو کیسے اور پھر پڑھے نماز ضحی کی دو نفل یا چہار نفل از روی ایمان کے ثواب جانکر پس لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکے دو نیکی اور دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے دو سو بدی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے چار رکعت نفل وقت بلند ہونے آفتاب کے عطا کریگا اوسکو اللہ تعالی دن قیامت کے چارسو درجے جنت مین اور جو کہ پڑھے اوسیوقت آٹھ رکعت دیویگا اوسکو خدا تعالی بہت درجے اعلی جنت مین اور بخشے گا اوسکے تمام گناہ اور جو کہ پڑھے بارہ رکعت اوسیوقت لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے واسطے دو ہزار نیکی اور دور کرتا ہی اوس سے اوتنے گناہون کو اور پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورۂ اخلاص تین تین بار عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ جَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانَ لَهٗ فِی الْفِرْدَوْسِ سَبْعُوْنَ دَرَجَةً یعنے روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے نماز صبح کی دن جمعہ کے جماعت سے پھر بیٹھے مسجد مین یاد کرے اللہ کو یہانتک کہ نکل آوے آفتاب اور بلند ہووے پس ہین واسطے اوسکے ستر درجے جنت مین کہ فرق میان ہر دو درجون کے اتنا ہی کہ دوڑے سوار گھوڑیکا ستر برس تک قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَانَ لَهٗ فِی الْفِرْدَوْسِ خَمْسُوْنَ دَرَجَةً آخر حدیث تک یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے نماز جمعہ کی جماعت سے پس واسطے اوسکے ہی جنت مین پچاس درجے کہ رستہ اوسکا درمیان دو درجونکے اتنا ہی کہ دوڑے سوار گھوڑے کا پچاس برس تک اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ فِی الْجَمَاعَةِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ ثَمَانِيَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ یعنے جو پڑھے نماز عصر کی جماعت سے پس گویا کہ آزاد کیے اوسنے اٹھ آدمی حضرت اسمعیل کی اولاد سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ صَلّٰی صَلوٰۃَ الْمَغْرِبِ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا حَجَّ حَجَّۃً مَبْرُوْرَۃً وَعُمْرَۃً مُتَقَبَّلَۃً یعنے جوکوئی نماز پڑہے مغرب کی جماعت سے دن جمعہ کے پس گویا کہ حج کیے اوسنے حج پاک مقبول اور عمرے قبول کیے گئے اوسکے وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی یَوْمَ الْجُمُعَۃِ مَا بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مَرَّۃً وَخَمْسًا وَعِشْرِیْنَ مَرَّۃً قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَرَّۃً وَفِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ یَقْرَءُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ مَرَّۃً وَقُلْ ہُوَ اللّٰہُ مَرَّۃً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَرَّۃً فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ خَمْسُوْنَ مَرَّۃً فَلَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَرٰی رَبَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْمَنَامِ وَیَرٰی مَکَانَہٗ فِی الْجَنَّۃِ یعنے روایت ہی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑہے دن جمعہ کے درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت پڑہے اول رکعت مین الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی ایکبار اور پچیس مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایکبار اور دوسری رکعت مین پڑہے الحمد ایکبار اور قل ہو اللہ ایکبار اور قل اعوذ برب الفلق بیس بار اور قل اعوذ برب الناس ایک بار پھر جب سلام دیوے تو کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پچاس بار پس نہ نکلیگا دنیا سے یعنے نہ مریگا وہ شخص جبتک نہ دیکھیگا رب اپنے کو خواب مین اور دیکھیگا وہ جگہ اپنی جنت مین یہ حدیث غنیہ مین ہی اور روایت ہی کہ آیا ایک اعرابی پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ یا رسول اللہ مین دور رہتا ہون مدینہ سے اور قادر نہین ہوتا مین اسپر کہ پڑھون مین نماز جمعہ کی مدینہ مین آکر بسبب دوری کے پس راہ دکھلاؤ مجھکو یا رسول اللہ کہ ثواب پاؤن مین مانند نماز جمعہ کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای اعرابی جسوقت کہ ہووے دن جمعہ کا پس پڑھ تو دو رکعت وقت بلند ہونے آفتاب کے اور پڑھ رکعت اول مین الحمد کے بعد قل اعوذ برب الفلق ایکبار اور دوسری مین

قل اعوذ برب الناس ایکبار پھر بعد سلام کے پڑھ سات بار آیۃ الکرسی پھر پڑھ تو آٹھ رکعت چار چار کی نیت سے اور پڑھ تو ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ قل یا ایہا الکافرون ایکبار اور سورہ قل ہو اللہ احد پچیس بار پس جسوقت کہ فراغت پاوے تو نماز اپنی سے پھر کہو تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اعرابی قسم ہے مجھکو اوسکی کہ جسکے قبضے میں جان محمد کی ہے نہیں کوئی بندہ مومن اور مومنہ کہ پڑھے روز جمعے کے اس نماز کو یہانتک کہ ضامن ہوا میں اوسکا جنت میں لیجانے کا اور بخشدیا اوسکو اللہ نے اور اوسکے والدین کو اگر ہوں وہ مسلمان اور پاک ہوں شرک سے اور زندا کرتے ہیں اوسکو فرشتے عرش کے کہ اے بندے خدا کے البتہ بخشدیا تجھکو خدا نے فضیلت یوم جمعہ کی بہت ہی کچھ ہمنے ذکر کیا ہے کہ دیا ہی جمعے کے فضائل میں اللہ توفیق دیوے ہر بھائی مسلمان کو آمین

باب چوتھا راتوں کی نمازوں کی فضیلت کے بیان میں اور اس باب میں سات فصلیں ہیں

فصل اول بیچ فضیلت نماز شنبہ کی رات کے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لَیْلَۃَ السَّبْتِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِثْنَیْ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّۃِ وَکَاَنَّمَا تَصَدَّقَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ وَتَبَرَّاَ مِنَ الْیَھُوْدِیَّۃِ وَکَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ یعنے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے شنبہ کی رات کو درمیان مغرب و عشا کے بارہ رکعت اور پڑھے اوسمیں بعد الحمد کے کوئی سورہ تو بنا کریگا اللہ تعالی واسطے اوسکے ایک مکان جنت میں اور گویا کہ صدقہ دیا اوپر کل مومن اور مومنہ کے اور بیزار ہوا وہ یہودیت سے اور ہوا حق اوپر خدا تعالی کے یہ کہ بخشے اوسکو فصل دوسری بیچ فضیلت نماز یکشنبہ کی شب کے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

مَنْ صَلّٰی لَیْلَۃَ الْاَحَدِ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَرَّۃً وَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ
خَمْسِیْنَ مَرَّۃً وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ مَرَّۃً مَرَّۃً روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے یکشنبہ کی رات کو بیس رکعت نماز اور پڑھے ہر رکعت مین
الحمد ایکبار اور قل ھو اللہ پچاس بار اور معوذتین ایک ایکبار اور بعد سلام کے پڑھے استغفار سو بار اپنے
واسطے اور اپنے والدین کے واسطے اور پھر درود بھیجے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو بار
اور پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اَشْھَدُ اَنَّ اٰدَمَ صَفْوَۃُ اللّٰہِ وَفِطْرَتُہٗ وَاِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوْسٰی
کَلِیْمُ اللّٰہِ وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ وَمُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ اور دعا مانگے اللہ تعالی سے البتہ قبول
کیجاویگی دعا اوسکی اور پاویگا اوسنے ثواب بیشمار اور داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین ہمراہ نبیون کے

فصل تیسری بیچ فضیلت نماز دوشنبہ کی رات کے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ لَیْلَۃِ الْاِثْنَیْنِ اَرْبَعَ رَکْعَۃٍ
یَقْرَءُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَرَّۃً وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عَشَرَ مَرَّۃً وَفِی الرَّکْعَۃِ
الثَّانِیَۃِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ عِشْرِیْنَ مَرَّۃً وَفِی الرَّکْعَۃِ الثَّالِثَۃِ بَعْدَ الْحَمْدِ
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً وَفِی الرَّکْعَۃِ الرَّابِعَۃِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَرَّۃً وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَرْبَعِیْنَ
مَرَّۃً ثُمَّ تَشَھَّدَ وَسَلَّمَ وَبَعْدَہٗ قَرَءَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ خَمْسًا وَسَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَاسْتَغْفَرَ اللّٰہَ
لِنَفْسِہٖ وَلِوَالِدَیْہِ خَمْسًا وَسَبْعِیْنَ مَرَّۃً وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ خَمْسًا وَسَبْعِیْنَ مَرَّۃً ثُمَّ سَاَلَ حَاجَتَہٗ فَکَانَ حَقًّا
عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّعْطِیَہٗ سُؤْلَہٗ روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے پیر کی رات کو چار رکعت اور پڑھے اول رکعت مین

الحمد ایکبار اور قل ہو اللہ دس بار اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے قل ہو اللہ احد بیس بار اور تیسری
رکعت مین بعد الحمد کے سورۂ اخلاص تیس بار اور چوتھی رکعت مین سورۂ اخلاص چالیس بار پھر
تشہد پڑھے اور سلام دیوے اور بعد سلام کے پڑھے سورۂ اخلاص پچھتر بار اور استغفار چاہے
خدائے تعالی سے اپنے واسطے اور اپنے مان باپ کے واسطے پچھتر بار اور درود بھیجے اوپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پچھتر بار پھر کچھ طلب کرے اپنے رب سے حاجت اپنی پس ہے حق اوپر اللہ تعالی کے
کہ دیوے اسکو حاجت اوسکی یعنے جو دعا مانگیگا قبول ہوگی دنیا اوسکی اور اس نماز کو صلوۃ الحاجت بھی
کہتے ہین وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی لیلۃ الاثنین رکعتین یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب مرۃ
وقل ہو اللہ احد خمس عشر مرۃ ویقرء بعد التسلیم خمس عشر مرۃ ایۃ الکرسی
ویستغفر اللہ خمس عشر مرۃ جعل اللہ اسمہ فی اصحاب الجنۃ وان کان
من اصحاب النار وغفر لہ ذنوب العلانیۃ وکتب لہ بکل ایۃ
قرءہا حجۃ وعمرۃ وان مات ما بین الاثنین الی الاثنین مات شہیدا
روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے پیر کی
رات کو دو رکعت پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے قل ہو اللہ پندرہ بار اور پھر پڑھے بعد سلام کے
آیۃ الکرسی پندرہ بار اور استغفار پندرہ بار کر دیگا اللہ تعالی نام اوسکا جنت کے اصحابون مین
اور اگرچہ ہو وہ اصحاب دوزخ سے اور بخشدیگا اوسکے اللہ صاحب نے تمام گناہ ظاہر کے اور لکھا
اللہ صاحب نے واسطے اوسکے بدلے مین ہر آیت کے کہ پڑھا اوسنے ثواب حج اور عمرہ کا اور اگر مرا
درمیان دوشنبہ کے دوسرے دوشنبہ تک تو مرا شہید۔ فصل چوتھی بیچ فضیلت
نماز منگل کی رات کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ صَلّٰی لَیْلَۃَ الثُّلَاثَاءِ اِثْنَیْ عَشَرَ رَکْعَۃً یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ مَرَّۃً
وَاِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ خَمْسَ مَرَّۃٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ فِی الْجَنَّۃِ بَیْتًا عَرْضُہٗ وَطُوْلُہٗ وَسْعَ الدُّنْیَا
سَبْعَ مَرَّۃٍ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے رات کو منگل کی بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں
الحمد ایکبار اور اذا جاء نصر اللہ پانچ بار بنا کریگا اللہ تعالی واسطے اوسکے گھر جنت میں کہ عرض اور طول اوسکا
ہوگا مانند وسعت دنیا کے سات حصہ زیادہ

فصل پانچویں بیچ فضیلت نماز بدھ کی رات کے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لَیْلَۃَ الْاَرْبِعَاءِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ
فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ مَرَّۃً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ عَشَرَ مَرَّۃٍ وَفِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ
مَرَّۃً وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ عَشَرَ مَرَّۃٍ یَنْزِلُ مِنْ کُلِّ سَمَاءٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَکٍ یَکْتُبُوْنَ لَہُ الثَّوَابَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے
بدھ کی رات کو دو رکعت پڑھے اول رکعت میں الحمد ایکبار اور قل اعوذ برب الفلق دس بار اور دوسری
رکعت میں قل اعوذ برب الناس دس بار اوترتے ہیں ہر آسمان سے ستر ہزار فرشتے لکھتے ہیں واسطے اوسکے
ثواب قیامت کے دن تک

فصل چھٹی بیچ فضیلت نماز پنجشنبہ کی رات کے

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لَیْلَۃَ الْخَمِیْسِ مَا بَیْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ مَرَّۃً وَاٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ خَمْسَ مَرَّاتٍ
وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ
اِسْتَغْفَرَ اللّٰہَ خَمْسَ عَشَرَ مَرَّۃً وَجَعَلَ ثَوَابَہٗ لِوَالِدَیْہِ فَقَدْ اَدّٰی حَقَّھُمَا وَاِنْ کَانَ
عَاقًّا لَھُمَا وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یُعْطِی الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءَ بیچ روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے پنجشنبہ کی رات کو
مغرب اور عشا کے درمیان میں دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی پانچ بار

اور قل ہو اللہ پانچ بار اور معوذتین پانچ پانچ بار پس جس وقت کہ فارغ ہووے نماز انہی سے پھر پڑھے استغفار پندرہ بار اور بخشے اوسکا ثواب اپنے ماں باپ کو پس تحقیق گویا کہ ادا کیا اوسنے حق ماں باپ اپنے کا اگرچہ ہوں ماں باپ اوسکے ناراض اوس سے بیچ اپنے اور عطا کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی وہ چیز جو عطا کی ہے صدیقوں اور شہیدوں کو

فصل ساتویں بیچ فضیلت نماز شب جمعہ کے

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی لیلۃ الجمعۃ بین المغرب والعشاء اثنی عشر رکعۃ یقرء فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب وقل ہو اللہ احد عشر مرۃ فکانما عبد اللہ تعالی اثنتی عشرۃ سنۃ وصام نہارھا وقام لیلہا روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے شب جمعہ میں درمیان مغرب و عشاء کے بارہ رکعت نفل اور پڑھے ہر رکعت میں الحمد ایکبار اور قل ہو اللہ احد دس بار پس گویا کہ عبادت کی اوسنے اللہ کی بارہ برس اور روزے رکھے واسطے اللہ کے تمام دنوں اور قائم ہوا واسطے عبادت کے تمام راتوں وردی عن کثیر بن سلمۃ عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی لیلۃ الجمعۃ صلوۃ العشاء الاخرۃ فی جماعۃ وصلی بعدھا رکعتین السنۃ ثم صلی بعدھا عشر رکعۃ یقرء فی کل رکعۃ الحمد للہ مرۃ وقل ہو اللہ مرۃ والمعوذتین مرۃ مرۃ ثم اوتر بثلاث رکعۃ ونام علی جنبہ الایمن ووجہہ الی القبلۃ فکانما احیا لیلۃ القدر روایت ہے کثیر بن سلمہ سے اور روایت ہے انس بن مالک رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے شب جمعہ کو نماز عشا کی ساتھ جماعت کے اور پڑھے بعد اوسکے دو رکعت سنت پھر پڑھے بعد سنتوں کے دس رکعت پڑھے ہر رکعت میں الحمد ایکبار اور قل ہو اللہ دس بار اور معوذتین ایک ایک بار پھر پڑھے وتر تین رکعت

اور پھر سوئے اوپر پہلو سے راست اپنے کے اور منھ کرے طرف قبلہ کے پس گویا کہ زندہ کیا اوسنے
شب قدر کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ فِي لَيْلَةِ الْغَرَّاءِ
وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ یعنے حضرت نے فرمایا ہی کہ کثرت کرو تم زیادہ درود شریف کی
اوپر میرے روشن رات میں اور روشن دن میں یعنے وہ شب جمعہ کی ہی اور روہ دن جمعہ کا ہی
یا اللہ یا کریم ہر بھائی مسلمان کو توفیق عمل خیر کی عنایت فرما آمین ثم آمین

باب پانچوان کلمہ لا آلہ الا اللہ کی فضیلت میں اور اذعیات وغیرہ سے ذکر میں

اب جاننا چاہیے کہ کل فضائل نمازوں سے مین لکھ چکا ہون مگر بعد نمازون سے کچھ وظائف اور دعا بھی
پڑھنا ضرور مناسب ہی ثواب ہم وہ دعائین کہ جو کتابون مین وارد ہین اس کتاب مین لکھتے ہین
اللہ تعالی اوسکے پڑھنے کی مومنون کو توفیق دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ خبر دی
مجھکو جبرئیل نے کہ ای محمد اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نہین بھیجا میں نے ای محمد اوپر زمین سے موافق کلمہ
لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے اور اس کلمہ سے قائم کیئے گئے زمین اور آسمان اور پہاڑ اور درخت اور خشکی اور تری
اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ یہ کلمہ اخلاص کا ہی اور یہ کلمہ اسلام کا ہی اور یہ کلمہ رحمت کا ہی اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کلمہ شفاعت کا ہی اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کلمہ
نجات کا ہی اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کلمہ بخشش کا ہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر رکھا جاوے کلمہ لا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ ایک پلہ مین میزان کے اور رکھے جاوین تمام آسمان اور زمین دوسرے پلہ مین میزان کے البتہ بھاری
ہوویگا پلہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اور لکھا ہی کہ جب کوئی مومن کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہی تو اللہ جل شانہ
فرماتا ہی کہ اِنِّي اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا یعنے تحقیق مین ہون رب تمہارا کوئی نہین لائق بندگی کے مگر مین
چنانچہ آیا ہی کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر منبر کے بیٹھ کر وعظ فرماتے تھے ایک اعرابی آیا اور کہا

کہ یا رسول اللہ میں بہت گنہگار ہوں اور حد سے زیادہ میں نے گناہ کیے ہیں پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ
ای اعرابی گناہ تیرے زیادہ ہیں یا ستارے آسمان کے اعرابی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے
گناہ زیادہ ہیں پھر پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای اعرابی گناہ تیرے زیادہ ہیں یا برگ درختان کہ جو اوپر
تمام زمین کے ہیں عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے گناہ برگ درختوں سے بھی زیادہ ہیں پھر فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای اعرابی تیرے گناہ زیادہ ہیں یا رحمت خدا کی زیادہ ہی تیرے گناہوں سے اعرابی نے
عرض کی کہ یا رسول اللہ اگرچہ میرے گناہ بہت ہیں مگر رحمت خدا تعالیٰ کی میرے گناہوں سے
بھی زیادہ ہی پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور زور سے پڑھ اسکو ساتھ
محبت کے پس پڑھا اوسنے یہ کلمہ آواز سے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو واسطے نماز کے کہ پڑھا کر تو
نماز جماعت سے پھر پڑھا کر تو یہی کلمہ کو بیشک اللہ بخشیگا تیرے گناہوں کو اور کتاب میں ہی کہ کلمہ بمنزلہ تلوار
تیز کے ہی پس جسنے لیا اس تلوار تیز کو ہاتھ میں نہیں آنے کا پاس اوسکے کوئی دشمن اوسکا پس ہو منوا کی
تلوار کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہی جسکی زبان پر یہ کلمہ ہوگا آگ جہنم کی اوس سے کوسوں بھاگ جاویگی اور
یہ بھی جاننا چاہیے کہ تلوار اوسکو کہتے ہیں کہ جسکی دھار تیز ہوئے اور زنگ بھی نہ لگا ہووے اور اگر دھار
اوسکی نہیں اور زنگ بھی اوس پر بہت ہی یہانتک کہ کچھ کاٹ نہیں کرتی ہی تو وہ تلوار کس کام کی اوس سے
دشمن کوئی نہیں ڈریگا پس اگرچہ کلمہ بمنزلہ تلوار کے ہی مگر جبتک کہ اس کلمہ کی دھار تیز نکروگے نماز سے
اور عبادت وغیرہ سے تو پھر یہ تلوار کس کام کی ہوگی چنانچہ اہل تصوف فرماتے ہیں کہ دور کرو زنگ
تلوار اپنی کا ساتھ عبادت کے اور تیز کرو اوسکی دھار کو ساتھ نماز اور روزے کے پس البتہ کوئی دشمن
نہیں آویگا پاس تمہارے خوف سے اوس تلوار کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی کہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کو رات اور دن میں بہت دفع کریگا اللہ تعالیٰ اوس سے گناہوں کو اور فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کی کنجی ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور کھولیجاوینگے واسطے اوسکے آٹھوں دروازے

جنت کے کہ جسنے کثرت کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی اور فرمایا کہ خزانہ عرش کا ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بعد نماز کے سنو بار کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو البتہ وہ جنتی ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نہ لکھے کسی چیز عجیب کو تو کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو گویا صدقہ دیا وسنے اللہ کی راہ مین اُس روز اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اوٹھے اور کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عبس پایا اوسنے ثواب بہت مگر و مشرک نہو اگر مشرک کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور پھر طرف شرک کے رجوع ہووے تو عذاب کیا جاوےگا وہ دوزخ مین یعنی نہین بخشیگا اللہ مشرک کو مگر جو شرک سے توبہ کرے اور روایت ہی عبداللہ بن عمر ابن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ پانچ چیزین ہین کہ جسمین ہون وہ پانچ چیزین تو سعید ہوگا وہ اول یہ کہ کہتا رہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ساعت بساعت اور جب مبتلا ہو کسی بیماری مین یا کسی بلا مین تو کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور جب پیش آوے اوسکو کوئی امر ناخوش تو کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور جب دی جاوے کوئی نعمت تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور جب شروع کرے کوئی کام تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور جب صادر ہووے اوس سے کوئی گناہ تو کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور بہت سی حدیثین اور روایتین ذکر اللہ کی فضیلت مین آئی ہین اور بزرگون سے ذکر اللہ کی کثرت اور حرص مین بہت کچھ منقول ہین چنانچہ آیا ہی کہ ایک بزرگ وقت مونڈلنے لبون کے کچھ پڑھتے تھے حجام نے کہا کہ حضرت ٹھہر جاؤ ایسا نہو کہ ہونٹ کٹ جاوے اونھون نے کہا کہ ہونٹ کا کٹ جانا میرے نزدیک بہتر ہی ذکر اللہ کے ترک سے اور کتاب مین ہی کہ ایک بزرگ تھے اونھون نے روٹی کھانی چھوڑ دی تھی ستو پھانکے رکھتے تھے کہ جلدی سے پیکر ذکر اللہ مین مشغول ہو جایا کرونگا روٹی کھانے مین دیر تک ذکر اللہ سے باز رہنا پڑتا ہی اور ذکر اللہ منحصر کچھ کلمون اور تسبیحات وغیرہ ہی پڑھنے پر نہین ہی بلکہ جو اوامر بجا لاتا ہی اور ممنوعات شرع سے بچتا ہو وہ ہی ذکر اللہ کا ہی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی نذر ربا ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ تعالی اوسکو سات چیز عنایت فرماوے اوّل تو سکرات موت اوسپر آسان ہووے اور دوسرے دنیا سے با ایمان جاویگا اور تیسرے اوسکی قبر کشادہ ہوگی اور چوتھے منکر نکیر کو اچھی صورت مین دیکھیگا پانچوین نامۂ اعمال اوسکے داھنے ہاتھ مین دن قیامت کے دیے جاوینگے اور چھٹے پلہ میزان کا اوسکی نیکیون سے بھاری ہوگا اور ساتوین پل صراط سے مانند برق کے گذریگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ہر روز سو بار بس ہووے امان اوسکو فقر سے اور وحشت نہو گی اوسکو قبر مین اور ہوگا غنی دل اوسکا اور داخل ہوگا وہ جنت مین اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگو جاری رکھو تم اپنی زبان کو ساتھ کلمۂ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے پس ہر ساعت اور لحظہ اپنے پروردگار کو یاد کرے اوس سے ہرگز نہ غافل ہووے چنانچہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا یعنے ای ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت سی یاد اور پاکی بولو اوسکی صبح و شام یعنے یاد کرو اللہ کو بہت سا یاد کرنا رات کو اور دن کو جنگل مین اور دریا مین اور صحت اور بیماری مین اور پوشیدہ اور ظاہر مین اور مجاہد صحابی فرماتے ہین کہ ذکر کثیر یہ ہی کہ نہ بھولے اوسکے تئین کبھی اور حضرات صوفیہ کرام نے کہا ہی کہ ذکر کثیر یہ ہی کہ بیچ مراقبہ اور مشاہدۂ حق کے مستغرق ہووے اور اوسکے غیر کو بھلا دیوے حضرت مولانا روم فرماتے ہین

ہر زمان کو غافل از حق یکزمان ست * در آندم کافر است اما نہان ست * اور بکرہ کہتے ہین اول روز کو اور اصیل کہتے ہین آخر روز کو خاص کیے گئے ہین یہ دونو وقت ساتھ ذکر کے اسلیے کہ ملائکہ رات کے اور ملائکہ دن کے جمع ہوتے ہین ان دونو مین اور مراد تسبیح سے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہی اور ایک روایت مین یون بھی آیا ہی کہ کہو تم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور بعضون کے نزدیک تسبیح بکرہ سے نماز فجر مراد ہی اور تسبیح اصیل سے ظہر اور عصر اور مغرب و عشا اور پس جاننا چاہیے کہ بعد ہر نماز کے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ضرور پڑھے

اور یہ نہایت عمدہ وظیفہ ہی نقل ہی کہ جب بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا اور حضرت دانیال کو
قید کرکے لیگیا ہر بار اونکو تکلیف اور عذاب دیتا تھا ہر بار کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ پھر اوس
ملعون نے اوس نبی کو آگے دو شیر دن سے کے ڈالدیا تو وہ شیر اونکی خدمت کرنے لگے پھر بخت نصر نے حضرت
دانیال نبی کو کوئین مین ڈالا ہر بار شکر خدا کا کرتے تھے یہانتک کہ حضرت دانیال علیہ السلام نے اوس
بلا کو نعمت جانا ایک روز حضرت کو کوین مین خواہش کھانے کی ہوئی حقتعالی نے حضرت ارمیا پیغمبر
علیہ السلام کو وحی کی کہ ای ارمیا واسطے دانیال کے کھانا پکا اور واسطے اوسکے لیجا حضرت ارمیا نے
مناجات کی کہ الہی مین بندہ تیرا ملک شام مین ہون اور بھائی دانیال علیہ السلام اوپر زمین بابل کے مین
کھانا کسطرح لیجاؤنگا کہ جگہ دور ہی حکم ہوا کہ ارمیا موجود کرنا کھانیکا کام تیرا اور پہونچا دینا
پاس اونکے کام ہمارا ہی پس جب کھانا تیار ہوا اللہ تعالی نے ایک ٹکڑا ابر کا پاس حضرت ارمیا کے
بھیجا کہ اس ابر کے اوپر بیٹھ لو پھر بیٹھ گئے ارمیا اوپر ابر کے اور رکھ لیا اپنے ہاتھ پر کھانا پھر پہونچے حضرت ارمیا
علیہ السلام پاس اوس کوئین کے جسمین حضرت دانیال علیہ السلام تھے پس کہا حضرت دانیال
علیہ السلام نے کہ کون ہی اوپر کوئین کے کہ دوست کے نام لینے سے روکتا ہی جواب دیا کہ مین برادر تیرا ارمیا
ہون دانیال نے کہا کہ ای ارمیا کیا مجھکو میرے رب نے یاد کیا ہی کہا کہ ہان پس آپنے پڑھی یہ دعا خوشی مین آکر
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسَانَا مَنْ ذَکَرَهٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنْ وَثِقَ بِهٖ کَفَاهُ وَلَوْ یَسْئَلُهٗ
اِلٰی غَیْرِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُجَازِیْ بِالْاِحْسَانِ اِحْسَانًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُجْزِیْ بِالصَّبْرِ
نَجَاتًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَکْشِفُ الضُّرَّ بَعْدَ الْکَرْبِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ رَجَاءُنَا
حِیْنَ یَنْقَطِعُ الْحِیَلُ عَنَّا جب یہ دعا حضرت دانیال علیہ السلام نے پڑھی اوسیوقت دشمن کے
ہاتھ سے نجات پائی پس چاہیے کہ یہ دعا بعد ہر نماز کے پڑھے نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی تمام بلیات دینی اور
دنیاوی سے اور آدمی کو اپنے گناہون کی طرف یہی خیال کرنا چاہیے کہ مین نے کتنے گناہ کیے اور اون گناہون کے

دفعیہ کیواسطے کچھ علاج بھی کرنا چاہیے جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگو علاج کرو اپنے گناہوں کا استغفار کے اور توجہ کے اور بچو تم گناہوں سے یعنے بعد نماز کے چاہیے کہ ضرور پڑھے استغفار دس بار اور پھر مغفرت چاہے اپنے رب سے اپنے گناہوں کی حدیث شریف میں آیا ہے کہ پڑھو تم یہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پھر بخشیگا اللہ تعالی اوسکے تمام گناہوں کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے اس استغفار کو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ بخشیگا اللہ تعالے اوسکے تمام گناہوں کو اور یہ سید الاستغفار ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ جو کہ اس عا بد سید الاستغفار کو ہمیشہ پڑھے ثواب بہت ہے اور اگر اوسی دن یا اوس رات کو مرا تو شہید مرا الٰہی ہم سبکو صراط المستقیم پر قایم رکھ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

خاتمۃ الطبع

بعد تحمید حمد نعت رسول اکرم اہل ایمان کو حبیبت کی بشارت ہے رقم ہے کہ ان دنوں ایک رسالہ نادر سود مند خاص و عام نفع بخش مسمی بہ فضائل الشہور و الصیام فی اوراد اللیالی و الایام ہے اس رسالہ مین پانچ باب ہین پہلے باب مین فضیلت بارہ مہینوں کی بارہ فصلوں مین مرقوم ہے دوسرے باب مین فضائل جمعہ و غسل روز جمعہ و روزہ ایام بیض کے مسطور ہین تیسرے باب مین ... نمازوں کا ذکر ہے چوتھے باب مین فضائل راتوں کی نمازوں کے ہین پانچوین باب مین فضیلت کلمہ طیبہ اور استغفار ... حدیثوں سے ثابت ہے شرح و بسط رقم پذیر ہین تصنیف عالم باعمل فاضل اکمل مولوی محمد رمضان صاحب حنفی المذہب مجددی جنکی تصنیفات سے مثل غنیۃ الطالبین و رشید المومنین وغیرہ کے بہت کتابین ہین اور حق تالیف اس ... مطبع کا ہے بنظر خوشی مزید شائقین و بذل توجہ سرچشمہ مروت جناب منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ ... مطابق ماہ رمضان مبارک ۱۲۹۹ھ میں بہر اریہ الطباع آراستہ ہوا